



م  
کائنات کا مادہ و فضا  
جس میں تمام کائنات  
پیدا ہوا ہے

مطری چند بطور مباحه تصنیف یکی از نگارنده اش در مزار فایح آن مخلص بسو اسع فیضی که خداوند بجا میفرستد  
مطبع آمده آغاز کلیات جوهرات کرده شد مرزا محمد فریغ السواد الله و فیض کمال این مرد در  
عاشقانه زبان و بیان و بیان نیست و این معنی مثل آفتاب انور بر بند هم روشن است و آنچه بجا  
صاحبان این دوحال از شیخ و شاب ملال ظاهر چه ساینده چیست و در حق ما بالا  
دل را خالی کرده اند و می کنند زیاده از حد این ایشان است نافع ستر باره خفا میخورد و غیب  
نا انصافی چپوده چرا که در عالم سخن بندی - ته مرزا کمال سید و در حق سبوح انعام ساینده و  
برین گذرانیده نردبان فکر و اندیشه این مرد ساسی آند و ان بلند خیال است کمال  
حرفست و در خیال زیاده گویند و در حقیقت اند و بهشت بلاد و گل است و زبان  
و انداخته اگر چه مرد افلاحت و در حقیقت کمال کمال این جناب فریغ و مرزا که از نگارنده  
آمده بود چنانچه از رساله عبرة القلوبین فی تحصیل شرف و احوال افاضه شده یکی آفران نایه تحمل  
آن جناب متنبه گشته متبقر این الفاظ که با این همه بیان واقع آنست که در مزار فایح سود ایگانه روز  
بوده است متکمال آن جناب گردید و قطع نظر از اخلاق حمیده و انکالات دامت و فصاحت  
جناب فریغ حقی بر این فرق بل هر که سر سخن چند می شود باشد گذرانده اند که از  
نیت و اندر بر آمد و احدی ادوای این ام نباید نمود چه بر صاحبان سخن و انگار این  
از الله خدای و در فکر گویان نوبت باد و شاکست خدا بخشنده بی بی و بی بی  
و در این قصه و بلاغت و مناسبت احوال یک بحث و در حقیقت که از نگارنده  
این ایام و در بلاغت و در مزار فایح و مرزا که از نگارنده  
مطبع و در مزار فایح و مرزا که از نگارنده



این مصحفی است که در این شهر  
 در روز بیستم ماه رمضان  
 در سال ۱۰۰۰ هجری قمری  
 در شهر کربلا  
 در روز بیستم ماه رمضان  
 در سال ۱۰۰۰ هجری قمری  
 در شهر کربلا  
 در روز بیستم ماه رمضان  
 در سال ۱۰۰۰ هجری قمری  
 در شهر کربلا



غلامی کی حالت سے سنانا کو جو چاہے  
 تو اس کو کہے صاف زبان دیکھ کے جسکی  
 کیا اہل سمجھتا ہے تو اس صاف زبان کو  
 دیکھا تو یہاں لفظ زبان سے یہ ہے جابی  
 یہ شعر جو ہے معنی مروا ہی تو نکلا ہے  
 سوا تو میں بھی تو غور سے دیکھ تو بہت جا  
 معنی سے لفظ سے فرما دینا ان سے  
 اتنا کہ ہے سوجھانہ یہ کہ زبان میں جسکے  
 عالم کی جہان میں صفات دل و جان پر  
 سووا کے سخن کو وہ دیکھ حسن خدا نے  
 تو بہ ہے جو آطع سے بدگوئی کرتا ہے  
 اوس انوری مہند نے دیوان میں اپنے

میں سب سے ہوتا ہوا ہستی و بتانیہ  
 انسانی کو ہے فلک ہے ابرو انصوریہ  
 اسات جنم لہ سے تو باطنی و قلبیہ  
 یہاں سے ہرگز نہ تیرا نصیب ہے تو قیہ  
 یہ طبع کیا ہے عیون کو اس کے میں ہے  
 یوان صانع اول کو تو لایا ہے یہ قلب پر  
 اور صانعانی میں یہ صمد ان سے لہ لہ  
 نطق تو میں ہر شاعری و شعری تخیل پر  
 نقش جو آسا سخن اوسکے کی ہے قیہ  
 شکا ہے تحسین کو دشمن نکرے دیر  
 سووا کے سخن میں کی ہے مایہ تار  
 ایک شاعر ہے اس صمدیوں کا تویر

سووا

ہے میری صفائی سخن آئینہ کے مانند  
 موند آنکھوں کو اس طرح جو تھک تو نہ لکھوں  
 کہتا ہے تو جس سخن اچھا دے کہ میں  
 یہ شعر نیز سب سے گاہ میں اوسکے  
 میں تجھے بہ پوچھوں ہوں تاکہ کیا ہو  
 کس شخص میں میں اوسکے سے لفظ طوطی

جو بہ ہے دکھا دیکھ اوسے بد کرنے کو تویر  
 اس حرف کا سمجھا تو آتا زبرد و زور  
 اوسکے سخن و شعر کا آفاق ہے تخیل  
 برکھن ہرگز نکرے گا تیرے تاخیر  
 جو ہے ستم لفظ سے فرادی و دلگیر  
 شاعر سمجھان جتنے میں گمنام و شاہیر

کیا تھک جو اس کوئی وہ گلزاری نشو و نما  
 گو نام کو ہندی ہے وہ انسانی ہے وہ  
 لب شاد میں اوسکے وہ صفائیں ہیں وہ  
 دیوان کو سودا کے نظر پر کی جو زور  
 کہیں غلامی کی جو زور  
 رنگ سخن جو تیرا ہے اس کے غلامی  
 اب غلامی کا رنگ ہے اس کے غلامی  
 وہ غلامی کا رنگ ہے اس کے غلامی  
 سپرد میں غلامی کا رنگ ہے اس کے غلامی

غلامی کی حالت سے سنانا کو جو چاہے  
 تو اس کو کہے صاف زبان دیکھ کے جسکی  
 کیا اہل سمجھتا ہے تو اس صاف زبان کو  
 دیکھا تو یہاں لفظ زبان سے یہ ہے جابی  
 یہ شعر جو ہے معنی مروا ہی تو نکلا ہے  
 سوا تو میں بھی تو غور سے دیکھ تو بہت جا  
 معنی سے لفظ سے فرما دینا ان سے  
 اتنا کہ ہے سوجھانہ یہ کہ زبان میں جسکے  
 عالم کی جہان میں صفات دل و جان پر  
 سووا کے سخن کو وہ دیکھ حسن خدا نے  
 تو بہ ہے جو آطع سے بدگوئی کرتا ہے  
 اوس انوری مہند نے دیوان میں اپنے







میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔ میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔ میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔

میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔ میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔ میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔

میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔ میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔ میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔

<p>پیشہ کے معانی کی اوکھڑی زمین ایک چٹائی کی تو نے ان الفاظ کی موزونی پہ تنخواہ</p>	<p>عشق کی اور احرار کی ہے صید پر تو شیر پردی انھیں زہار معانی کی نہ جاگیر</p>
<p>اور باندھوں ہوں جیست نشانیہ پیر کے یست نشانیہ چو باندھے ہے سونج کے اس صرع بے ربط کے منہ میں تھکے نہ گیر کے تھکے دیکھ کے رہ جانے سیکے بہتر تھک کہ دیا کرادے کی تو اپنے وہ شخص جو کوئی تھکے اس اندیشہ کے مالک ہے جہنم حقیقت میں اس اندیشہ کے آگے کہتے جو معنی سے یہ الفاظ علامہ * وہ چو تھکاتے انھیں ہرگز تیری خاطر ہمک لکھتے تو اوستاد کے قصوں کا نقشہ</p>	<p>رہ جاے ہے تھکے دیکھ میرا دیدہ گرہ ہے اس میں طابع کو تردد بجا رہ رہ جاے ہے تھکے دیکھ میرا دیدہ گرہ کیا ہے تیری شاعری و شعر نے تو قیر اس شعر کے ساتھ حاشیہ میں شرح تھی تحریر جس طیار اندیشہ کی تھا عرش سرازیر اندیشہ خاک تیرے جوں مور زمین گیر عشق ہو اگر احرار ہو گر دیدہ نہ گیر تا کہیلے شکار نے کہاں لیکے تو دور تیر یہ شعر نہیں کھنچی ہے ایک سحر کی تصویر</p>
<p>تیرا تھکے کرے فکر سا کا اوستہ خیال بد فکر کے چلو تو شرمندہ انھوں کے جو تو نے اراد کیا سو شعر کے تیرے شاگرد خد اچانے کس اڑکا ہوا تو مجاز و شورا دہ کہ تعلیم سے چپکے</p>	<p>مصنوع چھپے کوہ میں ہو صورت پتھر ایضاح ارادہ سے ہے غریب شہد کی تو الفاظ میں آیا نہ رہا دل میں گرہ گیر بتلائی تھکے شاعری میں جسے یہ تغیر سنی سے رہا تو عشق پہ ہوا شیر</p>

میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔ میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔ میں نے اپنے ہر شعر کے لئے کئی کئی روز کا وقت صرف کیا ہے۔

جو بی زبان سے موزان نمی آید  
کونی ہے او اگر نین سوجی نقص  
اس پنخ ہے فارسی کنی کا قصیر  
کیا ب زبان سے جو نین سوجی نقص  
بکھ فارسی کنی ہے سوجی نقص  
کہ کہ کس کنی ہے سوجی نقص  
سے شاعری و شعر بن یہ مرتبہ او کلا  
جو نین سوجی کنی سوجی نقص  
صاحب نین سوجی کنی سوجی نقص  
یاد کنی سوجی کنی سوجی نقص  
یاد کنی سوجی کنی سوجی نقص

کلمات سودا  
۱۲

۱۵۵

اس لئے صحیفہ شمس شہید پر ہم نے  
جسے ہماری زندگی بڑی مشکل ہے  
طیبت کا نسخہ لکھ دیا ہے  
سودا و نظیری کی جڑ اور عصب  
کے درمیان ہے زیادہ سے زیادہ  
ملا کر لکھ کر اس کا قافیہ ہے  
نفاذ کا اس کے اول قافیہ کی  
پیڑی میں ہے۔ اس کی دوسری  
ادھار جی کے نسخہ میں ہے  
اس کے تحت میں نسخہ لکھ کر  
افطہ میں لکھا ہے جس کے  
کوئی نسخہ نہیں ہے۔

ویدوان کو میر سے نہ لگا ماتھ نہ اداوان  
 یہ صفحہ کاغذ پر ہے یہاں شیعہ کی تصویر  
 جواب مصنف  
 ان نظموں کو کیا جمع معانی کو نہ سوچا  
 ان شیعہ وان کو وہ مارتے ہیں اماکنے پر  
 وہ ہاتھ لگا دے نہ اونہیں جو یہی ہوتا  
 یہی نہیں ان شیعہ وان پر کیا تجھے یہ انا  
 تصویر کی بھی شیعہ میں ہے شیعہ کی صورت  
 اس شعر میں الفاظ کی تصویر تو لکھی  
 صفحہ پر نزاکت کے قصیدے لکھی ہیں  
 کہتے ہیں بھی میر سے کی تصویر کا لکھنا  
 اس طرح شعا کہ کہ بقدر کے تیل کو  
 اس شعر کو اس رنگ ستا و سوت تو کہتا  
 ہر چند مصور نے گل و لالہ کا لے رنگ  
 باسنے کو رہا است کی تقریر بیان کے  
 پر نہ کہنے دیتا نہیں تجھ کو ہر اس کے  
 اس رنگ کی تصویر ہی تصویر کا تو رنگ  
 سوا کا قصیدہ وہ کہ جو شیعہ اسکا  
 یہ میری زبان سے جوادا ہونے نہ ہرگز

افسانہ کی صورت میں لکھا گیا ہے۔  
 اس میں ایک شخص کی زندگی کی داستان ہے۔  
 اس شخص کی زندگی میں بہت سی باتیں  
 ہوئی ہیں۔ اس کی زندگی میں  
 بہت سی باتیں ہوئی ہیں۔  
 اس کی زندگی میں بہت سی باتیں  
 ہوئی ہیں۔ اس کی زندگی میں  
 بہت سی باتیں ہوئی ہیں۔



میں نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 اگر ایک سو بار جلاوے سے تجھے تقدیر  
 تقدیر وہ یہ حسنی کی تصویر ہے جسکے

مصنف

ایسی زبان کی تیری زبان ہوا تو تیر  
 نامہ کو میرے فخر ہوا کرنے سے تجویر

سودا

مستغنی ذاتی یہ جوس کی ہون تسخیر  
 سعدن ہے جہاں سونا کا وہاں خاک جہاں

کہ شب بے فروشان کو چہ بونگے بنے تو  
 باقی ہے دوپہی پر فطرت اور کی بہ تحفہ  
 لڑتی ہے مدد ابراہیم بار سے تقدیر  
 تعلیم ہے معشوقی فلک کو یہ ہے تحفہ  
 پرواز کو معنی کے جو کہنے ہیں وہ تصویر  
 سعدیوں پیسے کو ہرین ہو صورت خیر  
 او سکھو بھی سچھڑیں وہ کہیں بن کیے تسخیر  
 تافض سخن اور سکی نہ طہیت میں ہو تنہا  
 نادانی سے کب پلے تین کرتے ہیں تشہیر  
 دم کرکب شب تاب کی چمکے چشب قیر  
 ہم پر ہم خندان کو نہ اونسے کسے تقدیر  
 زعم پلے میں سمجھے ہیں کیا پل کو زنجیر  
 کوس لمن الملک کے ٹھو کے میں ہم زہر

کہ یہ ہے لیسہ درملیوں سے جہاں  
 ہے محل سے نسبت لکھتے ہیں ہونگے  
 بہت وہ در کیا جہاں جسکی زبان کی  
 یوں صفحہ پہ بولے ہے صریحے فلک کے  
 ہوتا ہے سخن نمبر تو ہوا ہر ہوتا  
 تیرا لکے اسے فکر سا کاہ سے خیال  
 حسنی کی چو ہونام سے مشہور سو کل  
 اور ناسا نہ ہو کوئی کچھو نساں کے اندر  
 روکش ہو وہ ایسے کے جنہیں حق چاہی  
 یہ بات بدی ہے جو وہ ہر آپ کو سمجھے  
 صاحب ہیں کہی اس طبقہ میں شرا کے  
 مدح میں اگر پشہ حسنی ہو تمام بند  
 فقار کا مضمون بدیشی جو یہ باندھے

میں نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 اگر ایک سو بار جلاوے سے تجھے تقدیر  
 تقدیر وہ یہ حسنی کی تصویر ہے جسکے

کس نے میں اسے فارسی میں بلند ہے کہ  
 اگر ایک سو بار جلاوے سے تجھے تقدیر  
 تقدیر وہ یہ حسنی کی تصویر ہے جسکے

میں نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 اگر ایک سو بار جلاوے سے تجھے تقدیر  
 تقدیر وہ یہ حسنی کی تصویر ہے جسکے

او سو د که مشهور جو کسی پر تھی چو ش  
 دیکھ کہ اس کا بنے استاد کی تہ کا یہ طور  
 لیا رابطہ ہے سودا کے تھے طرح طرح سے  
 نہ نہین و معانی سے نہین نہ کہ چہ اس کا  
 بھی تراوش کر سے ہے شطرت سے شطرت  
 اور فرخند اپنے کو بہتا ہے ما  
 دلچسپ ہو سکے ذرا جلوہ تقدیر و بیان کو  
 در ریزی الفاظ و اداسی ہی معنی  
 پائے گا تو ایسی کسی اہل تن میں  
 سودا کا بنے سالک در شہوار سے بہت  
 سمجھا تو یہ کہ جو میں سودا کے سخن کے  
 کہ کہ تن اس کے کو برا تو نے تو اپنی  
 ایک چشم کی عزت میں فرق او سکے سخن  
 او کھڑی سخن اس کے کی نہ ایک جہان تھی  
 اسے قدری سودا کا اگر تو بدی ذکر  
 کسوا سٹے تو تو شہرا او سکی بدی پر  
 کچھ باب کا ترے وہ نہ تھا قتل کا باعث  
 ظاہر میں اگر اس کے تجھے کہہ نقابل

مصنف

ہر بار پند ہی ناک سے کیا مصنفی اس  
 اردو کی نقطہ صاف زبان او سکی ہے تو  
 کہ لکھا اجب تھنے یہ اسے ہو کہ بنے تیر  
 اور کئے تین تو دیوان کو بنے تھی ہے یہ تقریر  
 غصہ و محبت کی تو اسے کہے کہ سے تھنے  
 موت تھنے اور اس کو جو دیوانی بنے تیر  
 سامی سخن و ادبی سے بنے نور کی تقدیر  
 غلطی سے یہ راہ ہا ہی تھنے  
 جتنے کہ شاعر میں اور غیب ہنسا میر  
 ہر صبح شمس چشم سر و چہ  
 اپنا سیاہ پیدا کر دیکھا عزت و توقیر  
 تو تیر پرانے کے پنے ہی تھی یہ تدبیر  
 آیا ہے نہ تو تیرا تو کتنی کر سے تھنے  
 اور اپنے تین تو نے کیا ملاح میں تھنے  
 کرنا تو ہوتا تھا تیرا کو ان کا گیس  
 کی لٹے جھلا ایسی تیر ہی کو تھی تھنے  
 بعد عداوت تو ہے نزدیک تکفیر  
 رنگ او سکے غلام کی بنے تیر ہی ہے جو تھنے

او سو د کہ مشهور جو کسی پر تھی چو ش  
 دیکھ کہ اس کا بنے استاد کی تہ کا یہ طور  
 لیا رابطہ ہے سودا کے تھے طرح طرح سے  
 نہ نہین و معانی سے نہین نہ کہ چہ اس کا  
 بھی تراوش کر سے ہے شطرت سے شطرت  
 اور فرخند اپنے کو بہتا ہے ما  
 دلچسپ ہو سکے ذرا جلوہ تقدیر و بیان کو  
 در ریزی الفاظ و اداسی ہی معنی  
 پائے گا تو ایسی کسی اہل تن میں  
 سودا کا بنے سالک در شہوار سے بہت  
 سمجھا تو یہ کہ جو میں سودا کے سخن کے  
 کہ کہ تن اس کے کو برا تو نے تو اپنی  
 ایک چشم کی عزت میں فرق او سکے سخن  
 او کھڑی سخن اس کے کی نہ ایک جہان تھی  
 اسے قدری سودا کا اگر تو بدی ذکر  
 کسوا سٹے تو تو شہرا او سکی بدی پر  
 کچھ باب کا ترے وہ نہ تھا قتل کا باعث  
 ظاہر میں اگر اس کے تجھے کہہ نقابل

کلید  
 ۱۲

او سو د کہ مشهور جو کسی پر تھی چو ش  
 دیکھ کہ اس کا بنے استاد کی تہ کا یہ طور  
 لیا رابطہ ہے سودا کے تھے طرح طرح سے  
 نہ نہین و معانی سے نہین نہ کہ چہ اس کا  
 بھی تراوش کر سے ہے شطرت سے شطرت  
 اور فرخند اپنے کو بہتا ہے ما  
 دلچسپ ہو سکے ذرا جلوہ تقدیر و بیان کو  
 در ریزی الفاظ و اداسی ہی معنی  
 پائے گا تو ایسی کسی اہل تن میں  
 سودا کا بنے سالک در شہوار سے بہت  
 سمجھا تو یہ کہ جو میں سودا کے سخن کے  
 کہ کہ تن اس کے کو برا تو نے تو اپنی  
 ایک چشم کی عزت میں فرق او سکے سخن  
 او کھڑی سخن اس کے کی نہ ایک جہان تھی  
 اسے قدری سودا کا اگر تو بدی ذکر  
 کسوا سٹے تو تو شہرا او سکی بدی پر  
 کچھ باب کا ترے وہ نہ تھا قتل کا باعث  
 ظاہر میں اگر اس کے تجھے کہہ نقابل

سودا کی غزل گوئی کا اس طرح جو مذکور  
 اس سوچ میں اور فکر میں رہتا ہوں لیکن  
 منظور غزل اور کسی جو کہتا نہیں شاعر  
 سو دانتے بڑا شاعر ہی میں تا بقیاست  
 ہے شاعر ہی میں اب سے بڑا نام خدا کا  
 جو شاعر ہی میں اس سے بڑا ہو وہ نہیں  
 شاعر جو یہ موجود ہیں ان میں سے کسی کے  
 اس فہم و فراست پہ یہ ہو کر گئے نہیں  
 اس قدر میں تھا میں کہ اپنا پر خود  
 دون بل بھی دنا بھی بد فکری کے باعث  
 اس سے جان چھٹی اس طرز روش کو  
 مجرب کہ نہ تھا وہ نہیں ایک بھی مہر  
 اس پر بھی یہ نادان بہ تقاضے سفاقت  
 اور اوکلی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے  
 ہے سچ یہ غزل غفل کو جاتے ہی ہر ایک شخص  
 لیکن یہ چتا ہے حماقت پہ دلالت  
 دانا جو میں کرتے نہیں دانی کا قہار  
 کیسی جی بنایا کرے باقیں کو فی نادان  
 منظور جو کہتے نہیں سودا کی غزل کو

سنا ہوں تو یہ ان میں جن صورت تصویر  
 چون غنچہ گرہ خاطر و شاہدہ و دل  
 اور تہ بھی بڑا جو گا وہ زیر فلک یہ  
 ممکن ہی نہیں یہ کہ کیا کرے تو  
 اس کے سخن و شعر کو دی حق نے یہ تو  
 کہ ہو وہ نہیں کا تو بھی اب کسی سے  
 سودا کی ہی ہرگز ہے نہ تقریر نہ تحریر  
 سودا کی غزل اپنی اب کہتے ہیں تھیں  
 تو کیوں متروک ہے یہ ہی انکی ہے  
 اس بے شک اکھ جو نہیں لیکن تھیں  
 بد کہتے میں یہ اس کے نہیں کرتے ہیں  
 کہہ کر میں سودا کے یہ تقریر میں تحریر  
 طرز غزل اپنی کی جڑی جاتے ہیں تو قہر  
 جو ہلو و ہم رہتے ہے کرتے ہیں تھیں  
 ہر ایک کو وہ یہ تھیں اور اپنی سودا  
 پختہ ہو دے کسی خاطر میں گرہ  
 دانی کی گو اس کے مقرر ہو میں جاہر  
 دانا و نہیں ہوگی نہ سخن اس کے کو تو قہر  
 کہتا ہوں دینا کی یہ نشانی کو میں تحریر

سودا کی غزل گوئی کا اس طرح جو مذکور  
 اس سوچ میں اور فکر میں رہتا ہوں لیکن  
 منظور غزل اور کسی جو کہتا نہیں شاعر  
 سو دانتے بڑا شاعر ہی میں تا بقیاست  
 ہے شاعر ہی میں اب سے بڑا نام خدا کا  
 جو شاعر ہی میں اس سے بڑا ہو وہ نہیں  
 شاعر جو یہ موجود ہیں ان میں سے کسی کے  
 اس فہم و فراست پہ یہ ہو کر گئے نہیں  
 اس قدر میں تھا میں کہ اپنا پر خود  
 دون بل بھی دنا بھی بد فکری کے باعث  
 اس سے جان چھٹی اس طرز روش کو  
 مجرب کہ نہ تھا وہ نہیں ایک بھی مہر  
 اس پر بھی یہ نادان بہ تقاضے سفاقت  
 اور اوکلی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے  
 ہے سچ یہ غزل غفل کو جاتے ہی ہر ایک شخص  
 لیکن یہ چتا ہے حماقت پہ دلالت  
 دانا جو میں کرتے نہیں دانی کا قہار  
 کیسی جی بنایا کرے باقیں کو فی نادان  
 منظور جو کہتے نہیں سودا کی غزل کو

سودا کی غزل گوئی کا اس طرح جو مذکور  
 اس سوچ میں اور فکر میں رہتا ہوں لیکن  
 منظور غزل اور کسی جو کہتا نہیں شاعر  
 سو دانتے بڑا شاعر ہی میں تا بقیاست  
 ہے شاعر ہی میں اب سے بڑا نام خدا کا  
 جو شاعر ہی میں اس سے بڑا ہو وہ نہیں  
 شاعر جو یہ موجود ہیں ان میں سے کسی کے  
 اس فہم و فراست پہ یہ ہو کر گئے نہیں  
 اس قدر میں تھا میں کہ اپنا پر خود  
 دون بل بھی دنا بھی بد فکری کے باعث  
 اس سے جان چھٹی اس طرز روش کو  
 مجرب کہ نہ تھا وہ نہیں ایک بھی مہر  
 اس پر بھی یہ نادان بہ تقاضے سفاقت  
 اور اوکلی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے  
 ہے سچ یہ غزل غفل کو جاتے ہی ہر ایک شخص  
 لیکن یہ چتا ہے حماقت پہ دلالت  
 دانا جو میں کرتے نہیں دانی کا قہار  
 کیسی جی بنایا کرے باقیں کو فی نادان  
 منظور جو کہتے نہیں سودا کی غزل کو

سودا کی غزل گوئی کا اس طرح جو مذکور  
 اس سوچ میں اور فکر میں رہتا ہوں لیکن  
 منظور غزل اور کسی جو کہتا نہیں شاعر  
 سو دانتے بڑا شاعر ہی میں تا بقیاست  
 ہے شاعر ہی میں اب سے بڑا نام خدا کا  
 جو شاعر ہی میں اس سے بڑا ہو وہ نہیں  
 شاعر جو یہ موجود ہیں ان میں سے کسی کے  
 اس فہم و فراست پہ یہ ہو کر گئے نہیں  
 اس قدر میں تھا میں کہ اپنا پر خود  
 دون بل بھی دنا بھی بد فکری کے باعث  
 اس سے جان چھٹی اس طرز روش کو  
 مجرب کہ نہ تھا وہ نہیں ایک بھی مہر  
 اس پر بھی یہ نادان بہ تقاضے سفاقت  
 اور اوکلی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے  
 ہے سچ یہ غزل غفل کو جاتے ہی ہر ایک شخص  
 لیکن یہ چتا ہے حماقت پہ دلالت  
 دانا جو میں کرتے نہیں دانی کا قہار  
 کیسی جی بنایا کرے باقیں کو فی نادان  
 منظور جو کہتے نہیں سودا کی غزل کو

سودا کی غزل گوئی کا اس طرح جو مذکور  
 اس سوچ میں اور فکر میں رہتا ہوں لیکن  
 منظور غزل اور کسی جو کہتا نہیں شاعر  
 سو دانتے بڑا شاعر ہی میں تا بقیاست  
 ہے شاعر ہی میں اب سے بڑا نام خدا کا  
 جو شاعر ہی میں اس سے بڑا ہو وہ نہیں  
 شاعر جو یہ موجود ہیں ان میں سے کسی کے  
 اس فہم و فراست پہ یہ ہو کر گئے نہیں  
 اس قدر میں تھا میں کہ اپنا پر خود  
 دون بل بھی دنا بھی بد فکری کے باعث  
 اس سے جان چھٹی اس طرز روش کو  
 مجرب کہ نہ تھا وہ نہیں ایک بھی مہر  
 اس پر بھی یہ نادان بہ تقاضے سفاقت  
 اور اوکلی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے  
 ہے سچ یہ غزل غفل کو جاتے ہی ہر ایک شخص  
 لیکن یہ چتا ہے حماقت پہ دلالت  
 دانا جو میں کرتے نہیں دانی کا قہار  
 کیسی جی بنایا کرے باقیں کو فی نادان  
 منظور جو کہتے نہیں سودا کی غزل کو

[illegible]

جو شرف ہویت آپس میں کرے صا دوہ او سپر  
 و کھلا با جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو  
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہزادہ بہر قوت  
 جب منجھ اون شہزادوں کی اشرف علی خان نے  
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہزادوں  
 سپر افسے کہا کتنے بھر اپنی اب اس پر پڑ  
 اصاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے  
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر تو سب  
 ابکا مضامین معانی کے سب او سپر  
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں سے افسے  
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے  
 پہ پہنچیں یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو  
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد  
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر  
 پاس اس کے سے القصدہ پیش آجنتوت  
 لا کھر میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا  
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم داو  
 سو داسے کہا حاج سے کہ انصاف کے خواہر  
 انصاف طلب ہوئے اون شہزادے جا کر

اور سست کے حوال کو دیو سے نہ وہ عزیز  
 تب غنہ دماغ اپنا بیان کر وہ مستگیر  
 جو جاوے سے منظور تھا الا اوس کو بکھر رہ  
 لایا جو بکرا رہ وہ اقبال میں ناخبر  
 جو باتیں کہ پائیں تحسین قرار اوس کی بدیر  
 تاہو وے باسناد و تین بہت ویر  
 وہ شکستے مسند تقسیم جا سپر  
 کرتی ہے زبان جسکے بیان کر نہیں جا سپر  
 تھیں زاوہ دلیع او کی جو گدڑ سے ہیں شایر  
 لی ہاتھ جو ظالم نے قلم اپنے کی شمشیر  
 جون فوج گنگارون کی آئے شمشیر  
 اس کے اس احوال کو حالت ہوئی تغیر  
 پاس اس کے سہریدہ مضطر گئے جون تیر  
 تاہو وے سے رہا غنچہ کے تصویر پڑ  
 اوس تذکرہ کو لانے اوٹھا سخت ہو دیر  
 سو داسے الا اوس کو لگی کر سنے یہ تغیر  
 میں ورنہ گریبان کو ڈالو لگا بھی سپر  
 ایسی ہے اگر آپ کو تو کچھ مہمت دیر  
 جو فارسی گوئی میں ہیں بافضل شایر

جو شرف ہویت آپس میں کرے صا دوہ او سپر  
 و کھلا با جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو  
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہزادہ بہر قوت  
 جب منجھ اون شہزادوں کی اشرف علی خان نے  
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہزادوں  
 سپر افسے کہا کتنے بھر اپنی اب اس پر پڑ  
 اصاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے  
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر تو سب  
 ابکا مضامین معانی کے سب او سپر  
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں سے افسے  
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے  
 پہ پہنچیں یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو  
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد  
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر  
 پاس اس کے سے القصدہ پیش آجنتوت  
 لا کھر میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا  
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم داو  
 سو داسے کہا حاج سے کہ انصاف کے خواہر  
 انصاف طلب ہوئے اون شہزادے جا کر

۱۷  
 جو شرف ہویت آپس میں کرے صا دوہ او سپر  
 و کھلا با جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو  
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہزادہ بہر قوت  
 جب منجھ اون شہزادوں کی اشرف علی خان نے  
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہزادوں  
 سپر افسے کہا کتنے بھر اپنی اب اس پر پڑ  
 اصاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے  
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر تو سب  
 ابکا مضامین معانی کے سب او سپر  
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں سے افسے  
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے  
 پہ پہنچیں یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو  
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد  
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر  
 پاس اس کے سے القصدہ پیش آجنتوت  
 لا کھر میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا  
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم داو  
 سو داسے کہا حاج سے کہ انصاف کے خواہر  
 انصاف طلب ہوئے اون شہزادے جا کر

جو شرف ہویت آپس میں کرے صا دوہ او سپر  
 و کھلا با جب اوس تذکرہ کو خان نے لکھیں کو  
 تصدیق لکھی اوس کی کئی شہزادہ بہر قوت  
 جب منجھ اون شہزادوں کی اشرف علی خان نے  
 بات اپنے سے ایک بندہ لکھتے وہ شہزادوں  
 سپر افسے کہا کتنے بھر اپنی اب اس پر پڑ  
 اصاح کی لکھوا سند اشرف علی خان سے  
 اس طرح ہوا تذکرہ او پر تو سب  
 ابکا مضامین معانی کے سب او سپر  
 تن پر لکھا ایک کے سوا نہیں سے افسے  
 آئے وہ سب اس طرح بزرگ اور اسکے  
 پہ پہنچیں یہ خبر جبکہ سی اشرف علی خان کو  
 اوس حال سے آئے چاہا قیام میں جلد  
 احوال کو خان کے جوہر دیکھا تغیر  
 پاس اس کے سے القصدہ پیش آجنتوت  
 لا کھر میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا  
 اس ظلم کا انصاف کرو دہ میری تم داو  
 سو داسے کہا حاج سے کہ انصاف کے خواہر  
 انصاف طلب ہوئے اون شہزادے جا کر



[illegible]

[illegible]



جس نے یہ فعل کا متعلق بدل کر  
 سودا سے کسی روز کے بعد کے بقا  
 اور کہنے کا یہ کہ بلا شک ہو مسلم  
 یہ عرض ہے میری جو قبول اسکو کہیں  
 دیکھتے ہیں دیوان کو اصلاح کی تشریف  
 ہر چند کہ خانگ کا سودا کے یہ جب  
 آیا کیا لینے کے وہ اصلاح کے خاطر  
 دیوان کے اصلاح تاک کہی یہ صحبت  
 دیوان کو کیا اپنے جب اصلاح سے غلغ  
 شاگرد میں سودا کا ہوا لے لیکن  
 شاگردی سودا کی وہ جیت شکنی کر  
 اوس طوع اطاعت سے کل اپنی گلین  
 برکت ہو کہنے لگا بیوہ وہ و اسی  
 یہ تو نے سنی سو کہ آبی بقا کی  
 سودا سے ہو سطح بقا سو کہ رواز  
 اوستاد کے بھیجے سے تو تھے کو بقا کے  
 لے وہی کیا تذکرہ میں تو نے ہی اپنے  
 اوس شہرہ آفاق کے احوال کو کوئی  
 نسبت کری ہے سرقہ کی اور چل کی اوس

جسے پڑی افساد کے بنیاد کی تھیں  
 اوس بخشش مافی کا کیا عذر انکار  
 اوستاد تم اس میں باور جاہل  
 افس ہے میری غم کے نزدیک بد خبر  
 نا اہل سخن میں ہو سخن کو میرے تو قہر  
 پر غلوں سے قبیل میں کی اوس کے ناخبر  
 دیوان جو کہی جز کا تھا کرو اسو غل کی  
 کی وقت میں اصلاح کے سرگز نہ کجھو  
 بعد اوس کے معاوہ کے تین سو بھی تیز  
 ہو دیکھیں شنگ اس احوال کو دیکھ  
 لاجت ہو جب و بے ربط تہہ  
 جاؤ الی پورا اس سلسلہ کی پانچویں  
 مجزوب کے مانند وہ جذبے کا ہو تہہ  
 اوس کذب کو وہ احوال کر اس صدق کو تو  
 خورشید کا زہ نہ کجھو ہو دے گلہ  
 گر مرکہ سمجھے تو ہے اس میں تیری تقصیر  
 مذکور کو سودا کے عجب طرح سے تو  
 لکھتا ہے بے رہی و حق و تقصیر  
 کہ بعضوں پر غندی کی اپنے کرتے تقصیر

جس نے یہ فعل کا متعلق بدل کر  
 سودا سے کسی روز کے بعد کے بقا  
 اور کہنے کا یہ کہ بلا شک ہو مسلم  
 یہ عرض ہے میری جو قبول اسکو کہیں  
 دیکھتے ہیں دیوان کو اصلاح کی تشریف  
 ہر چند کہ خانگ کا سودا کے یہ جب  
 آیا کیا لینے کے وہ اصلاح کے خاطر  
 دیوان کے اصلاح تاک کہی یہ صحبت  
 دیوان کو کیا اپنے جب اصلاح سے غلغ  
 شاگرد میں سودا کا ہوا لے لیکن  
 شاگردی سودا کی وہ جیت شکنی کر  
 اوس طوع اطاعت سے کل اپنی گلین  
 برکت ہو کہنے لگا بیوہ وہ و اسی  
 یہ تو نے سنی سو کہ آبی بقا کی  
 سودا سے ہو سطح بقا سو کہ رواز  
 اوستاد کے بھیجے سے تو تھے کو بقا کے  
 لے وہی کیا تذکرہ میں تو نے ہی اپنے  
 اوس شہرہ آفاق کے احوال کو کوئی  
 نسبت کری ہے سرقہ کی اور چل کی اوس

جس نے یہ فعل کا متعلق بدل کر  
 سودا سے کسی روز کے بعد کے بقا  
 اور کہنے کا یہ کہ بلا شک ہو مسلم  
 یہ عرض ہے میری جو قبول اسکو کہیں  
 دیکھتے ہیں دیوان کو اصلاح کی تشریف  
 ہر چند کہ خانگ کا سودا کے یہ جب  
 آیا کیا لینے کے وہ اصلاح کے خاطر  
 دیوان کے اصلاح تاک کہی یہ صحبت  
 دیوان کو کیا اپنے جب اصلاح سے غلغ  
 شاگرد میں سودا کا ہوا لے لیکن  
 شاگردی سودا کی وہ جیت شکنی کر  
 اوس طوع اطاعت سے کل اپنی گلین  
 برکت ہو کہنے لگا بیوہ وہ و اسی  
 یہ تو نے سنی سو کہ آبی بقا کی  
 سودا سے ہو سطح بقا سو کہ رواز  
 اوستاد کے بھیجے سے تو تھے کو بقا کے  
 لے وہی کیا تذکرہ میں تو نے ہی اپنے  
 اوس شہرہ آفاق کے احوال کو کوئی  
 نسبت کری ہے سرقہ کی اور چل کی اوس

جس نے یہ فعل کا متعلق بدل کر  
 سودا سے کسی روز کے بعد کے بقا  
 اور کہنے کا یہ کہ بلا شک ہو مسلم  
 یہ عرض ہے میری جو قبول اسکو کہیں  
 دیکھتے ہیں دیوان کو اصلاح کی تشریف  
 ہر چند کہ خانگ کا سودا کے یہ جب  
 آیا کیا لینے کے وہ اصلاح کے خاطر  
 دیوان کے اصلاح تاک کہی یہ صحبت  
 دیوان کو کیا اپنے جب اصلاح سے غلغ  
 شاگرد میں سودا کا ہوا لے لیکن  
 شاگردی سودا کی وہ جیت شکنی کر  
 اوس طوع اطاعت سے کل اپنی گلین  
 برکت ہو کہنے لگا بیوہ وہ و اسی  
 یہ تو نے سنی سو کہ آبی بقا کی  
 سودا سے ہو سطح بقا سو کہ رواز  
 اوستاد کے بھیجے سے تو تھے کو بقا کے  
 لے وہی کیا تذکرہ میں تو نے ہی اپنے  
 اوس شہرہ آفاق کے احوال کو کوئی  
 نسبت کری ہے سرقہ کی اور چل کی اوس

جس نے یہ فعل کا متعلق بدل کر  
 سودا سے کسی روز کے بعد کے بقا  
 اور کہنے کا یہ کہ بلا شک ہو مسلم  
 یہ عرض ہے میری جو قبول اسکو کہیں  
 دیکھتے ہیں دیوان کو اصلاح کی تشریف  
 ہر چند کہ خانگ کا سودا کے یہ جب  
 آیا کیا لینے کے وہ اصلاح کے خاطر  
 دیوان کے اصلاح تاک کہی یہ صحبت  
 دیوان کو کیا اپنے جب اصلاح سے غلغ  
 شاگرد میں سودا کا ہوا لے لیکن  
 شاگردی سودا کی وہ جیت شکنی کر  
 اوس طوع اطاعت سے کل اپنی گلین  
 برکت ہو کہنے لگا بیوہ وہ و اسی  
 یہ تو نے سنی سو کہ آبی بقا کی  
 سودا سے ہو سطح بقا سو کہ رواز  
 اوستاد کے بھیجے سے تو تھے کو بقا کے  
 لے وہی کیا تذکرہ میں تو نے ہی اپنے  
 اوس شہرہ آفاق کے احوال کو کوئی  
 نسبت کری ہے سرقہ کی اور چل کی اوس



[illegible]



مضمون معانی و بول اور کلمات  
عربی و فارسی کے ترکیب و تہجیر  
اور ان کے معنی و تفسیر  
اس کتاب کے مقصد سے لکھا گیا ہے  
جو کہ ہر طالب علم کے لئے  
ضروری ہے۔

الفاظ و لہجے یون اور کلمات معانی بے نمایان  
غیر از فصیح اور بلیغ ایسا قصیدہ  
تیر ہی طبیعت میں بنے یہ زور کثرت نے  
لے عورت مانی اندیشہ نے تیری  
صد آفرین ہے بلکہ ہزار آفرین تجھ کو  
جس نظم کی عمر خضر و عمر سر سبز  
سوا و سکون لکھا کہ ہوتیرے فلک سے  
نکھار قوافی کی جو نادان کرے تکرار  
نکھار قوافی کا قصیدہ میں نہیں غیب  
آؤ سے نہ نصیر اور نظیر اس میں کسی طرح  
اس بحر کے خاطر میں کئی قافیہ مخصوص  
اس دہکے میں قافیہ ہوتا ہے میں اس میں  
سب فانی و بندی ملا قافیہ اور سکے  
ان قافیوں میں آٹھ سوا و رکعتیں میں اشعار  
نکھار قوافی کے ہیں اسناد کے خاطر  
صائب صاحب اکوئی کم آفاق میں اسناد  
اوس شاعر ساحر کے قصیدہ نکھار  
پہونچے جسے ہم فرشتہ کا بھی زہار  
نکھار کو پر قافیہ کے حسن سمجھ کر

خانوس سے تابدہ موجوں شمع کی تیز  
ہے معنی کیا کوہ شکستہ فنی کا پسہ  
یون باز دھریہ معنوں زبردست سے زور  
لکھنچی ہے کس انداز سے اس نظم کی تصویر  
کسا طول دی تو نے یہ قصیدہ کیا تیز  
لے کرے تطویل کی کوتاہی و تقصیر  
لے معنی ہے صحت و واک کی یہ تاثیر  
اور سکے لیے اشعار کے بنے یہ تیز  
یہ قاعدہ میں کہہ گئے اسناد شاعر  
اس وزن کے میں قافیہ ہر چند تکثیر  
آتا نہیں نقطہ لغت میں اس میں  
خاصہ کی میر سے کچھ نہیں اس امر میں  
کچھ نہیں سے شاید کہ زیادہ ہوں یہ قسط  
کس طرح سے اس میں نہ قوافی ہوں یہ تکرار  
اس ذکر کو ان میں میں لایا ہوں شکر  
لائق ہے اس سکر میں کہوں شاعر و شاعر  
رکھتی ہے بلندی معانی یہ وہ قصیدہ  
ہر چند اس سے عرش پہ ہو کر کے جو اگر  
صورت کش معنی وہ بہ ازمانی تصویر

مضمون معانی و بول اور کلمات  
عربی و فارسی کے ترکیب و تہجیر  
اور ان کے معنی و تفسیر  
اس کتاب کے مقصد سے لکھا گیا ہے  
جو کہ ہر طالب علم کے لئے  
ضروری ہے۔

۲۵  
قصیدہ تمکید سودا  
بمادنت اتیام رسانندہ ہر سید  
قصیدہ خوش رنگین و زینت میں ہر سید  
نقاد معنی و حسن قافی و کمالی بخش  
باز شاعر عالی دہلی و ہر سید  
و لطافت کلمات و ہر سید  
ہر شاعر در صفی اہل کلام فردوسی  
ہر شاعر در صفی اہل کلام فردوسی  
ہر شاعر در صفی اہل کلام فردوسی  
ہر شاعر در صفی اہل کلام فردوسی

واللہ اعلم  
مضمون معانی و بول اور کلمات  
عربی و فارسی کے ترکیب و تہجیر  
اور ان کے معنی و تفسیر  
اس کتاب کے مقصد سے لکھا گیا ہے  
جو کہ ہر طالب علم کے لئے  
ضروری ہے۔





در بیان اشعار از آنکه هر یک در وصف  
و غایت اعلیٰ و العلیا در وصف  
بر این است که هر یک در وصف  
در بیان اشعار از آنکه هر یک در وصف

حضرت ائیم خسرو

عالمی کائنات کی بنیاد پر مبنی ہے۔ جو کہ انسان کی زندگی میں ایک نیا دور لے کر آئے گا۔ جو کہ انسان کی زندگی میں ایک نیا دور لے کر آئے گا۔

بعد از خواندن شرف مودت که صاحب را خیریت این نامه بدیده ابراهیم که بنیاط است آری بهرگاه گرد  
بر آفتاب تابان انداخته و روح شمس الدین فقید مزین میفایند که در سال غرض این پنج و شش با  
غلط فاش برآورده ام و بر اشعار شیخ آیت الله تعالی امانت دارند و اشعار نورالعین و ائمه را  
الکثره اصالح بنمایند و اشعار صنایع و دیگران را سهل انگار نشسته میفرمایند که دیده و نایده خط کشیدن  
بر اشعار ایشان موقوف نمودم چون خانم صوف چنین فرمود، بنده بدرستی التماس نمود  
عجب حال است برگاه پیش سیزده کسان اعتبار دارند تا من همچون چه رسد طلب انصاف  
از بنده و از داناتی صاحب است غرض باوصف اینهمه نمایان آن اجزای قافیه را  
بجز و قهر پیش احتیاج انداخته بکیده خاطر بر جاست بخت خود تشریف بردند چنانچه درین ایام  
گاه بگاه که این عاصی باین ابیات نموده در دفع اکثر اشعار شیخ سعدی و اخیر و دلبوی  
و مولوی روم و مولوی جامی و غیره اسانده قدیم و جدید که تفت و برگزیده عالم عالم نظم خورده نظر  
در آمده و بسبب نارسائی فهم ناقص خود قبح این ابیات ظلمتاً بخاطر رسید و لا شئ منقذ  
و نیست البتة که از چنین صاحب کمالی که کمال خود و عیسی دارد هیچ کاره بل آید و بوجه نخواهد بود  
فی الواقع مرتبه سیزده درین سخن بجایست که ستود و او را مردم اگر بیاض دیده و نبوی نه جاد و او گو  
مثل من همچون که بنده او بی جز و لیکن از داناتی سیزده صاحب بعید بود که چنین حرکت بجای آورده  
روکش وضع و شریف گشتند خدا خواسته که هر یک از معتقدان شرفه مذکور شکوک نمودن  
این اشعار و سوال نمایند بقیه ایشان بهر ساندن جواب پنهانی مرف شود که جاست دم زدن نباشد  
علی الخصوص و حرکت بسیار قبیح از ایشان بعمل آمده یک خط کشیدن بر اشعار معجم است و اهل  
مسلم الثبوت و دیگر از جهان گذرندگان را بخوبی یاد نکردن برین مرد و چیر تعمیم تذکره موقوف  
بنوده عالم سخن هزار رنگ است و هر یک برنگی لطف چه لازم بود که شرف دیگر را که غروب طبع

کتابت سودا  
۲۸

گویند که از خوان بدنام شدی خسرو  
دل چون کند و روان خسرو گشت آرزو  
که شوی پادشاه و از یکست یک  
به آشتی ملائت می اول درش دید  
خسرو که سوختش می آتشش دید  
وان دل که سوختش می آتشش دید  
مذاغم می آرزو دل چو آتش و  
که داد می آرزو دل چو آتش و  
عاطل کردت می آرزو دل چو آتش و  
فریب می آرزو دل چو آتش و  
خون بانی می آرزو دل چو آتش و  
سید و دم می آرزو دل چو آتش و  
سجده می آرزو دل چو آتش و

[illegible]



مکتبہ خانقاہی

[illegible]

پیش فکرے نیتوان رفت ۛ از تو بہ تو آئید م بہ نہ نہیں ار بہ

مولانا سید روم

اے خداوند کیے بارحقا کاش دہ  
 تامل اند کربش مایہ حسان سگند و  
 دلبری عشقہ گری سیرش خود خواش دہ  
 وعشقش دہ عشقش دہ دہ دہ دہ

این بر دو شعر و اکثر تذکره باب نام مولوی روم ثبت است و زبان زد عالم نیز چنین است  
و می باشد صاحب بیقراری که این بر دو شعر از مولوی روم نیست خوب معصرع  
ستاع نیک از هر دو کان که باشد | قابل خط کشیدن بخود +

مولوی جامی

<p> سعد و مجلس و دست آه و ناله ما  مرا بگوید تو خواهم که خانه باشد  آه از آن شوخ که من بزرگترش چو دم  گذر کن از سخن بوسه این لب باشد  خوایم از دل بر کشم پیکان تو  شکار همیشه و در ترک انداخته چشمانش </p>	<p> جواب خون جگر لاله کون پیلانا  ز بهر آمدن آنجا بهانه باشد  بهر خسر و می تن از دم دیگر دارد  که بگذرد چندان تو برب و دهنش  لیک از دل بر سنی آید سرا  نهاد بر سرم بالین خود کسان هر دو </p>
--	--

آپ سنیرواری

شود از دیگران خشم و برین را نشانند	عبارت در دل اندر هر کس که دارد و برین نشانند
تا بوقت آن مهلت ز کوشش گذرانند	چون نیست امید سے کہ بیا یجم و اگر نجیب

مولانا قسری

آئی و گزری دین بسج تنگ ری *	لے جامن خدا سے تو این نیز بگذرد
-----------------------------	---------------------------------

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

رسید کار بجای زبانی شقی مارا  
 از گرفتاری چپ را نام سلیم  
 ز بار و غمزد و آن چشم به چرخه زانیست  
 گرم آتش بازی ام چون دید و طفلی پد  
 گرفتیم آنکه دهد و عده شاید اسید  
 آن لب سلیم آب بقار اشوب کرد  
 دارد اید دست ز تو شکوه بسیار سلیم  
 حسن و عشق از یک نگاه گرم یار خوشند  
 و آس برنگد کند قوبه بکام بسیار  
 گرم بوصول رساند سلیم نیست شب  
 آن کجا و من از کوه خرابات سلیم  
 بره گذار لطف زهرنی و دچار شد م  
 خوشوی صید گاه آید ز فون او غولان  
 ز بوسه چمن بر دهن لیخا آسمان غشت  
 باغ میرود آن شاخ گل سلیم و گر پ  
 گلر خان میند هر که بر اسیر یکدگر  
 رسا و عالی شدی از دست گلر خان  
 سلیم رفت ز کف آفتاب یار بیرون  
 و باغ ز سامان گل دلاله کمی نیست

که در قبیله مایه که بود مجنون شد  
 فکر ازادی چو اندیشه نیست پ  
 شش چو سحر اسیران نگاه خو است  
 گفت این بد بخت عشق عشق بازی میکند  
 دماغ کو که که صرف انتظار کند  
 خونهای خلق که نه شد این تازه است  
 آه اگر چه زخموشی ز دمان زبیر زد  
 چون و هم شهر می که در غایت دو چار شد  
 این گنا محبت که است و بیست و بیست  
 که بر چه کوفی اندین روزگار سے آید  
 به توان کرد چو آنکه آید با شد  
 نه ز دیده بدل نارسید و کارم شد  
 صدانی خند ز فون از هر یک تیرت آید  
 که چون برگ گل هر جا نیسم وید میلزد  
 بهار و چمن امروزی جهان گل است  
 آفرین گویند بر هر زخم تیر یکدگر  
 صد بار گفت که سلیم نجیبین سباش  
 نصیحت من دیوانه بعد از این محبت است  
 چیزیکه درین فصل ضرور است دماغ است

منش باطلات چشم از این کج  
 در دشت ملک و دشت ملک  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا

در دشت ملک و دشت ملک  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا

۳۸

دانش  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا

دانش  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا  
 زبانی شقی مارا

بزم خلد نایمان را  
 زنگشت بین چون جوان در جوانان  
 حسن پهلوان  
 بخت و بد بخت روزگار است  
 سلمان ساوجی  
 دقوس زید و توان رود بسایم دارم  
 که روی بر سر آن کوه و دشت  
 شکل صدفی که در دشت نام کرده اند  
 سلمان بیاد دقوس و زید و توان رود بسایم دارم

اضطراب اندر سخن عیب است انا چون طلال	مصرع رسته باید بویس ماهی رسد
فقیه و مومن	
تا سه ماه تابا ز تمناید گشته خواب مرا	گشته قاصد را بگردن بسته مکتوب مرا
دوستی شهیدی	
صد سفر همراه و سه بودیم از عهد صبی	از قریب امروز سه پرسه که او را به کیت
رضی الدین نیشاپوری	
کبر بر سه من ز سپیخ آتش بارود	مکن بود که دل ترا بگذارد و + +
آخر روزی که یکت بر دل تو	این سوخته دل با امید می دارد
رضی الدین نیشاپوری	
رضی من نزد که دم تیغ بر داشت	بشنگلی جفت من ازین قیاس کمین
رضای هر وی	
دل جان سپرده بسکپید است در برم	من خوش براهین گمان که در است آفت
میر رضی ارمغانی	
باور مکن که از تو دل آزرده میسوزم	جنگ مرا بر صلیح تو بیج عشق بار نیست
چند دوستی است بآن سنگدل رضی	چند دشمنی است که با جان خوشترن داری
رضای کاشفی	
مینا ز عاشقان مستشوق را و نیاز می آرد	تو مرا تا پادشاه داری ترا من بهوفا کردم
سعد الدین راسم	
ز آزار دل من بیکرم که نمیکرد و +	سنگ جوفا بر گشته خرگانه که من دارم

مثالی  
 اقتدا در رجب شکار به چرخ  
 دقوس زید و توان رود بسایم دارم  
 که روی بر سر آن کوه و دشت  
 شکل صدفی که در دشت نام کرده اند  
 سلمان بیاد دقوس و زید و توان رود بسایم دارم

کلمات سودا  
 دوم از خوش و دایمی با چشم نوازش  
 سنی خجاری  
 که در دیار علم با چشم نوازش  
 که در دیار علم با چشم نوازش  
 که در دیار علم با چشم نوازش

اگر ز دل غم است صبر و صبر است  
 حاجی فخر و شایق  
 که در دیار علم با چشم نوازش  
 که در دیار علم با چشم نوازش  
 که در دیار علم با چشم نوازش

دل محمود شد ایام   
 که کجاست است باشد کجا رسیده باشد   
 دستانم شکم به جاگوئے رس   
 دست اسپ گرفت بدست پدرم   
 این المسم شکسته چون استند   
 بند قباست خویش باخاطر خود گره خن   
 که در به گوشه از چشم تو افتاد است بکار   
 دست تارگر دران من که تیغش خون گشت   
 آن سوز که بے منت است پر از توان گشت   
 چو آفتاب بام شب عمر است   
 سرخوش   
 حال دلم کجوش تو غافل چنان رسید   
 سے لبش نشسته سے آمد   
 سری مشهدی   
 از بوس پهلو خود عشقه که از راز است   
 سخنو

[illegible]

انبیا را نیست بجز سینه سیاه و زبان سیاه  
 زور و دل پر آینه زور و چپ و راست  
 من انجامه و جوش میوه از آن نعل حب  
 مافیل خود و شکر میوه پیش که در داغ  
 شفا از تو تناس است کمال لب بار

بیدل بیانی

میں بھی

و اما بعد پیوسته می خواند: و از آن خوشتر و قوی  
تر است که پیوسته می خواند: و از آن خوشتر و قوی

بیدل بہادر  
سنگ تاج سنگ گشت و فرخا  
روز و کامنت دید

۳۳

دل داد و جان از آن لب شایسته نیست  
شرف

کتابت شد

—

چیز تیرا القدر یوسف الہیہ نوشتہ است  
 نیو دیوہل کے نیوہل سان ۛ  
 توہم بکیوس خود کو کہ واسود با ما  
 ساخت آئینہ سان بانوہل رشتہ ر و سکار  
 خوش گفنی کہ رقیب از تو شکایت دارد

این کتاب بخیر و بزرگواری  
پایانی  
ان سوسه فطرت و مروت  
نیت خیر و نیت بد

روزنامه

جیسر ان خودم کہ از چہ قسم

دوسری طرف

7.6

ریاستی  
مجلس شورای اسلامی  
مجلس شورای اسلامی

رباچی  
 چیل بسو پونگی فوام بائیں \*  
 چاباقس پویش داری تم بائیں \*  
 دن غور کہ دیکھا کھر طبیعت  
 اسی سے توان سن



[illegible]

محسن مائمه حضرت زین العابدین و از عارفان است  
کس چنین ناله مرغان گرفتند  
خواجه حافظ بنام حضرت شیراز  
این چه شور و هیست که در دور فرج میهم

عزت  
لطف صولت تا ابد الهمع بوجا شایسته  
جنبا لطف در دولت سے آید و بجا  
وقفص لطف ملا دوا کرد و طاع الامم علی  
و قریب به دانست که اینها بی منت را بد  
میدانسانان پادشاه و شریک  
۶۳

عزت

لطیف صوفی  
عزیزت  
چون سواد و سبب کس نتواند در بخت  
در صوفی دانی اصلاح میرزا است  
چون سواد و سبب کس نتواند در بخت  
در صوفی دانی اصلاح میرزا است

از چاک تلم در دل پر خون قطب سے کن | نظارہ صد بار زمین خستہ تری کن

۱- غنای ملک  
 ۲- غنای ملک  
 ۳- غنای ملک  
 ۴- غنای ملک  
 ۵- غنای ملک  
 ۶- غنای ملک  
 ۷- غنای ملک  
 ۸- غنای ملک  
 ۹- غنای ملک  
 ۱۰- غنای ملک







کمال است چنانچه اگر کمال است و بی نظیر  
 صاحب منیر است و بی نظیر است و بی نظیر  
 کمال است و بی نظیر است و بی نظیر  
 صاحب منیر است و بی نظیر است و بی نظیر  
 کمال است و بی نظیر است و بی نظیر  
 صاحب منیر است و بی نظیر است و بی نظیر

یعنی چهارم حصه زمین که آبادی دارد و چنانچه اهل ریاضی جاس که حقیقت زمین یعنی  
 کره ارضی نوشته یک ربع را مسکون نوشته اند پس قطعه زمین را با هم چه آمیزش است  
 بلکه آنرا هم وطنیت آمیزش است که ترکیب همه از عناصر است و قطعه زمین حرف مختصه  
 است و آمیزش کثرت میجوید و هر چند زمین بآن معنی که بسیط است نوعی از کثرت دارد  
 لکن این کثرت باعث آمیزش که در اینجا عبارت از تغسل و انفعال است نخواهد بود  
 و زمین مقام فایده نخواهد بخشید باینجهه رسائی فهم اعتراض با سه بیچاره اساتذہ علم الدیوت  
 دال بر ذکا و طبع و قواد است و لفظ معجون بعالی تفسیر یک ستمل زبان اهل هندوستان  
 قیاحت است مثل بیچاره چه میداند که در هندوستان قیاحت است شیخ ناصر علی  
 علی شملکص که از جمله خوبان روزگار است و اکثر صاحب تذکره اورا آبر و سخراس  
 هندوستان نوشته اند و میرزا معر فطرت و سرخوش و دیگر سخراس عالمگیر می و  
 بهادرشاهی پیری او دارند و در حق او میرزا س موصوف چنین میفرمایند انصاف  
 را چه پیش آمد چرا ما ندیم بعضی اشعارش حکم المعنی فی لطن اشاعه پیدا کرده و مصنفان  
 چه شده براسه چلبصورت کثر الفاظش ترکیب لایعنی بهرسانیده هیچ نیگویند سبزه صاحب  
 مرحوم یعنی جناب مرزا صایب را اینجالت رسیده که مور چنین کلمات شود  
 از هوش ربوند مکین بر زده دریاان  
 شور زغن و زغن بلند است درین باغ  
 عاصی گوید فی الواقع این بلبل خوش لهجه سزاوار همین که باز غن و غن طرف نشود و در حق  
 چنین میرزا صایبی که اشعار او را میرزا فاخر صاحب خطبکند و اصلاح نمایند ناصر علی  
 اگر این مقطع گفت گفته باشد چه مضایقه است ناصر علی شخصه است که فهمیدن شعرا و

ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار

۳۹  
 کلمات معجمه  
 اهل علمت را با نشت تکیه بر انا و سکر  
 خیر اندک بی چوب طنب استاده است  
 تیر نفاخر صاحب خط خاص در تذکره  
 نام علی علیه السلام است و القاس معقول  
 الکیح است اهل علمت سربندان بیگفت  
 باو صغی بود و نظر و نظر الانصاف  
 نوده مصرع اول سخن حسن مطلع و لفظ  
 انصاف صاحب خط و سزاوار است  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 ناصی علی انصافه اشعار او را سزاوار

نصیر علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 نصیر علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 نصیر علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 نصیر علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 نصیر علی انصافه اشعار او را سزاوار  
 نصیر علی انصافه اشعار او را سزاوار



کام دل در حق علی بن ابی طالب  
 از دامن شعله کفر و کین  
 غبار دوزخ و دوزخ و دوزخ  
 کام دل در حق علی بن ابی طالب  
 از دامن شعله کفر و کین  
 غبار دوزخ و دوزخ و دوزخ  
 کام دل در حق علی بن ابی طالب  
 از دامن شعله کفر و کین  
 غبار دوزخ و دوزخ و دوزخ

[illegible]

دوست این باشد یعنی قول و فعل او  
برگشت به گشت کار و در دوستی  
افزون زار و دوستی او ایست  
گفته اند نه دوستی و دوستی  
مستحق از اهل انصاف و ایست  
این گشت از ان غزل است  
دل عاشق غزل است که غزل  
از او در دوستی و دوستی  
دوستی این باشد یعنی قول و فعل او

[illegible]





لیکن وہ

کتابت سودا  
۴۶

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

قیامت را باطل و دروید و هر دو کار است ایشان تخصیص کرده که قیامت با موتا سے  
 بیدردنی کار نیست از چه دوست و له  
 اگر پانچویں بر سبلی گاهے سه بر سبلی  
 طنازی سلم لکن سه بر سبلی بنهوان سموع نیست و مشوقی که این سه طفل مزاج باشد  
 که باز سه شش قاتل شدن برداشات نه شود مکین و له +  
 خون شد و از فکر که چون دوست شستی  
 در عالم فکر اندوه سه گریبان و شریب و سر زانو مستعمل است سه در آغوش  
 سموع نیست سکنه نخواهد مکین +  
 نه کشد خصم گریبان و نه دشمن دامن  
 دامن کشی از راه دوستی است چنانچه شهادت و موجود است +  
 شور مرغان چمن دامن پرواز کشید  
 و نه ما موس دیدن کلزار بود +  
 پس باید فهمید که شور مرغان چمن که دامن پرواز چمن بس خود را کشید از راه دوستی  
 است یا دشمنی و نیز گواه این سی مطلع چمن غنل است مکین و له +  
 اگر بود در ترسے که گشت من دامن  
 گوهر اشک بهار نیست دامن دامن  
 پس ازین مطلع خود انصاف نمایند که کشیدن دامن دامن دوستی است یا دشمنی  
 دامن سخن مستعمل زبانهاست چنین آزار بکسی نباید رسانید که در دشمنی و انگیز من شود  
 اگر بجا سه دشمن دوست سه بود می صریح ثانی با صریح اولی مربوط میشد براسه  
 مراعات قافیه شعر به بناید گفت و له  
 مسیاب و پرده گرفت است کار خویش  
 عاشق را بهیچ زلف کردن لطف است

عاصی گوید اگر که دشواری از ترس و بیم گره شود او را وسعت حوصله دل بنیوان  
گفت بلکه بنابر خوف جان خواهد بود حوصله اینجا کار میکند شخصی که بقوت و قدرت

بگویند که این سخن در باب عقاید است  
و نه در باب سیرت و عبادت

این زمان در وقت محبت من و زن آن بود  
 غلامی زود و جوان و دلدار و ناز  
 هم در خدمت او بود و در هر وقت  
 میافزود و میافزود و میافزود  
 به باب \*

[illegible]



[illegible]









[illegible]

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

نہ تجھے وہ نہ مرے وہ نہ پڑے وہین بل  
 ہے وہ محبوب جسے کیئے نہایت چل  
 وایزہ چ تصویر کے نہیں چرتی کل  
 زلف مشوق کا دیکھے سے بھلیا و بل  
 ہے بھلا دے کی طرح چال میں سیکے چل  
 پڑ سکے ہونچھے نہ اوسکے کوئی جزا و کفل  
 اعتقاد حکیمانہ میں آجائے خل  
 مارے جون رکوز میں پشت فلک دکھند بل  
 کرے دور کو تمام اپنے یک آن زحل  
 نسبت ایسی فرس ایسا کہ جسے کیئے چل  
 باز گشت اوسکا تمام اوسکے بکام اول  
 تجھے نئی کی نشست اوسین چوبیہ نازل  
 واسطے درد سحر و سحر کے گھسے بے منزل  
 اگر گکے پوست کو مندر چو کے سجاوین چو بل  
 کوہ کوہ و کوہ دست میں ملکہ خسرول  
 کسی مغلیں تجھ سب زبان پر یک بل  
 شب سے تاصبح قیامت نہ سکے نوم گل  
 آج سے آگ کے ملک خس میں جو آجاء بل  
 چشم لولی فلک کے لیے ہو دے کا جل

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





*(Faint handwritten Persian script at the bottom of the page)*

دیدہ کشفیقین یہ بادش کا پایا بلبلان  
 صحن میں کرتا ہے روح اللہ میں جلائے وہاں  
 چون چراغ مضطرب یا نہ تھمے کے وہیمان  
 دونوں آپس میں گویا خلقت یکے دہان  
 دیوہن جس اعلیٰ کو گداوے کے سے کر کے دہان  
 دست نیش جو واوے کے ساتھ کاہن و دیان  
 اتمس بہ نام دربان سے گداوے خسران  
 جبکہ تھمے اہم شک نہ نوشت مرسلان  
 معجز و جواب سے اس دے ہوتا ہی عیان  
 کس کہیں سے یہ شرف رکھتا ہے کہ بود و بیان  
 کیوں گنا یا جاتا ہے ثلث سے ہری زبان  
 چھہ پاس تحقیق بہت کھد یقین بلکہ ان  
 راز کا اسکے نہیں جز راز حق کے راز دان  
 سسکے یہ کر سلاسی سے اپنی تو فاعل نشان  
 گر نہ ہوتا اس کا وہاں پاسے تولد و ربان  
 ستے ہی اس حرف کے دل نے کہا اس کے گنا  
 قوت ہر یکہ ضعیف و طاقت ہر طاقتان  
 نور و زہر لسان چیم و چراغ قدسیان  
 عقل کا گرد او کے بال افشان چہرہ دانیان

اور سے خفا عدل میں کہیں سبکشان ہو  
 دیکھ سکتا ہو حقائق سے جو سوسے تاقوان  
 گزرتا کہ اس سے عالم کو تا جہان  
 اس قدر کہنی ہے صورت اس کی شہزاد  
 کہ صفت اعدا میں جا کر بیٹھے اس کی شہزاد  
 ڈال دین ادب میں تو اس کا بیٹا اس کی شہزاد

۶۲

[illegible]

[illegible]

یہ ہم کے مطیع کہاں ہو اور ہوں کہاں

18

4

45

[illegible]

[illegible]

ملنے جو زیر یکا دانہ پاوس و درانکا ملک  
ایسی شش کی کہیں عہد سے برآتا پچھین  
بان کریوں بو کہ تیرا چہ سحر طرہ نہ  
اور بعد از مرگ ہو یا شاہ دین مشیت بغیر  
پر پر اس مطلب تو یہ کچھ ہے کہ تیرے درسوا  
اس سو او کیا تشابہ کر دین جس کو عرض  
کو تو سو و اب قصیدہ کو عاید چشم  
تاکہ مہیت کو ناس کی ہے یا وہ لاقابل  
و دستونگاہ تیرے منت اوچ سعادت ہو یہ

۶۲

سوا سے خاک نہ لین چون کا منت دستار  
چہن زمانہ کا شبنم سے بھی ہے محروم  
کروں ہوں تیز زمین دندان اشتہا ہر صبح  
عجب نہیں ہے کہ جانی رہی جو دنیا سے  
شرب خون جلو ہے مجھے کو کہ دل خویش  
ہے نشیۃ صحت کے بیچ کیفیت  
زمانہ دل کو میرے اور عہد یاد کو اب  
زیبکہ دل ہے فکر میرا زمانہ سے  
کہان تلک ہر سے روزگار کا شکوہ

۱۹۰  
دورانِ غمی و مصائب کہ وہیستہ خانہ  
حکایت کے اچھے مثالوں کی ایک کتاب  
کہ خوب روپیہ خرچ کر کے بون ہو سکتا  
ہے۔ اس کتاب کی اس میں بہت سی  
حکایتیں گونشہ خانہ کی ہیں جو  
بہت ہی دلچسپ ہیں۔ اس کتاب کی  
کئی مثالیں اس کتاب میں دی گئی  
ہیں۔ اس کتاب کی اس میں بہت سی  
حکایتیں گونشہ خانہ کی ہیں جو  
بہت ہی دلچسپ ہیں۔ اس کتاب کی  
کئی مثالیں اس کتاب میں دی گئی  
ہیں۔

[illegible]

خدا کو تیرا ہوا کہ آسمان کی گردش سے  
فلک سے اوسکو ملا کہ آگے ہانچ وین  
اگر وہ خاک سے اوسکو شفا کی نیت سے  
ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہے نائل  
اسی ہی غم سے جہان میں نہور کرتی صبح

خدا کو تیرا ہوا کہ آسمان کی گردش سے فلک سے اوسکو ملا کہ آگے ہانچ وین اگر وہ خاک سے اوسکو شفا کی نیت سے ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہے نائل اسی ہی غم سے جہان میں نہور کرتی صبح	قضا اطمینان ہوا کہ گریح ہو میرا جب اوس دیا کہ جادو کش سوختے اور قضا قضا ہی کرے ملک اگر سے تکرار کہ جسکی رات کے آگے نہیں ہے دگر قرار ہریشہ چہ غور شہ سے گریبان تار
---	---

ہوا کے پوت میں او جہا کے کرنا نہیں غل  
میرا سخن ہے سہر سہر تار روز شمار +

میرا سخن ہے سہر سہر تار روز شمار +	شرار سنگ میں ہے رشک ناسے مار نہو سوا سے زور و عقید میں وہان زہار ہر ایک شاخ و وہیں سبز مو کے لاوت بار اگر زمین پر کرے توٹ سجدہ زوار + عجب ہے لطف کی اوس تھن زمین پر بار جو کوئی میر کرے اوس دیا رکھلا مار پلک کو ہونڈا نرکس کی طرح ہو دشوار جھین ہے مسکن دوا کو واسطے وہ دیار عجب نہیں کہ کسی شرم سے بروز شمار سوا سے عرش پہنچے کسی طرف کو گذار بھلا ہے پردے ہی میں رکھے جوتو کا وقار لگا زمین سے کہنے فلک یہ ہستیا مار
------------------------------------	--

خدا کو تیرا ہوا کہ آسمان کی گردش سے  
فلک سے اوسکو ملا کہ آگے ہانچ وین  
اگر وہ خاک سے اوسکو شفا کی نیت سے  
ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہے نائل  
اسی ہی غم سے جہان میں نہور کرتی صبح

قضا اطمینان ہوا کہ گریح ہو میرا  
جب اوس دیا کہ جادو کش سوختے اور  
قضا قضا ہی کرے ملک اگر سے تکرار  
کہ جسکی رات کے آگے نہیں ہے دگر قرار  
ہریشہ چہ غور شہ سے گریبان تار

خدا کو تیرا ہوا کہ آسمان کی گردش سے  
فلک سے اوسکو ملا کہ آگے ہانچ وین  
اگر وہ خاک سے اوسکو شفا کی نیت سے  
ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہے نائل  
اسی ہی غم سے جہان میں نہور کرتی صبح

۴۵  
ظہات سودا

غلامی آیتوں کے لئے کہے گئے ہیں کہ  
 دوشن دلوں کا کام ہے یہی بیان تھا  
 ہے غلاموں کو غلامی دوران میں کہ  
 کاسے دو چہرہ پہ پہنچے ہو سنگ خان تلک  
 ہے کہ اس چمن میں نہیں ہے ہر طرف  
 انت کوٹ کوہ کی پہنچے ہو ہر طرف  
 سیاہ دکان دکان میں ہے ہر طرف  
 لایہ کہ تیس دن میں ہو ہر طرف  
 گرداب تیس دن میں ہو ہر طرف  
 ملک رہا اور ہو ہر طرف  
 سید جیسے خوف ہو ہر طرف

۴۴

[illegible]

چرخ ابراق کے راکب نے دوش پر اپنے  
امید وار ہون غیبت سے اب بلا محکون  
کہے ہے اشتہاد ان لا الہ الا انت  
مقابلہ سے کمان کے تیرے غم و تیرا  
جہان نہ پہونچے ہے تیر خیال کا پیکان  
تیرے دیار کے چہنشتے کے نور سے شاہ  
امو سلطنت او سکے غیب مرضی کے  
نظا حباب کے قالب تہی کرین دریا  
بیان حکم کا تیرے مین کیا کروں زیہات  
کرین مین نہ درون آسمان کوتاہی  
سہرا ز بس شکم جو وٹے تیرے  
گہر نہون جو تیرے ابر فیض کے آگے  
نگاہ فیض تری کیسی اثر اتنی  
نہ نکلے کان سے فواد تاابد ہرگز  
شہا پیش تیرے بندگان عالی کے  
چار عرض سے اب عرض ایشین ہے  
صفت خیال میں اپنے بلا کے سے جاگہ  
سوسے خاک در اپنے سے او سکویا مولا  
شہوم گچہ سراپا ہے جو ہر ذاتی

[illegible]

[illegible][illegible]

تنہا نہ سبزو قصیدہ ہے چون چمن  
اسی غزل کہوں کہ شمعیں بلبلان تنک

کیفیت بہار ہے گلشنِ بیانِ تمک  
صحنِ چمن میں پھرتے ہیں سہمی سے لوثتے  
نشو و نما سے سبز و دیکھان و یا سمن  
سوسن یس نکستے ہے شبنم کو چوخت

میں سے ست ہو گئے اب باغبانِ تمک  
لیکھ رہا کی وجہ سے آبِ روانِ تمک  
ہے طعنے زان نمود خطِ گلِ خانِ تمک  
آتا ہے عارضِ بتِ بندِ دستانِ تمک

	<p>ساقی اوٹھائے شیشہ د ساغر کو لا مایض          نمک اس غزل کو پڑھتے ہیں گلستانِ ملک</p>	
--	---	--

آریان ایک گل کھجور اس بوستان تلک  
وہ مرغ ناتوان ہوں کہ معین چہ ہے میں  
کیفیت اپنی سے میں لگوں ہوں ناگہان  
روشن ہوا کہ چرخ سے چون نخل شعدان  
سیٹھا لگے تہہ کو میرے زہر دشمنی  
شکل بہت ہے اور قناعت جہاں گنج  
ہمے زیادہ تاشبہ ہفتم سے ماہ کون  
تھا مجھ کو رات کچھ قناعت میں فکر شعر  
گدازا وہ میں بدل میں کہ میں فن کی راہ  
نوجند بہت روح میں اوسکے قصیدہ طور  
تاہو یقین کو صوفی رہتی سے اوسکا نام

[illegible][illegible]









یوسف حال سے سوچا کہ جو سنا تو نے  
تیری رضا شاہ خاں سے  
وہی رضا شاہ خاں علی  
وہی رضا شاہ خاں علی

وہی رضا شاہ خاں علی  
وہی رضا شاہ خاں علی  
وہی رضا شاہ خاں علی

وہی رضا شاہ خاں علی  
وہی رضا شاہ خاں علی  
وہی رضا شاہ خاں علی

زبسکہ عہد میں تیرے ہے رسم داد رسی  
بہشت ہے تیرے بستان چھوڑا کنگ  
سموم قہر تیرے ترو بجر پر جو چلے  
زبسکہ خوف ہے اسباب منع کے دہن  
شراب پینہ مینا سے چاہتی ہے نک  
تیری کمان کے لگے حسرت روند بند  
کہ جسکے تیر کے میت سے آسان لکھو  
کہ آسان کو اوٹھا کر سپر کرے منہ پر  
جو روز رزم مقابل تیرے کمان کے ہو  
کہ جس صفا سے نگہ پار سنگے شیشہ سے  
شہا عجب ہے وہ شمشیر جکی صولت سے  
گراو سکے بعد مقور جو کھینچے اسکی شبیہ  
تیرے سمندر کے میدان میں نقش پا چوڑے  
شراد قطرہ خون ہون ٹپک پڑیں وہ میں  
ہے عرض حال غرض جھکو ورنہ مدح تری  
نہیں ہوں اگر کسی لائق نلے ہے شرم  
کیا ہے دہرنے عرصہ کو مجھ پر تناسک  
نہ اتنی کی رگ و پے نے کسو تن میں جگہ  
میں آکھیں نہ دیوار سبیل اشک نے

جس کی جھی کوئی فریاد سن نہیں سکتا  
سفر شرار ہے تیری غضب کے آتش کا  
گھل کے آب ہوں کہسا خشک ہو رہا  
شہا اس عہد میں تیرے غضب کے لہو کا  
صدائے رفتہ سے کہتی ہی نے کہ آچسپ  
کہا نے لائے بھلاقت جو ہوس کے سیدھا  
بغیر خرم کیے پشت اپنی سروٹھانہ چلا  
تیرے عدو میں یقوت ہی سینے فرض کیا  
صفا سے شست تیرا اوکو بھیجے دکھلا  
اوس صفا سے گل جلے تیر بھی تیرا  
تیرے عدو کو نہر میت سے شوق ہی اتنا  
تو روح اوکی پکارے کہ پہلے پاؤ بنا  
کرے وہ خون میں اعدا کے روز رزم شنا  
سے جو کوہ کو گر خبہ غضب نیر  
بجائے ہرین سو جو زبان نہو سے ادا  
کہ دو جہا میں جسامی رکھوں ہون چھسا  
کہ جان بلب ہو چکے جی نہیں نکل سکتا  
جو گھر کرے ہے میرے تن کے ج تیرے  
غبار خرم میرے چہرہ پہ اس قدر چھپایا

یوسف حال سے سوچا کہ جو سنا تو نے  
تیری رضا شاہ خاں سے  
وہی رضا شاہ خاں علی  
وہی رضا شاہ خاں علی

یوسف حال سے سوچا کہ جو سنا تو نے  
تیری رضا شاہ خاں سے  
وہی رضا شاہ خاں علی  
وہی رضا شاہ خاں علی

یوسف حال سے سوچا کہ جو سنا تو نے  
تیری رضا شاہ خاں سے  
وہی رضا شاہ خاں علی  
وہی رضا شاہ خاں علی

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت  
 اتنا تو لازم رکھو الفاظ کا ملحوظ  
 جب تک کہ نہ منظور ہو پاسنگ ترازو  
 تم غور سخن چنے کی بندش میں کمان بن  
 چہرہ کو نہ سسٹون کے دو شمع سے تشبیہ  
 مضمون جو قدر زلف کا مضمون ہے بازو  
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں  
 اوستا کی اس پسند یہ کی اور ترقی  
 مضمون جو ہو محنت کا نازہ کیلک  
 پھر کہتے ہیں یوں ہے کسی اوستا کا یہ شعر  
 اور اوستا کو فی فضل و کمال آگے جو دیکھے  
 سر قہ کو نہ سمجھیں نہ قوار و لوگرافے  
 پھر بعد تامل جواب اس کے یہی ہوش  
 محمود و فاشا ہے تخیل میں انھوں کے  
 اتنا یہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں  
 سر رشته ہے عزت کا نقطہ اقصا خدا کے  
 قطرہ و وہی پانچا ہے قسمت کی جو تقریریں  
 انکا ہوا اگر جو علی سینا بھی تسلیم  
 نسبت سے فلذات کے مس جو ہے فنا

عقلی نہ تناسب ہو تو کجاست کہ شے  
 ہے چنب و ناخن نہ لکھو و دھ کو تم  
 بازو نہ لکھو شعر میں تم لفظ شکم یہ  
 بولو لکھو یار کو یار و نہ لکھو تہ  
 تاز لکھو بازو نہ لکھو شکل سے کلمہ  
 لکھو اے دلام کے سیارہ کی تفسیر  
 مہر جمع ہو موش توفیر اسکی ہو تذکرہ  
 شہوہ وہ لیا غیر کی سمین کہ ہو تفتیش  
 کرتے ہیں اوستے فانی میں بازو کھلی تشریح  
 سر قہ یہ کیا جن نے پڑا ہے کوئی بے پر  
 ہیں طرفہ وہ ہون جو جو خط سے شیب  
 پوچھے جو کوئی کیا میں یہ دو نو کر و تفسیر  
 رو بہ کہیں سر قہ کو تو اردو کو کہیں شہر  
 ہو سے نہ کمان حسد انکی سے جدا تیر  
 حاصل نہیں ہوتی ہے کچھ ان باتوں تو غیر  
 افزائش قدی میں جہاں میں نہیں تہریر  
 ہوا ایک نلک ایک گہر ہو کے گر گہر  
 تعلیم کرے کس روش کو کسی نہیں تاثیر  
 پتھر کی جو ہو نہیں نودان کیا کرے گیسر

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت  
 اتنا تو لازم رکھو الفاظ کا ملحوظ  
 جب تک کہ نہ منظور ہو پاسنگ ترازو  
 تم غور سخن چنے کی بندش میں کمان بن  
 چہرہ کو نہ سسٹون کے دو شمع سے تشبیہ  
 مضمون جو قدر زلف کا مضمون ہے بازو  
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں  
 اوستا کی اس پسند یہ کی اور ترقی  
 مضمون جو ہو محنت کا نازہ کیلک  
 پھر کہتے ہیں یوں ہے کسی اوستا کا یہ شعر  
 اور اوستا کو فی فضل و کمال آگے جو دیکھے  
 سر قہ کو نہ سمجھیں نہ قوار و لوگرافے  
 پھر بعد تامل جواب اس کے یہی ہوش  
 محمود و فاشا ہے تخیل میں انھوں کے  
 اتنا یہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں  
 سر رشته ہے عزت کا نقطہ اقصا خدا کے  
 قطرہ و وہی پانچا ہے قسمت کی جو تقریریں  
 انکا ہوا اگر جو علی سینا بھی تسلیم  
 نسبت سے فلذات کے مس جو ہے فنا

۷۲

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت  
 اتنا تو لازم رکھو الفاظ کا ملحوظ  
 جب تک کہ نہ منظور ہو پاسنگ ترازو  
 تم غور سخن چنے کی بندش میں کمان بن  
 چہرہ کو نہ سسٹون کے دو شمع سے تشبیہ  
 مضمون جو قدر زلف کا مضمون ہے بازو  
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں  
 اوستا کی اس پسند یہ کی اور ترقی  
 مضمون جو ہو محنت کا نازہ کیلک  
 پھر کہتے ہیں یوں ہے کسی اوستا کا یہ شعر  
 اور اوستا کو فی فضل و کمال آگے جو دیکھے  
 سر قہ کو نہ سمجھیں نہ قوار و لوگرافے  
 پھر بعد تامل جواب اس کے یہی ہوش  
 محمود و فاشا ہے تخیل میں انھوں کے  
 اتنا یہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں  
 سر رشته ہے عزت کا نقطہ اقصا خدا کے  
 قطرہ و وہی پانچا ہے قسمت کی جو تقریریں  
 انکا ہوا اگر جو علی سینا بھی تسلیم  
 نسبت سے فلذات کے مس جو ہے فنا

اوستا کی ایک ہے اوتھون کو یہ نصیحت  
 اتنا تو لازم رکھو الفاظ کا ملحوظ  
 جب تک کہ نہ منظور ہو پاسنگ ترازو  
 تم غور سخن چنے کی بندش میں کمان بن  
 چہرہ کو نہ سسٹون کے دو شمع سے تشبیہ  
 مضمون جو قدر زلف کا مضمون ہے بازو  
 ملحوظ قرین رکھو ہر آن نظر میں  
 اوستا کی اس پسند یہ کی اور ترقی  
 مضمون جو ہو محنت کا نازہ کیلک  
 پھر کہتے ہیں یوں ہے کسی اوستا کا یہ شعر  
 اور اوستا کو فی فضل و کمال آگے جو دیکھے  
 سر قہ کو نہ سمجھیں نہ قوار و لوگرافے  
 پھر بعد تامل جواب اس کے یہی ہوش  
 محمود و فاشا ہے تخیل میں انھوں کے  
 اتنا یہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں  
 سر رشته ہے عزت کا نقطہ اقصا خدا کے  
 قطرہ و وہی پانچا ہے قسمت کی جو تقریریں  
 انکا ہوا اگر جو علی سینا بھی تسلیم  
 نسبت سے فلذات کے مس جو ہے فنا







کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔  
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔  
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔

نادان جانتے ہیں کہ کلمہ ہے یہ جلال  
 ساتھ اس کے دیر سے گزرا ہے یہ غزال  
 پہونچتے وہ اس جگہ کہ نہ پہونچتے خیال  
 ہر دوسرے جو تو سوار ہو گئے اپنے قتال  
 حاتمہ نہون کا ب سعادت میں کیا مجال  
 سہیات اس زبان کے تین کب ہی مجال  
 اس کے تین کب ہی مجال میں کیا مجال  
 گردن اس جوان کے جو بند ہو دی مجال  
 جون از دیا چاہتے جانتے ہے نکال  
 خالق حقیقہ کی مہر کی مخلوق کو محال  
 ہے کیا بے دین مجھے کیا فضل و کیا کمال  
 تیرے نیاز کے لیے پہونچتے تھے سال  
 تادوست ہو دین شاہ دشمن ہوں پامال  
 اس محالی کا تجھ پہ ہے موقوف انضال  
 اسکی پیشت خاک ہو تیری صفات افعال  
 صفہ میں روزگار کے روشن ہے جمال  
 خلعت ہی میں سبر کر رہے بد انضال

آئینہ سپہ میں چہا ہے اس کا عکس  
 سخت میں اس کے راہ سے یہ کر کے مہر  
 جب تک کہ ہو دیک سے نہ پہونچے وہ کھنکھاس  
 کیا یہ اس کو سخت سیلان سے کم جان  
 سب جن و انس دیو پری اور جن و انس  
 شام تیرا بیان شجاعت میں کیا کردن  
 وعوئے بندگی ہو جسے اس خباب میں  
 سنگ میں نیل ست کے لئے اگر وہ تیر  
 سو فار اس طرح سے نمودار ہو رہی  
 پس جسکے ہر غلام میں قدرت ہو اس قدر  
 تیری ثنا و مدح کو فی منجھ سے ہو سکے  
 دریا سے طبع سے یہ کئی گو ہر سخن +  
 لے شاہ دین پناہ شتابی سے کہ طور  
 اکثر جو اختلاف میں دین نبی کے بیچ  
 سودا کو آرزو ہے کب تو کرے ظہور  
 تیرے ہر ایک دوست کا مانند مہر عید  
 جن شام سلخ نامہ محرم تمام عہد

در عقبہ خلیفہ الرحمن امام محمدی الہادی آخر الزمان صلوٰۃ اللہ علیہ السلام  
 و ملین بر شاہ کرا و بر شہر میرا گشتہ بود

کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔  
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔  
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔

کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔

کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔  
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔  
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔

کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔  
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔  
 کلمہ کی تائید کے لئے اس کتاب میں کئی کئی مقامات پر کلمہ کی تائید کی گئی ہے۔



در استایلین و جلاله العبد المذنب  
 محمد امانی پادشاه قزاقی  
 در استایلین و جلاله العبد المذنب  
 محمد امانی پادشاه قزاقی  
 در استایلین و جلاله العبد المذنب  
 محمد امانی پادشاه قزاقی

فلک بارگاہی بادشاہی  
 نصیب در شای شاہی  
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبائی  
 ادب کی دینی ہے طول کلام ہو کلام  
 نصیب در شای شاہی  
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبائی  
 ادب کی دینی ہے طول کلام ہو کلام

تیرے دلا کو ہے طرح دلہنیں راہ  
 خدا ہونے کے زریب وزینت اقواہ  
 کہتے وزیر کا تیرے خطاب آصف جاہ  
 ہے فلک ہی کواد کے بزرگ شمع نگاہ  
 ہر آسمان کے پھینکی ہے آسمان پہ نگاہ  
 بغل میں غماشہ پہنچنے چلے ہے شرب ماہ  
 رکاب داب کے اقبال بولی لب لہجہ  
 ظفر جو طرہ بولے تو فتح پیش نگاہ  
 کسی کو دیوے اذیت کوئی سعادۃ اللہ  
 تو جمع شمع کے آتا ہے سر پہ روز سیاہ  
 لے آوے کھینچ کے دیوان میں کوہ کوہ کاہ  
 کباب و نور سے خالق ہی جھلکے ہے آگاہ  
 کوئی نکر کے ہرگز کسی طرح کا گستاہ  
 تو موج آب گہرے وہ کھلے کر کے شہاہ  
 زمانہ جا ہے تھا جھوکے بجاں تباہ  
 ہوا ہے آں کے حاضر یہ بندہ درگاہ  
 اسید جسکی برائی ہوا تھی خاطر خواہ  
 بخشنے جھول جو بنید کسی شوکت و جاہ  
 وہ چہوئے غل جہانک میں تا بطل اللہ

بساں رشتہ کہ دانوں میں تجھ کے ہو دے  
 یہ نام پاک کہ کہتے ہیں جسکو عالم گیر  
 سجا ہے شجہ و سیماں جلال گر کیسے  
 علم و مرتبہ تیرا نظر کرے جو کوئی  
 شہا جو لب تیرا آفتاب کو چہوئے چہا  
 نہیں کھٹ یہ فلک سیر کا تیرے لیکر  
 کرے جب آئینا تو عزم نیت پر او کے  
 جد مر کو ہو تو جلوہ زہر تیرے آگے  
 جہان پناہ تیرے در کہ عدالت میں  
 چلے جو شام کو پروانہ بزم میں تیرے  
 شرار شک سے خاشاک کو چہوئے نیچے ہزر  
 کر م بھی اتنا ہی تیرا ہے خلق کے اوپر  
 اسید غفو تیرا گرنہ بیچ شناسن جو  
 جوش فیض تو کھولے کسی پتھر میں  
 کرے ہے عرض یہ سووا اجاں لب میں  
 تیرا آستان پہلے اب مدد و طالع کے  
 بس اب جہان میں کوئی خوش نصیب نہ بجا  
 کیا میں عرض کہ کئے سے زیر بال ہما  
 پر او کو اوج سعادت سے میر کیا نسبت

شہاہ عالم بادشاہی  
 نصیب در شای شاہی  
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبائی  
 ادب کی دینی ہے طول کلام ہو کلام  
 نصیب در شای شاہی  
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبائی  
 ادب کی دینی ہے طول کلام ہو کلام

کلمات سودا  
 سب کچھ تیرا ہے  
 بے بدل ہے  
 کہنے سے اب قندی کے  
 جھلکے گا یہ شمع  
 جہان میں  
 کہنے سے اب قندی کے  
 جھلکے گا یہ شمع  
 جہان میں

جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبائی  
 ادب کی دینی ہے طول کلام ہو کلام  
 نصیب در شای شاہی  
 جہان کی بولی ہے تو ہے جہان کی سبائی  
 ادب کی دینی ہے طول کلام ہو کلام

کھلون بھی اوسکو کھپے تو ہے یہ سخن کب  
 ناک رو غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام  
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت  
 نزدیک شام کچھ شیخو پھولتی نہیں  
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرقبت کیوں  
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی نظم شان  
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے  
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا  
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس فرخ ش  
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیج تخت  
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر سن  
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

آتی ہے باس جبکی عین سے ہر از گلاب  
 سے آرزو صبا کو کہ بوسہ ہے ہر کباب  
 شیب زمانہ کو بہرہ بونی خواہش شباب  
 کرتا ہے فرخ چہرست باندہ کر خضاب  
 جسکی بلند گاہ کشان سے بھی ہر طباب  
 اوٹھتا ہے جس طرح شفق زنگ ہو طباب  
 کو لہمین قطرہ وہم کے اوسے یکا حساب  
 جون جو خوبی سے ہو دھند مانتاب  
 دیکھی نہ ہوگی موسم گل نے بیستہ بخواب  
 تو اوس میں یوں شرف کے ہو جو کہ بختاب  
 اسجا نہیں بن ملال سخن مقتضات داب  
 کرتا ہے تو شادی نور و زلے جناب

کھلون بھی اوسکو کھپے تو ہے یہ سخن کب  
 ناک رو غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام  
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت  
 نزدیک شام کچھ شیخو پھولتی نہیں  
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرقبت کیوں  
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی نظم شان  
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے  
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا  
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس فرخ ش  
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیج تخت  
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر سن  
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

کھلون بھی اوسکو کھپے تو ہے یہ سخن کب  
 ناک رو غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام  
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت  
 نزدیک شام کچھ شیخو پھولتی نہیں  
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرقبت کیوں  
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی نظم شان  
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے  
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا  
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس فرخ ش  
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیج تخت  
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر سن  
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

قصیدہ در مدح نواب وزیر الممالک عمار المملک مدار المہام احمد صفت جاہ  
 نظام الملک بہا و غیاث الدنخان

۱۷  
 دی دوہین کے خوشی نے در دل پرست  
 نہ لگے شوق میں جسکے کھوشایق کی ہلک  
 زندگانی کی حلاوت ہے جہان میں جھلک  
 پھر خدا جانے یہ دن کب تجھے دکھائے فلک  
 اشد نور کی سی جھلک نظر آئی جھلک

خیر ہوئی جو گئی آج سیر ہی آکھ چھپک  
 پوچھا میں کون ہے بول کر وہ میں ہوں غافل  
 ہے خوشی نام سیرا ہوں میں سبزی دہا  
 کھول آغوش دل اور لے مجھے جلد ہی دان  
 سنے یہ قرۃ جان بخش جو میں کھولی آکھ

کھلون بھی اوسکو کھپے تو ہے یہ سخن کب  
 ناک رو غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام  
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت  
 نزدیک شام کچھ شیخو پھولتی نہیں  
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرقبت کیوں  
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی نظم شان  
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے  
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا  
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس فرخ ش  
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیج تخت  
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر سن  
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر

کھلون بھی اوسکو کھپے تو ہے یہ سخن کب  
 ناک رو غنائ کشیدہ تو اوس پر کبہ خرام  
 بخششی جو شکوہ حق نے جو آنے میں سلطنت  
 نزدیک شام کچھ شیخو پھولتی نہیں  
 اس بار کبہ کو کیوں نہ فلک مرقبت کیوں  
 استاد ہونے میں ہے یہ کچھ اوسکی نظم شان  
 رفعت ہر ایک چوب کی برتر خیال سے  
 خوبی میں باور سونکی اوسکے کہیں سو کیا  
 اس میں دش کی قالیگ کھلون سے اوس فرخ ش  
 برج محل کس طرح سے ہے اوسکے بیج تخت  
 سودا کرے ہے ختم دعائیں پر سن  
 اوس تخت پرست قبل سال بیٹھ کر







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

فرضت بابت ملے تھے۔ فیہرستان کی  
زمین کی چھائی کو دایات آسپاسی نے  
مال پرچی اس گشت وگو سے ہے سکا  
کہ حسدن اوس پہناری تو بازہ کرچو سکا  
سیان میں کیا کروں سامان تیرے شکار کا  
گمان میں خلق کے آنا ہے دیکھ کر یہ نگاہ  
ستم جان سے تیرا عدل یوں کرے محرم  
یہ پرورش ہے جان کی تیری عداوت ہے  
جو کینچی یا دین تجھ خلق کے چمن نقاش  
تسلیب قہر تیرا جو کجسر و براو پر  
وہ کہہ کو نہی ہے پروہی دے کے بیج

خیا پنچہ مجھ سے جو اچھو تو یہ ان کروان فقیر  
زبان خلق او سے کچھ کیا کر دے تعبیر  
جہان تک ایسے کین دماغ یہ حد نہیں دیکھ  
لوگو یاج محل میں ہے آفتاب منیر  
کرے ہے کوچ کسی سمت جیت ہا جم کثیر  
زمین پر ابر یہ چھایا ہے یا چلی ہے بہر  
مگر جیسے خاصہ تریاق زہر کی تاثیر  
کہ شیر کا بچہ گو سپند ہے ہمیشہ  
تو وہ شام میں عالم کی دی گل تصویر  
جس بزم نگ کا ترستہ بوسہ زہر و شیر  
کوتیرا دیکر اور سکا ہوا نہر دے شیر

مدری کی تیری کیا فٹا کرے کوئی  
کہ جبکہ حق میں پہلے ہے مثل محسن

مطلع

نہیں ہے سچو، جیسے سے کرتی تیر  
 رواج دین بنی کا یہ عہد میں تیر سے  
 شکست نہ ہے تو کلو جو سنا کہ سچ  
 اگرچہ فتح دکن بیچ جا کے اکبر نے  
 عزیت اسم کو تیر سے اگر ٹیسے لہنی

کیا ہے زندہ مرنے سے جسے عالمگیر  
کہ شکل انیس پے عایہ ہووے اب تکفیر  
صد انکھتی جس سے ہے کیا ہے تکفیر  
یہاں ہے جہاں گیا و قطعہ حسیہ  
کرے وہ ہند میں نہیں استاد کو تخیل

[illegible][illegible]





[illegible]

Handwritten text in Persian script, likely a continuation of the letter or a separate note.

نظر آید کہ جس طرح کہ ایک شخص اپنے دوست کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے دشمن کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔

دل نہ تھکتا ہوا کسی طوطی کا کیا دخل  
کھینچا ہے زبیں سے نفلک عدل نہ تیرے  
آتش ہے یوں آتش نین انصاف سے تیرے  
تجھ سے شرم کا ہے رنگ شہلا چمنستان  
دل بھر نہ گیا شیعہ احسان سے تیرے  
بس جو کوئی تجھ سے موٹا ہو کسی بوجھ سے  
جس مرتبہ میں تجھ کو بھیتا ہوں میں مدوح  
کئے سخن واقعی میں عرض کیے ہیں  
سو داہن چل اب نگے کہ یہ جاوے  
قبضے میں تیرے قوت شمشیر سے تیرے  
یروا زہا جب ہو سوئے اونچا عاوت

آئینہ تلک عہد میں تیرے نہ لگے رنگ  
میزانِ طوط دیکھ کہ تیرے نہیں پاسنگ  
آئینہ میں جس شکل ہو گیس رخ گل رنگ  
پاناہوں مروت کے تین کو غیب رنگ  
خالی ہو کئی دیر عدل سے تیرے رنگ  
ہرگز نہ ملے مائیک تجھ میں میں رنگ  
یہ مدح تو دیوان عار سے تیرے رنگ  
خواہ اوٹلو گھر تیرے تواب خواہ آئین رنگ  
کہ قطع سخن کا تو وعدہ عسائیہ پر آئین رنگ  
لے شام سے تار و دم ہے روم سے تیرے رنگ  
شہباز کا طالع کی تیرے اور ہے چنگ

در مدح نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر پیر پیر جنگ  
خون میرے دل میں نہیں نشہ ہے گو تیرا ناز ۲۲  
گردش دہراں آنگھوں کی بلا گردان ہے  
غیش لب سخن آبرو سے چشمہ خضر  
سے سر بہرین تجھ زلف سے سودا کیو  
نزد منگام او ایک جہان کا دل و دین  
تو کی گانجھ کا کب ہم پہ کھلے سے عقدہ  
خصت آفت نہو اقدیر سے جب کبھی

ایک شخص اپنے دوست کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے دشمن کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔

ایک شخص اپنے دوست کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے دشمن کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔

ایک شخص اپنے دوست کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے دشمن کو دیکھ کر کہتا ہے کہ تیرے لئے میں نے کچھ کر دیا ہے۔

۸۸

[illegible]

ترتیباً خضیبان کو نے نہ فرمے  
 ہر ایک کو اپنے حق میں سے  
 ہر ایک کو اپنے حق میں سے  
 ہر ایک کو اپنے حق میں سے

کا نہ بچا جائے  
 ہر ایک کو اپنے حق میں سے  
 ہر ایک کو اپنے حق میں سے  
 ہر ایک کو اپنے حق میں سے

اس دھج سے بچھ کر کھائے ہے دام تیر  
 پہونچے تیرے عدو کو اجل کا پیام تیر  
 کار صفائی شست ماین انصرام تیر  
 بے تیر کے سوا تیرے ایسا کد اتم تیر  
 پہونچے نہ زبان قیاس کا باہم مقام تیر  
 اوس چشم کی نگاہ کو کہتے بے عوام تیر  
 ہستیا زمین کے تو دیمین پاؤں قیام تیر  
 بھلے تو بھلے صبح سے تا شب شام تیر  
 انشت ہے فضائی کہیں ہیں مہم تیر  
 جب ہیں تیرے جتنے ہیں نہیں اتم تیر  
 تو حیاں کر پہاڑ کو کدو سے تو دام تیر  
 ہرگز نہ کہے ہوا میں طائر کا نام تیر  
 جز اپنے یک پرند کو تاروم و شام تیر  
 بٹھا کر سے فشانہ یہ یارب مدام تیر

تو بان جا بیے لب شوق اوس پہ ہو  
 تو دے یہ تیرے ہاتھ سے بوسے بھی کہ جب  
 پہونچا دے کسکے ہاتھ سے جڑا تھکے تیر  
 جون میل لپیٹتا چلے نہ بچشم مور  
 لہر کے کمان تیرے تیر جس جگہ  
 چشم صفی کا حلقہ لاشاک تیری کمان  
 بچوئے ہے تجھے یہ کہ لکل کر کمان سے  
 لکھو دارے جو داہرہ خلق جس جگہ  
 ہر سرے کس کا تیرے تیرے تیر سے کہ یہ  
 جاتی تیرے خوردہ کی ہے اسلئے تفر  
 تجھے چہر کی صید تپتے گریہاڑ مین  
 لیک لیکان کرے جو تو غم شکار مرغ  
 اور تے کہیں نہ لیکے ملک مہبت  
 سودا کی یہ دماغ ہے کہ تیرے مراد کا

۶۹  
 عادت میں ہر روز سکینے لگے خضیبان  
 لیکن غلامان خضیبان سے پہاڑ گروہ فرض  
 تو اس کے دوست و دلاور کے گھاتے ایک تار  
 ایسا تو خوف و ہراس کہ میں یہ بات  
 بدوہو میں غلام غلام اس جانب سے  
 کہ قدم اوتھوں سکینے لگاں اس  
 جرات میں اوش خوف نہیں بلکہ اس  
 بدوہو میں اس غلامان سے کہ یہاں  
 لیکن غلامان خضیبان سے پہاڑ گروہ فرض  
 تو اس کے دوست و دلاور کے گھاتے ایک تار  
 ایسا تو خوف و ہراس کہ میں یہ بات  
 بدوہو میں غلام غلام اس جانب سے  
 کہ قدم اوتھوں سکینے لگاں اس  
 جرات میں اوش خوف نہیں بلکہ اس  
 بدوہو میں اس غلامان سے کہ یہاں

در مدح نواب زیر الممالک جلال الدین حیدر شجاع الدولہ بہادر جرجنگ  
 و دفتح کردن بجا فطرت خان

۲۲  
 دیکھا جسے نہ ترک ملک نے بروزگار  
 خاک اونکی پر ہو تو نہ شمر لاوے شامخا  
 مدفون ہوں جس زمین پر وہاں تھکے گویا

آیا عمل میں تیغ سے تیرے وہ کارزار  
 بے سرجوئے ہیں آج یہ سرکش کو کونال  
 سرجنگ اس طرح کی نہ کھائے کہ تیرے جگر

۲۳  
 لیکن غلامان خضیبان سے پہاڑ گروہ فرض  
 تو اس کے دوست و دلاور کے گھاتے ایک تار  
 ایسا تو خوف و ہراس کہ میں یہ بات  
 بدوہو میں غلام غلام اس جانب سے  
 کہ قدم اوتھوں سکینے لگاں اس  
 جرات میں اوش خوف نہیں بلکہ اس  
 بدوہو میں اس غلامان سے کہ یہاں  
 لیکن غلامان خضیبان سے پہاڑ گروہ فرض  
 تو اس کے دوست و دلاور کے گھاتے ایک تار  
 ایسا تو خوف و ہراس کہ میں یہ بات  
 بدوہو میں غلام غلام اس جانب سے  
 کہ قدم اوتھوں سکینے لگاں اس  
 جرات میں اوش خوف نہیں بلکہ اس  
 بدوہو میں اس غلامان سے کہ یہاں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے

خوانِ نعمت نہیں ہے ایک کا یون  
 عیش و عشرت سے بے سدا ساز  
 ہے جو کچھ جس کے ہے اس کی عطا  
 دیکھ کر جس کو خلق بولے ہے  
 پرورش کس کو یون ضعیفوں کی  
 در دولت سے اتناک تیرے  
 کہ قبل جو نظر پڑی تیرے  
 ہے غلا تو محال ہے یہ سخن  
 سب جگہ ہے بلا گزری  
 کہیں سے گردن کے عمر بھر تیرے  
 پھر بے قدر کو جو دے تو قدر  
 کیا عجب ہے تیرے مروت کا  
 عمل و یاقوت کی طرح اس جا  
 دہر میں حسن خلق سے تیرے  
 ہوتے مذکور خلق کے فی الفور  
 جاسے جاتیرے قلم و دین  
 ذرہ خاک کی حفاظت کون  
 سنگ اس عہد میں ہو دیاں پانی  
 آگے تجھ تیغ کے عہد کا اگر

جس پہ تاسو نہ میہاں ہو دے  
 پیر ہو کوئی یا جوان ہو دے  
 آصف الدولہ و لہ جہاں ہو دے  
 تو ہو اور عسر جاو دان ہو دے  
 تجھ سوا زیر سمان ہو دے  
 پہو پہو پشہ تو پہلوان ہو دے  
 وہ بذیل تو نگراں ہو دے  
 حکما کا غلط کہان ہو دے  
 تیرے بخشش سے بحر و کان ہو دے  
 جس پہ یکدم تو مہربان ہو دے  
 قد زانوں میں ارغمان ہو دے  
 جس جگہ نہ ذکا و در بیان ہو دے  
 آفت آتش کے تن میں جان ہو دے  
 خلق طب اللسان جہاں ہو دے  
 دہن خلق عطر دان ہو دے  
 کب تو انا سے ناقوان ہو دے  
 باو متند کے پاسبان ہو دے  
 شیشہ گر کی جہان دکان ہو دے  
 دل پہاڑ آہن استخوان ہو دے

سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے

۹۱  
 حیات سہوا

سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے

سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے  
 سہاؤ اور سب سے بڑا سہاؤ ہے جو کہ اس کے ہاں ہے

کون ہوا میں سن ہو چہ  
خس و آتش ہو جس پہلے دیاں  
راہ چاہدے غافل بد باد سحر  
نیک سے غافل بد باد سحر  
نظر سے دیدار شامین  
آوازش پہ تجھ غضب کی نگاہ

و تلبسته طبع فسران کا ۶  
 تجھ سے آفاق میں موجب مروج  
 نہیں شایان کہ عمر حق مطلب کی  
 اب دعا و و گردن ہوں شکستہ جسے  
 شادی و عیش و عشرت محو ہر روز

کلیات سوره  
۹۲

کیا قلم کو قسم سے ہے منظور  
نور صبح بہار کا غنہ یر  
زلف خجیان چین سے خوبی میں  
ہے بزم قلم کے نقشہ پر عشق  
غامہ نش ادا کیا ہے کیا ہے جسے  
نما اس امر بیچ کرنا ہے  
کہ لکھا جاتا ہے اوسکی مدح  
یہی خواب آصف الدولہ  
ہے تو ان بخشش ناتوان کا وہ  
لے گیا بیل بیل کو پتہ  
نفلہ پیرا جس دم اوسکی تیغ  
اوسکی بخشش کا وصف کیا میں کروں  
سخت پر جیسے نار صبا میں

[illegible][illegible]



مجلس تہذیب و تعلیم کے اجلاس میں شریعت و فہم کے مسائل پر بحث ہوئی اور اس میں مولانا صاحب نے کئی مسائل پر بحث فرمائی اور ان کے حل کی طرف اشارہ کیا۔

مولانا صاحب نے فرمایا کہ جو شخص اس مجلس میں شرکت کرے وہ اس کی شہادت دے گا کہ اس نے اس مجلس میں شرکت کی ہے اور اس کے لئے اس نے اپنا نام درج کیا ہے۔

۹۳  
حیات سودا

مولانا صاحب نے فرمایا کہ جو شخص اس مجلس میں شرکت کرے وہ اس کی شہادت دے گا کہ اس نے اس مجلس میں شرکت کی ہے اور اس کے لئے اس نے اپنا نام درج کیا ہے۔

قسم سودا کے تین درجے فصل سے حق کے توجہ شہادت و جاہ	آمین سب بولیں بندرگان حضور یہ ہے تاحشر خورم و مسرور
قصیدہ در مدح نواب وزیر الممالک سودا و اہل جنوں نے کیا خواجہ خورم	لائی کھراوس طبیب کے ہوشیار اب قصد و مسہل اوسکے لیے و مفید نام
کھنڈے لگا سن اوسکو وہ پوانہ در جواب جو کچھ کہ میرے تن میں اچھا تھا اسکی سال	مجھے میں اہو کو مان یہ تیرا ہے خیال خام عال نے خیر آباد کے بی کر گیا تمام
مسہل طلب کرے ہے غذائی زیادتی کیا سودا اس علاج سے کہہ اوسکے ماسوا	محکو سودا عیب بھی گذرا مہ صیام تا اپنی میں دو اکرون اب کر کے قرض وام
تب اونکے یوں کہا کہ تباہی نہیں در علاج اوسکے حضور عرض یہ کر جسکے سایہ میں	اس درو سے تو پاک شفا ہو جو شاو کام روضعیت پیل سے لے اپنا انتقام

لے وہ کہ تیرے عدل کی نسبت بخاک عالم دینا ہے تیرے عدل میں اعدا دل زبان	نوشتر دان پہ عدل کا گویا ہے اتہام زخم جگر کو سودا الماس التسیام
کیا کیا بھی ہوئے کیا حق نے شکو خلق مذکور حکم کا میں کروں یا بیان خلق	ابناے روزگار کے لئے فخر و احترام یامین تری شجاعت و ہمت اب کلام
تیرا ہی بار عالم ہے لے صاحب وقار اوسے نسیم اگر کہیں خلق سے تیری ہ	کشتی خاکدان کا جو پانی پہ ہے قیام خوشبو جہانور کا ابد تک ہے مشام

مولانا صاحب نے فرمایا کہ جو شخص اس مجلس میں شرکت کرے وہ اس کی شہادت دے گا کہ اس نے اس مجلس میں شرکت کی ہے اور اس کے لئے اس نے اپنا نام درج کیا ہے۔

اس کا نام ہے کہ جو وہ عطا اس جناب کی  
 و یہاں جو میں صرف پہنچ کے اپہین سے  
 اس گنج بخش خلق میرا ہے جو نہ  
 سو و اس اب جنوشتی کہ جانا اب ہوتا  
 تابدہ جب تک لفلک ہو دین نہ فرماہ  
 دینا ہو اور تو ہو آہی بخیر می +

اور انہی میں مہابت و منت کروں مہام  
 اس اندھی کے خوش ہو جنت سے تک طعام  
 گریہ و احضور تیرے کقدر سے کام  
 اس نظم کا تو کہ بد سالیہ اختتام  
 تاجلوہ گر زمین بھجان صبح اور شام  
 تیرے نصیب حیا مے ہمیشہ بزم

در مدح نواب وزیر الممالک صف الہ ولہ بہادر رستم جنگ  
 تیرے سایہ تلے ہے تو وہ مہبت ۲۸  
 نام تن پیل کوہ پیکر کے  
 سحر صولت کے سامنے تیرے  
 تیری ہیبت سے نہ فلک کو تلے  
 نکلے کی طرح بل نکل جاوے  
 دیکھ میدان میں تجھ کو روز نبرد  
 گنگناک پا کر غنہ تیرے ہی +  
 آوے بالفرض سامنے تیرے  
 تن کا اونکے زرہ میں ہو چون سال  
 شمشیر پیرا اگر تیرے ہی قلع  
 فزون پر جب عدو کے وہ ہتھے  
 گرے تجھ تیر کا جہان پیکان  
 پش کر جائے دیو دوسے اوطاف  
 یہ چلین جو سے شیر ہو گردنت  
 سامہ ہی بھول جائے اپنی پڑہنت  
 کا بچی ہے زمین کے بیج گزنت +  
 تیرے آگے جو وہ کرے اگر منت  
 منہ پہ راون کے بچول جا بمنت  
 داب کر دم کسک چلے مہوننت  
 روز پہچا کے سور یا سادنت  
 مرغ کے دام میں ہو چون پھر کنت  
 گاہ سے کوہ تک ہو سب مسمنت  
 زہ فلک بولی اور ملک حسنت  
 قوت بازو سے تیرے سر کنت

اس کا نام ہے کہ جو وہ عطا اس جناب کی  
 و یہاں جو میں صرف پہنچ کے اپہین سے  
 اس گنج بخش خلق میرا ہے جو نہ  
 سو و اس اب جنوشتی کہ جانا اب ہوتا  
 تابدہ جب تک لفلک ہو دین نہ فرماہ  
 دینا ہو اور تو ہو آہی بخیر می +

در مدح نواب وزیر الممالک صف الہ ولہ بہادر رستم جنگ  
 تیرے سایہ تلے ہے تو وہ مہبت ۲۸  
 نام تن پیل کوہ پیکر کے  
 سحر صولت کے سامنے تیرے  
 تیری ہیبت سے نہ فلک کو تلے  
 نکلے کی طرح بل نکل جاوے  
 دیکھ میدان میں تجھ کو روز نبرد  
 گنگناک پا کر غنہ تیرے ہی +  
 آوے بالفرض سامنے تیرے  
 تن کا اونکے زرہ میں ہو چون سال  
 شمشیر پیرا اگر تیرے ہی قلع  
 فزون پر جب عدو کے وہ ہتھے  
 گرے تجھ تیر کا جہان پیکان

اس کا نام ہے کہ جو وہ عطا اس جناب کی  
 و یہاں جو میں صرف پہنچ کے اپہین سے  
 اس گنج بخش خلق میرا ہے جو نہ  
 سو و اس اب جنوشتی کہ جانا اب ہوتا  
 تابدہ جب تک لفلک ہو دین نہ فرماہ  
 دینا ہو اور تو ہو آہی بخیر می +

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





ازل سے منشی ہوا سپہ نگار کیا ہے حلال  
 ولیک سختی طالع میری ہے سنگ ساق  
 توجہ رخ بنو فری کو کبھی ستر کرنا مشاق  
 اگر نایاب آہر سے ہے تیرے نفاق  
 جہانیں اہل جہان جسکے مورد اتفاقات  
 زبان پہ ہے میرے سن لکھانے آفات  
 سبب ضعیفی کی طاقت جوئی میری طاقت  
 نہیں جو تکرار آؤ نہیں بکار سیاق  
 کہ چون کہان کا قہر نہ رہے قاتل خان  
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یاق  
 چون نخیاب مدو کی جوید و تیرتی فاق  
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق  
 بیان میں ہے قاتل زیر کتبہ روات  
 گئے میں کرتے پانکھش ہاتھ میں ہو چاق  
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو حلال  
 کہوں معاش بسرا میں یہ قوم و طاق  
 بے پروا میری جس سے زیر کھنڈ روان  
 ہزار طرح کی نعمت ہواں مشک و قاق  
 نہ سو کھکھوں طرح میرزا رفیع کے قاق

جو کچھ کہ دولت دینا تھی میرے حصہ کی  
 میں از قبیل جواہر ہوں باز زیر فلک  
 کروں ہوں گشت میں جس گار میں پنجم امید  
 کہا یہ سکنے اسی پر عقل نے اے یار  
 دلوں کا درد کا سامع حسن و شامان ہے  
 چنانچہ کرتا ہے تعلیم پر عقل عینش  
 دیا ہے قوت اعضا نے دلوں میرے جواب  
 سپہ گری میں تو گدڑا سر شہاب کا عالم  
 جواہر ہوں اس پہ کباب تو بندہ سلطان  
 جو دست و پائی نہ سائے جی زینت  
 سوا ہے میں تیغ زبانت اور تیغ کی تیغ  
 سلامتی میں تو اپنے رواج کچھ مجھ پر  
 پھر اگر دشمن لیے پشت استخوان اپنے  
 سوا تو اس سے بھی نوبت گدڑ گئی ہو کر  
 سپرد جنگ ہے سر رشتہ سبکی حرم کا  
 سو طالب ملتے ہیں حرم کا اینہیں جس سے  
 عوض میں مجھے اس نقدی کی تو اب گاہ  
 یہ ایسا گاؤں کہ جس سے بروی دسترخوان  
 پیکر نو علی خان ہوں کھاکے میں مر

ازل سے منشی ہوا سپہ نگار کیا ہے حلال  
 ولیک سختی طالع میری ہے سنگ ساق  
 توجہ رخ بنو فری کو کبھی ستر کرنا مشاق  
 اگر نایاب آہر سے ہے تیرے نفاق  
 جہانیں اہل جہان جسکے مورد اتفاقات  
 زبان پہ ہے میرے سن لکھانے آفات  
 سبب ضعیفی کی طاقت جوئی میری طاقت  
 نہیں جو تکرار آؤ نہیں بکار سیاق  
 کہ چون کہان کا قہر نہ رہے قاتل خان  
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یاق  
 چون نخیاب مدو کی جوید و تیرتی فاق  
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق  
 بیان میں ہے قاتل زیر کتبہ روات  
 گئے میں کرتے پانکھش ہاتھ میں ہو چاق  
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو حلال  
 کہوں معاش بسرا میں یہ قوم و طاق  
 بے پروا میری جس سے زیر کھنڈ روان  
 ہزار طرح کی نعمت ہواں مشک و قاق  
 نہ سو کھکھوں طرح میرزا رفیع کے قاق

ازل سے منشی ہوا سپہ نگار کیا ہے حلال  
 ولیک سختی طالع میری ہے سنگ ساق  
 توجہ رخ بنو فری کو کبھی ستر کرنا مشاق  
 اگر نایاب آہر سے ہے تیرے نفاق  
 جہانیں اہل جہان جسکے مورد اتفاقات  
 زبان پہ ہے میرے سن لکھانے آفات  
 سبب ضعیفی کی طاقت جوئی میری طاقت  
 نہیں جو تکرار آؤ نہیں بکار سیاق  
 کہ چون کہان کا قہر نہ رہے قاتل خان  
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یاق  
 چون نخیاب مدو کی جوید و تیرتی فاق  
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق  
 بیان میں ہے قاتل زیر کتبہ روات  
 گئے میں کرتے پانکھش ہاتھ میں ہو چاق  
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو حلال  
 کہوں معاش بسرا میں یہ قوم و طاق  
 بے پروا میری جس سے زیر کھنڈ روان  
 ہزار طرح کی نعمت ہواں مشک و قاق  
 نہ سو کھکھوں طرح میرزا رفیع کے قاق

ازل سے منشی ہوا سپہ نگار کیا ہے حلال  
 ولیک سختی طالع میری ہے سنگ ساق  
 توجہ رخ بنو فری کو کبھی ستر کرنا مشاق  
 اگر نایاب آہر سے ہے تیرے نفاق  
 جہانیں اہل جہان جسکے مورد اتفاقات  
 زبان پہ ہے میرے سن لکھانے آفات  
 سبب ضعیفی کی طاقت جوئی میری طاقت  
 نہیں جو تکرار آؤ نہیں بکار سیاق  
 کہ چون کہان کا قہر نہ رہے قاتل خان  
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے یاق  
 چون نخیاب مدو کی جوید و تیرتی فاق  
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق  
 بیان میں ہے قاتل زیر کتبہ روات  
 گئے میں کرتے پانکھش ہاتھ میں ہو چاق  
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو حلال  
 کہوں معاش بسرا میں یہ قوم و طاق  
 بے پروا میری جس سے زیر کھنڈ روان  
 ہزار طرح کی نعمت ہواں مشک و قاق  
 نہ سو کھکھوں طرح میرزا رفیع کے قاق



موسیٰؑ سے اودھم کسے گزار دے  
اودیٰ فیض سے تن کے لیے جانتا  
آؤ اس کے پوچھتے ہو غیبت میں رہو  
یہ دم کی جہری جہری کج بختیوں  
دیکھ کر اودیٰ تن کی برکتیوں  
اخراجہ بخندین جہاد کے یہ سب

یہ سنکے دیکھ کر کچھ میرے متحدہ کو یوں کہا  
 دین بنی میں ہے تو ابھی باندھ کر نہ ہے  
 اب جرم کو خزان کی جو پوچھے تو پیش خلق  
 ملک شہم منصفی سے تو اعمال او سنکے لیجھ  
 نانا کو جسکے پوچھو تو اکب بزاق کا \*  
 بدخواہ دولت الہی کا پوچھو جو کوئی شخص  
 آخروہ اس گھر انکا ہذا ہے زر خرید  
 ایسا یہ خاندان ہے کہ نہ پشت نہ ناک  
 رکھے جہان کے داغ غلامی جب بیناد  
 اثبات تنہیہ جرم نہیں سکاب تلک  
 یکبار من گر گرسے طوطی یزید پر \*  
 لیکن یہ دیکھیو کوئی دکو بضر بکفش  
 سنکر غرض یہ بیک صباست میں یوں کہا  
 کہنے لگا کہ تجھے تعجب ہے یہ سخن \*  
 یہ رمز اتلک نہیں سمجھا ہزار حیف \*  
 یعنی وہ سیدت دولہ پہلو کر دسکی تیغ

جب میں سنا زبان صبا سے پیام پاک	
و میں پڑا یہ طلع رنگین آبِ حار	
دیوے ز قیر غم سے گلشنِ مین گر بہار	پھول کو کو آب و رنگ کا لینا ہونا گوار

[illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

اعلانِ اسمان کہ میں نام کی کنج میں سے  
 ہے دل کو برفین کہو لفظوں کی جاس نہ  
 لیکن ختم سے خاک قدم کی ترس نہ  
 اس گفتگو سے دیکھیں یہ سودا کی لیند  
 یا غفلت سے خبیثے یاد رس  
 مثالِ ستم سے دیوانہ سبک سید  
 کسے نہ خونِ نجاتی ادا سکا کام  
 ہندوستان کے تو بہت ہندوستان شہر  
 بیٹھے ہمارے اس سداوت میدان جنگ  
 قصیدہ

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

میں نے اپنے ہر شعر میں  
 ایک نیا رنگ اور ایک نیا  
 جذبہ پیدا کیا ہے جس سے  
 ہر دل کو اپنا گھر بنا لے  
 سکتا ہے۔

بعد صد سنت و ساجت کے  
 میر مجلس کی تاب و طاقت کیا  
 شعر اپنا پڑھیں جو ادو لکے حضور  
 ایک کہتا ہے یہ توار د ہے  
 خلق کو انتظار کش کر کے  
 درد کس کس طرح ملا تے ہیں  
 اور جو احمق ادیکے سامع ہیں  
 جیسے سجان من پرانے پر  
 کوئی جو تپتے ہے عالم میں  
 شمع و تقطیع ادیکے دیوان کی  
 اس میں بھی دیکھے تو آخر کار  
 اتنی کچھ شاعری پر کرتے ہیں  
 غرض اس جنبش کے تئیں سکر  
 کہا سو داکو ان بزرگوں نے  
 اور جو ہوس بھی تو لایں ہے  
 ہے وہ مداح ایک ایسے کا  
 لیکن نواب سیف دولہ سدا  
 رخصت جو دست سے جبکہ  
 پختہ آفتاب ہے جس طرح

جاوین گریہ شاعرے میں کہیں  
 کرے تکلیف شعر ادیکے تنیں  
 کر کے سرگوشی بکیر و وہیں  
 دوسرا بولی ات سے تکلیف  
 بکیر و مصرع پڑھیں جو آپ کہیں  
 کر کے آواز منحنی و حسن  
 و مبدم اون کو یوں کرے تحسین  
 لڑکے کتب کے کہتے میں آمین  
 فو کس پیہر کا ہے ادیکے تئیں  
 جمع ہووے تو جیسے نقش نگین  
 یا توار د ہوا ہے یا قلم سین  
 بیخ در کون آسمان و زمین  
 ہو کے بے اختیار بولے وہیں  
 مت گنوں او سکا ہے یکب آئیں  
 فخر کرنا مجھے ہے اوسکے تئیں  
 مست جاہ جبکہ عرش تیرین  
 جبکی شہر و فرہ و دشمن دین  
 دامن خلق کا ہے یہ آمین  
 بہرہ ور ہو ہمیشہ رو سے زمین

میں نے اپنے ہر شعر میں  
 ایک نیا رنگ اور ایک نیا  
 جذبہ پیدا کیا ہے جس سے  
 ہر دل کو اپنا گھر بنا لے  
 سکتا ہے۔

۱۰۳  
 حیات سواد

میں نے اپنے ہر شعر میں  
 ایک نیا رنگ اور ایک نیا  
 جذبہ پیدا کیا ہے جس سے  
 ہر دل کو اپنا گھر بنا لے  
 سکتا ہے۔

میں نے اپنے ہر شعر میں  
 ایک نیا رنگ اور ایک نیا  
 جذبہ پیدا کیا ہے جس سے  
 ہر دل کو اپنا گھر بنا لے  
 سکتا ہے۔

[illegible]

مستجاب ہوئے  
 شمع کے دھونیں سے  
 جہان نازان کی اوسکے منظر پر  
 نور اوسکے پاس پہنچے اوسے تو پہلوں ہو  
 قوسید اوسکے فکا دریا ہو  
 بیست سے دن بدن وہ چون بدلتا ہوا ہو  
 میدانیں جیسے گڑا ہوا ستارے وہ پہنچے  
 مطلقہ کو حق اوسکے ہر جہان کی کان ہو  
 نذر اپون ایک اوسکے میں ہر سکہ و خاک  
 ہر سکہ سے خاک دھونیں اوس سے جہاں جہاں ہو  
 ہر کلمہ کا کیا تاؤں غنیمت شیر کا مین اوسکے

کل حرص نام شمعے سمو واپہ ہریان ہو  
گواشنی روپے کی خواہش ہو تیری دلین  
محل گاہ کی ہوئے تھکوا اگر تہا  
عمدا تو اس قدر ہو سہ کار پیچ تیسری  
جاہ و جلال یہاں تک دیوے تجھ زمانہ  
گر ملک چاہتا ہو تو تخت پیچ تیسری  
اگے تو کیا کہوں میں دل چاہتا ہوں تیرے  
سکر یہ حرف بولا سمو واکہ قدر و تہ  
یہ تو تیرے میں اتنے آفاق میں کہ جنگو  
محل گاہ جو جو پتھر میں اور پانی د  
عمدہ تودہ کوئی ہے نزدیک فہم جسکے  
نام کو سے بہتر دنیا میں کیا نشان ہے  
ملکوئے سرزمین سے حاصل ہی ہو آخر  
ارض سا کا ہونا قبضے کے پیچ اپنے  
جو کچھ کہا ہے تو نے یہ محکوب مبارک  
دیکھے ہے جسکے جلوہ پاکیزہ ملتون کی  
جو مرتبہ جا نہیں ہے بے نیاز یوں کا  
یہ وضع اللہ باری رکھتا ہے وہ کہ جسکا

کلکات سودا  
۱۰۴

*(Faint handwritten notes at the bottom of the page)*

۱۔ اے نبی کریم ﷺ! میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنی قوم پر بھیج دوں تاکہ تم ان کو بتاؤ کہ میں نے ان کو کون سا دین عطا کیا ہے۔  
 ۲۔ اے نبی کریم ﷺ! میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنی قوم پر بھیج دوں تاکہ تم ان کو بتاؤ کہ میں نے ان کو کون سا دین عطا کیا ہے۔  
 ۳۔ اے نبی کریم ﷺ! میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنی قوم پر بھیج دوں تاکہ تم ان کو بتاؤ کہ میں نے ان کو کون سا دین عطا کیا ہے۔  
 ۴۔ اے نبی کریم ﷺ! میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنی قوم پر بھیج دوں تاکہ تم ان کو بتاؤ کہ میں نے ان کو کون سا دین عطا کیا ہے۔  
 ۵۔ اے نبی کریم ﷺ! میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تم کو اپنی قوم پر بھیج دوں تاکہ تم ان کو بتاؤ کہ میں نے ان کو کون سا دین عطا کیا ہے۔

اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ  
 سنہ طاعت شریف سے کیا گیا ہے  
 گزشتہ سال سے اس کے لئے  
 اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ  
 سنہ طاعت شریف سے کیا گیا ہے  
 گزشتہ سال سے اس کے لئے

جو ان روح دوڑتی ہو رگ جانکی ہست کو  
 شفاف یوان نلک ہیں کھانکھانک شیشے  
 آوے نظروہ جون رل یاقوت جو بہو  
 کوئی سیاہ ست پڑا ہو کسار جو  
 کیفیت بہارے زاس کے غنچہ کو  
 مستی میں چیت کے جاربے ساغرتہ بہو  
 وٹان موزیم بہا بہن آدین جو سہر کو  
 مستی سے وہ چلین کر دو راہ ہر ایک جو  
 جو عامو باغ سے کراو سکی گفتگو  
 اوہیں بست خان بہا ورو اور تو  
 غیر از شمار دتوبہ ندکھیا کوئی کبھی  
 تاثیر جون دوا کی پہونچتی ہو درد کو  
 عالم کے دل کی اوہ سے نکلتی ہے آرزو

جو جی کو چہ چمن کے روان یون ہلو ککاب  
 کنکر ہر ایک جو میں جھلو کو فرے آب کے  
 جلوہ اوخو نہیں ہو جو رگ گلکے عکس کا  
 یون جلوہ گر بہ سرو کا سایہ کہ سطر ج  
 موزیم جہا فصل کا آس بھرا ہے  
 یون ہو لکڑی اوہیں کہ جون نکلی پائتہ  
 پی پی شراب سرش جوانان سنبھام  
 باہم گامین ڈال کے باہن رنگ تاک  
 القصہ کے خوبی نے تاثیر سے کہا  
 بوسے کہ مدعا تو یہی ہے کہ تا ابد  
 اس میکہ میں فیض سے جسکے شاکہ حال  
 مطلب کو اس طرح سے وہ پہونچتی غفلت کے  
 کیسے گر نکالے تھا حاتم کہہ تو کب

اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ  
 سنہ طاعت شریف سے کیا گیا ہے  
 گزشتہ سال سے اس کے لئے  
 اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ  
 سنہ طاعت شریف سے کیا گیا ہے  
 گزشتہ سال سے اس کے لئے

۱۰۶

پہونچے تھی جھکو باہ ششمالی کبھی کبھی  
 چاہے کہ آب رفتہ ہے آوے بوی جو  
 ہم آتشی مزاج ولبیارتند خو  
 دیکھا جو میں تو ہے وہ عجب یک مقام ہو

طوق کی تر سے نکھت سنبھل میں دیکے جو  
 پانی بہت چمن میں ملے اپنی تشنگی  
 اپنا جنون نہاد بہار سے ہو بار  
 جس شفت میں بہانہ دن سودا کی ہوا

اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ  
 سنہ طاعت شریف سے کیا گیا ہے  
 گزشتہ سال سے اس کے لئے  
 اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ  
 سنہ طاعت شریف سے کیا گیا ہے  
 گزشتہ سال سے اس کے لئے

اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ  
 سنہ طاعت شریف سے کیا گیا ہے  
 گزشتہ سال سے اس کے لئے  
 اور اس کے لئے وہ دنوں کا ایک ایک لمحہ  
 سنہ طاعت شریف سے کیا گیا ہے  
 گزشتہ سال سے اس کے لئے

جو ہر میں تیرے تیغ کے کیا کیا بیان کر دیں  
 اکثر ہوا ہے یوں سرا عدد کو کاٹ کر  
 انقصہ میں کسی کا سر عافیت کھی سے  
 دریا دل اس قدر ہے کہ جگ میں تمام خلق  
 حرف سوال پہونچنے پاوی نہ لب تلم  
 یہاں شہر شاعر سے ادا ہونہ حق موج  
 اس نظم سے غرض نہیں مدح و ثنا میں  
 سودا کر سے ہے ختم دعائیں پر سخن  
 تازی آسمان ہوا زمانہ میں صبح و شام  
 روشن ہو تیرے دوست کا شہر شاعر عشق

شرمندہ ہو جمال میں حرا و سکے و برہ  
 جو ہر میں تیرے تیغ کے کیا کیا بیان کر دیں  
 اکثر ہوا ہے یوں سرا عدد کو کاٹ کر  
 انقصہ میں کسی کا سر عافیت کھی سے  
 دریا دل اس قدر ہے کہ جگ میں تمام خلق  
 حرف سوال پہونچنے پاوی نہ لب تلم  
 یہاں شہر شاعر سے ادا ہونہ حق موج  
 اس نظم سے غرض نہیں مدح و ثنا میں  
 سودا کر سے ہے ختم دعائیں پر سخن  
 تازی آسمان ہوا زمانہ میں صبح و شام  
 روشن ہو تیرے دوست کا شہر شاعر عشق

قصیدہ ورنصایح فن شعر و طعن بر شاعری و در مدح مہربان خان

جب کہے مور و تخمین میں اکثر اشعار  
 لے سپر چار نصاب میں کردن ہوں انکو  
 میں جو خاقانی و فردوسی و ستہ می شہور  
 و آ تا یہ کہ مجالس میں زبان و انون کے  
 سخن ایسا نہ ہو سرزد کہ دل ماوس کا پیویم  
 دو بی یہ جو تو چاہے کہ نہ مجھسا ہو کوئی  
 شہر تخمین پہ بھی نادران کے نہ پڑھیں کیا

جلد میں وہ طبیعت محبوب تند خو  
 کتنے ہیں جسکو ہے وہ ہنور کی آرد  
 میدان کارزار سے تینے لیا ہے گو  
 آوے ہے روز رزم وہی تیرے روز  
 بحر سخا کی سمجھے ہے تجھ کو ہے آرد  
 موج گہر پہونچتی ہیں سایل کے تالگو  
 تن پر اگر زبان ہو بجائے ہر ایک ہو  
 ہے ترے ذکر خیر کی اپنی زبان کو خو  
 لایں تیری شمشیر کے نہیں ہے گفتگو  
 اپنی ہے یہ جناب آہی سے آرزو  
 بدخواہ کے نصیب نہو روز خوش کہجو

۱۰۷  
 حیات سودا

یوں تو سمجھو کہ ان شاعری کی مدح و ثنا  
 جو ہر میں تیرے تیغ کے کیا کیا بیان کر دیں  
 اکثر ہوا ہے یوں سرا عدد کو کاٹ کر  
 انقصہ میں کسی کا سر عافیت کھی سے  
 دریا دل اس قدر ہے کہ جگ میں تمام خلق  
 حرف سوال پہونچنے پاوی نہ لب تلم  
 یہاں شہر شاعر سے ادا ہونہ حق موج  
 اس نظم سے غرض نہیں مدح و ثنا میں  
 سودا کر سے ہے ختم دعائیں پر سخن  
 تازی آسمان ہوا زمانہ میں صبح و شام  
 روشن ہو تیرے دوست کا شہر شاعر عشق

کہہا اوستاد نے مجھے میرے سکر اشعار  
 کر کے تحویل دل اپنے تو کہا کر اشعار  
 کیا عجب ہے کہے او نے جو برابر اشعار  
 تیرے لگے جو چڑھے کوئی سخنور اشعار  
 گو ہوا تیغ زبان کا تیرا جو ہر اشعار  
 شہرے میرے کیسے نہوں برتر اشعار  
 پڑھیں انکی تو نفرین پہ کر کر اشعار

[illegible]





تکلیفات سودا  
۱۱۰  
بوی به دولت صاحب  
برایک نفر خانین  
بازرگانه  
مطالع  
کین اولین به  
کین اولین به  
کین اولین به

اب اساتذہ نے یہ کہہ کر لوگوں پر چڑھنا ہے  
 دعوے نہ کرے کہ میرے پیروں میں زبان ہے  
 بین حضرت رسولؐ و آئمہ کبارؑ ہے  
 ائمہ اربعہؑ کی کتابیں حضرت  
 ائمہ میں کہاؤں کہ اس کی جہاں ہے  
 آرا میں کہتے کہ غاموش رہ جا  
 شکر کہ کشتہ تو شمشیر کی جھلکی  
 اس میں ناصر ہو نہ کہ کسی دھکی  
 کیا کیا میں جانوں زبانہ کی جھکی

۱۵۱

رخت سربستہ بجز لطن نیانی ابلک  
بن سانی تنگیا چلتے مین پاؤں کی دھمک  
ایک شوہر ہے تو ایک یار بلاشبہ شک  
پارچہ نان کا پہونچا نہ کبھی زیر فلک  
واسطے اس کے معیشت کی مقرر صحت  
جد و آبائی سند پر ہے تیرے جھڑوک  
زندگی خرچی کو خپل سکتی بن اسکے دست  
کپتانی کے ہو سپردانی کے جن پائس  
ہوئے بالغ جو لگے تیرے بزرگ دلوں تک  
وہ عمل جس سے کہ لرزے زما تا بہ ہمک  
صورت سلک گہر پہونچی ہو نہایت تک  
لعن کیے مین اوستے فرش سے اور تنگ  
پسر اپنے کا وہ ہم زلف ہوا سے مردک  
نانا جسکے ہے نواسے کا خسر ہے لاشک  
ہر گھڑی دلوں چاکر ہے بھیتیم یہ لپک  
نہیں دامود جوہ ساس سے جاوی نہ نامک  
سرو کی چوب سے جھلجھلکے ہے دیک  
جن بھیتیم کے ہے چہرہ پہ چو اینکا نامک  
اسکی غالب چہرے ہے رات کو بھابھو خشک

قصبات سودا

[illegible]

اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی طرف سے ہر ایک کو توجہ دینی چاہیے، لیکن اس کی وجہ سے ہر ایک کو ہراساں نہیں کرنا چاہیے۔



[illegible]

Handwritten Persian text in a cursive script, likely from a manuscript or document.

لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا

دہلی تک آن پہنچا تھا جس دن کہ مرثیہ  
 مرثیہ سے کوئی کوئی اور آیا ہے گھر میں بیٹھ  
 باچارہ ہو کے تب تو بندھا یا میں یاد نہیں  
 جس شکل سے سوار تھا اوس دشمن کیا کہوں  
 جاکر تھے وہ نو ہاتھ میں پکڑی تھا ہتھکڑیاں  
 آگے سے تو بڑھ اوسے دکھائے تھا پس  
 سرگز وہ اس طرح بھی نہ لانا تھا رو ہراہ  
 اس شنگہ کو دیکھ ہوئے جمع حاضر عام  
 پیسے لگا دیکھتا ہوسے بہ روان  
 میں کیا کہوں غرض کہ ہر اک اوسکی گل دیکھ  
 کہتا تھا کوئی ہے بڑکے نہیں یہ سب  
 کہتا تھا کوئی مجھے ہوا مجھے کیا گناہ  
 کہنے لگا پھر گئے اوس اجماع میں کوئی خضر  
 سمجھوں ہونیں تو یہ کہ سیاہی کبھی میں  
 اس شخصہ میں تھا ہی کہ گناہ ایک نہ  
 وہ جی کھا کر گدھے اوسدن کو تھی گم  
 ہر ایک نے اوسکو اپنے گدھے کا خیال کر  
 ہوا یہے کشش ہوا اوس آن موج زن  
 بددیشی اوسکی دیکھ کے کہ خرس کا خیال

مجھے کہا نقیب نے آگے ہر وقت کار  
 ہو کر سوار اب کرو میدان میں کارزار  
 بیتار باندھ کر میں ہوا جا کے پھر سوار  
 دشمن کو بھی خدا نکرے یوں لیل و خوار  
 ایک تک سے پاشنہ کوسرے پاؤں تھوٹکار  
 خیمے نقیب بلکے تھا لالچی سے مار مار  
 ہلتا تھا زمین سے مانس کو ہسار  
 اکڑے دروہین سے کہتے تھے یوں پکار  
 یا بار بان باندھ یوں کے دو خستیا  
 تیغ زبان سے کاٹ کے کرتا تھا گل شاہ  
 کہتا تھا کوئی میگا ولایت کا یہ حمار  
 اگتوال نے گدھے پہ بچھے کیوں کیا سوار  
 مرکب نہ یہ گدھانہ یہ راگب گناہ گار  
 و این چلے ہے سیر کو جو سیر غ پر سوار  
 فتنہ کو آسان کیا مجھے پھر دو چار  
 اس باجو کیوں کیا وہ نوں نے وہان گذار  
 پکڑے تھا دہلی کان تو کھینچے تھا دم کھا  
 تھا عنقریب ڈوبے خفت سی کیا بار  
 اوسکے بھی وہان تھے جمع تماشہ کوئی شمار

لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا

۱۱۵  
 حیات سودا

دہلی کو لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 دہلی کو لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 دہلی کو لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 دہلی کو لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا

دہلی کو لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 دہلی کو لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 دہلی کو لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا  
 دہلی کو لکھا تھا تو فنا کے سوا کچھ نہیں تھا





و اعطیہ و غلطی کہ تاثیر حرف او +  
 لاریب پیچ خسانہ بود خانه خدا  
 هر کس در آن مقام دو رکعت نماز خواند  
 هر که دو کعبه گشت کند و کلام سو +  
 سعو و اگر کسی بقسم گوید این سخن +  
 شخصی که واقف است نشان بزرگیش  
 بودم درین خیال در آنجا که فلک همراه  
 تا که سجده از پے تاریخ حاجی

سدره صعوبت فردا است محشر است  
 کاخا گداود شاه بیک سجده هه سر است  
 فردا باو ثواب دو صد حج اکبر است  
 زمین و چه مرغ قبله ناسخت مضطر است  
 در رتبه آن گلکان ز حرم پایه کمتر است  
 او را که از زبان کس این حرف باور است  
 با کعبه بن روان مقدس برابر است  
 سرانهاد و گفت که از کعبه بهتر است

و اعطیہ و غلطی کہ تاثیر حرف او +  
 لاریب پیچ خسانہ بود خانه خدا  
 هر کس در آن مقام دو رکعت نماز خواند  
 هر که دو کعبه گشت کند و کلام سو +  
 سعو و اگر کسی بقسم گوید این سخن +  
 شخصی که واقف است نشان بزرگیش  
 بودم درین خیال در آنجا که فلک همراه  
 تا که سجده از پے تاریخ حاجی

تتمت

بسم الله الرحمن الرحيم

منشی اول در تصنیف پیشتر که بزرگ و بطور باقی نامه دیگر حکایت شیخ و دعای پادشاه

میرادل نام پادشاه که به شیدا  
 بهی ہے آب و رنگ اپنے چمن کا  
 چمن میں ذکر سے اوس کے ہے تفریح  
 یہ جلو چمن کا ہے گل میں اوس سے  
 دلوں کا عاشقوں کے محرم راز  
 کہیں نور چراغ خسانہ ہے وہ  
 کو کے دل میں پاتا ہوں اوس سے وہ

کیا ہے تجھے حسن و عشق پیدا  
 و جی مہی ہے طوطی کے سخن کا  
 گلون کو دانہ شبنم ہے تسبیح +  
 اثر ہے نالہ بلبل میں اوس سے  
 او او ناز کا خوابان کے دمساز +  
 کہیں سوز دل پروانہ ہے وہ  
 کسی سینے میں تاثیر دم سرد +

کلیات سودا  
 ۱۱۷

منشی کفر دین میں ہو سکافون  
 جن کی عقل کی پادشاهی +  
 گردن بکود وین سے شادی +  
 اسے دوشن میرا کو باو +  
 گردن بران چون پروانہ مہی +  
 منشی کفر دین میں ہو سکافون  
 جن کی عقل کی پادشاهی +  
 گردن بکود وین سے شادی +  
 اسے دوشن میرا کو باو +  
 گردن بران چون پروانہ مہی +

منشی کفر دین میں ہو سکافون  
 جن کی عقل کی پادشاهی +  
 گردن بکود وین سے شادی +  
 اسے دوشن میرا کو باو +  
 گردن بران چون پروانہ مہی +  
 منشی کفر دین میں ہو سکافون  
 جن کی عقل کی پادشاهی +  
 گردن بکود وین سے شادی +  
 اسے دوشن میرا کو باو +  
 گردن بران چون پروانہ مہی +





[illegible][illegible]

اُجھکا دے غم میں ساقی شید شہ سے  
 کہ آہم بچا ہے وقت یادہ نوشی  
 خروش و جوش مرغان چین کا  
 اوتھا کر جلد کھ کا نہ ہے پہ طینہ  
 تیرا کا نا وہ پی کر ساغریں  
 جو بولے غیب تھ توڑا و سکا  
 سخن اس وقت الکا بے محل ہے  
 کہ ہے دیکھ کر ابراس ہوا کو  
 کریم اپنے کو میں کر لون گا راضی  
 سنے ہے ساقیا ملک آن کر یہاں  
 نکمے سے دست فدن بند کا رنگ  
 یہ مستی کو گھٹا کے ملک نظر کر  
 زبس باد بہاری میں نشا ہے  
 گل محفل پہ بیداری ہے نایاب  
 گھٹے داؤدی کے غنچہ چین میں  
 اوتھا سکتے نہیں سر ہے یہ عیس  
 قبا گل چھاڑتی ہے ہو کے سرشار  
 جھکا دیتا نہیں بارش شراخ  
 ہوا سے شاخ گل یون بھوتی ہے

۱۲۰  
دسمبر ۱۹۷۸ء

ہوا کی ایک پٹھان تامل کے کہ تو باج  
رودت ہی سنگ لے تختہ پر د  
کہاؤں میں ہے انصاف سے دور  
ری ظالم تو اس ہوا میں جھک کر  
سکے تو اس پرش آب سے  
پاک و زاب عشاق لب  
بسان دیدہ سیراب فیاض  
نونا بہار کی روضہ تاب  
نونا بہار کی روضہ تاب

مہون

کہ ہے وہ کچن داؤدوی کے انبیق  
پت نکا جام شہد بت اُٹھ ہو  
کرے لیا داکتا تھا غلام  
ایا بت ہنس سوہ اکو پلج  
لیا ایسے کو ہم دیک کے دو بات  
کیا دونوں نے لکھ لکھ اور  
کہتے وقت سحر لیجے رہ دین  
اوت ڈالو پشست بارہ ہوا  
کرین مرکب پیشیں واپس سواری  
سجے آپ حضرت اسکا کیا ذکر  
حرم کو سر سے چٹا سے سبابت  
غلامان ان کے جب تب بٹکے ناچار  
مرید ابن کے ہوئے گرد آئے کب  
عصا کوئی کوئی لے ہو پھیل اتھ  
کوئی حضرت کے آگے کوئی دنبال  
چلا سلوات پرعتا شاد وغور  
پہنہ پاوسہ سودا اٹھ  
کہ شیطان نے کیے تراق دینے  
وہ پونجے کرتے حضرت کے قد سب

مخوذ کی صدا سننے سے رکھ نہی  
 گئے گا تو سخن یہ سب اجہ منظور  
 اگر یہ بات سیری تین خانے  
 فرض اسکی کمان تک کیجیے شہرت  
 نہیں یہ بات خالی از کرامات  
 پھر اوسکے بعد سامان معنیہ کر  
 یہ منہر مایا کہ مرکب پہ کر وزین  
 جو اسباب سفر ہے کہ کے طیار  
 انا سودا ہے ہم غم میں جویاری  
 وہ بولایون سواری کامری فکر  
 چلاگو پاؤن میں بہر زیارت  
 بہت فرما ہے اوسکو تکرار  
 سوار اپنے ہوئے مرکب پہ یہ جب  
 اوشاہر ایک کے عہدے کو ہوئے مام  
 کوئی لے پکیدان اور کوئی دمال  
 مصلحا کوئی سر پر رکھ کے اوسدم  
 بوضع خویش اوس مجمع کے اندر  
 غرض دور چار کین تعین سفر لیں  
 رہی جب پانچوین منزل لگی کوس

حیات سودا

کمالیہ کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے جس میں کمالیہ کے قواعد و ضوابط اور اس کے فائدے بیان کیے گئے ہیں۔

کمالیہ کے قواعد و ضوابط اور اس کے فائدے بیان کیے گئے ہیں۔

کمالیہ

۱۲۳

کمالیہ کے قواعد و ضوابط اور اس کے فائدے بیان کیے گئے ہیں۔

چلو گے گھر کو تم اپنے کس اسلوب کما حضرت نے سننا تم ہو گراہ م۔ م کا فرض ہے عقیدہ و ربوب مریدان پس تھے گھر چلنے کے مال سخن حضرت ہمارے کا ہے معقول کما سودا نے سنکر تم ہو محت غرض جب بات پھرنے ہی یہ تھری ہوے تھے صبح جس منزل سے راہی گئی کچھ شب تو فرمایا کہ احباب کما سودا سے قصہ ناگمانی کما سودا نے حضرت کو تو فیض کیوں اُن شہر کی میں واردات اب	ہے اس سے قصہ او دھم کا کہیں خوب نہیں مسئلہ سائل سے کچھ آگاہ گیا یا ن مال آگے جان کا خوف کما سودا سے باہم ہو کے یکدل ہیں سے حج اونھوں کا ہو گا مقبول سخن میرا نہ خاطر پر کرو بار نماز ظہر پڑھو وقت سپہری پھر آئے شام دان ہو کر تب ہی میسر تو نہو دے گا خور و خواب کہے جو وہ سنیں او سکی زبانی مجھے قصہ کہانی سے ہی کیا ربط جو گوش موش سے اپنے سنیں سب
--	---

حکایت پیر شیشہ گر کہ دلیب و زینب و قدر اور پیر زگر عاشق و فریفتہ

الا اے ساقی سچا! عشق بہی الفت کا یا رہے شیشہ گر مجھے اوس عمر کے تو دو چار دجام طلب میں تھا پیر اک شیشہ گر کا پر کا وہ دل و جان دگر بھٹا بنایا حق نے سب سے دور او سکو	چھکا دے گر مجھے پیرا عشق بالب ساغر زرین کو تو بھہر سخن کو عشق کے میں دون سراجا نسایت لاٹھ لا مادر پدر کا پدر عاشق وہ مشوق پدر بھٹا پری پونچھے نہ ہر گز حور او سکو
---	--

کمالیہ کے قواعد و ضوابط اور اس کے فائدے بیان کیے گئے ہیں۔

کونئی بولا کہ سیہ ہے پری کا  
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے  
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک  
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ  
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم  
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز  
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا  
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب  
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر سن پر  
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود  
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا  
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

مل ہے اسیہ یا جاؤ دگری کا  
پری کی آپ ہی تو یہ منطبت  
ہوا اسکا چاہتے سایا پری پر  
دیوانہ ہووے سے سارے دیکھتے سنا  
کہ کدے ہی مرے دل میں تو یوں تم  
کیا پید ا دل پر وانہ کا سوز  
خمن ہر یک طرح کا دوسیاں تھا  
پڑا دیکھے تھا وہ کیا روز کیا شب  
نظر آوے تھا خاکستروہ تن پر  
بدن پر سو تھے یوں آتش پہ جون دون  
کونئی تھا کونئی لایا سیانا  
اوتھا اوس آگ سے دونا بھجوا کا

کونئی بولا کہ سیہ ہے پری کا  
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے  
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک  
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ  
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم  
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز  
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا  
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب  
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر سن پر  
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود  
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا  
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

کونئی بولا کہ سیہ ہے پری کا  
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے  
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک  
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ  
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم  
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز  
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا  
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب  
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر سن پر  
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود  
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا  
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

۱۲۴

بسبب جوش عشق بقیہ ارشدن پسر شیشہ گز جانب صحر ارقن از  
خانمان آوارہ شدن و آگاہ شدن پدر و بس کردن

کہ ہوا ز دل عشاق سبے پرد  
سخن آوارگی سے بولون یک دست  
ہوئی یان تک یہ حالت اوس پر افرو  
برنگ گل وہ گلزار تابدان  
کہ جاتا ہوں کدھر جا کر گردن کیا

پہوچ ساتی تو لیکر باوہ درد  
مجھے اوس مجھے کہ جون فبستیت  
نکرتی تھی اوسے نفیشت کچھ سود  
کہ یک شب پھاو کر اپنا گریبان  
چلا اس طرح گھر سے بے سرو پا

کونئی بولا کہ سیہ ہے پری کا  
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے  
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک  
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ  
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم  
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز  
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا  
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب  
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر سن پر  
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود  
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا  
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا

کونئی بولا کہ سیہ ہے پری کا  
کونئی بولا کہ یہ جسم غلط ہے  
بنا یا حق نے اسکو جو پر یک  
بجرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ  
لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم  
یہ روکا تھا تو شمع بزم افسہ وز  
بقہ فہم ہر کس یک گمان تھا  
اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب  
نگہ پڑتی بب اوس کے ہر سن پر  
نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود  
پر آخر سایا اوس پر سب نے تھانا  
کونے اوس پر جب کچھ پڑھکے پھونکا



جہاں سے واسے تو جاتے پہنچ اب  
 اسی نے تجھ کو جانے میں نہ تو کا  
 غرض جون رہا ان او سکی تھی لان  
 جو ہمسایہ تھے اوسکے ہدم و یار  
 کھا ڈیوڑھی پہ یوں ہر ایک نے آ  
 خدا کے واسطے ہک دلو دے صبر  
 کرے گا تب تو ہم میں سے ہر یک  
 اسی ہی گفتگو میں تھے وہ باہم  
 پیراوس کا لگا کہنے کہ یارو  
 کما اون بنے بہتر اس سے کیا ہے  
 غرض ساتھ اوسکے سب بھر دم ہر دو  
 لگے کو چون میں کرنے گشت ہر سو  
 نہ تھا غیر از تلاش اونکی اونھیں کام  
 لگا پوجب ہوئی زاندر مقرر دور  
 لگی جانے ہوئی جب صورت پاس  
 اونھوں نے چند مدت یوں بسر کی  
 کئے رمال کے یان دنگو اوقات  
 اونھوں کو ایک دن جسم اپنے آیا  
 سنو تم زندگی سے اوسکی مایوس

پیر تیرا پڑا ہے جان بر لب  
 نکلتے چاند بدلی سے نہ رو کا  
 در افتان چشم ہے جون ابر نیسان  
 ہوے اس راجا سے سب خبر دا  
 کہ نادر خضر سے اب فائدہ کیا  
 جدائی اوسکی ہم پر بھی تو ہے جبر  
 لے آویں گے اسے ہر طرح تجھ تک  
 کہ اگر ہوش میں جاشم پڑ غم  
 مجھے بھی ساتھ تم بہر خد الو  
 ہمارا بھی یہی پتہ مدعا ہے  
 چلے روتے وہ جو تھے صاحب برد  
 پھر ہے ہر جسطرح آب چکا بو  
 نہ دن کو چین ہے نہ مشکو آرام  
 تھکے ڈھونڈا اوسکو تنہا دیک اور دو  
 بنیم کے وہ اور رمال کے پاس  
 سکونت چھوڑ دی دن رات گھر کی  
 منجم کے پڑے رستے تھے گھر رات  
 عمل سے اپنے ان کو یوں بتایا  
 طرف شرق کے یا سنے ہو وہ سوکوسا

جہاں سے واسے تو جاتے پہنچ اب  
 اسی نے تجھ کو جانے میں نہ تو کا  
 غرض جون رہا ان او سکی تھی لان  
 جو ہمسایہ تھے اوسکے ہدم و یار  
 کھا ڈیوڑھی پہ یوں ہر ایک نے آ  
 خدا کے واسطے ہک دلو دے صبر  
 کرے گا تب تو ہم میں سے ہر یک  
 اسی ہی گفتگو میں تھے وہ باہم  
 پیراوس کا لگا کہنے کہ یارو  
 کما اون بنے بہتر اس سے کیا ہے  
 غرض ساتھ اوسکے سب بھر دم ہر دو  
 لگے کو چون میں کرنے گشت ہر سو  
 نہ تھا غیر از تلاش اونکی اونھیں کام  
 لگا پوجب ہوئی زاندر مقرر دور  
 لگی جانے ہوئی جب صورت پاس  
 اونھوں نے چند مدت یوں بسر کی  
 کئے رمال کے یان دنگو اوقات  
 اونھوں کو ایک دن جسم اپنے آیا  
 سنو تم زندگی سے اوسکی مایوس

۱۲۵

نہاں کی ہر ایک چیز  
 جہاں سے واسے تو جاتے پہنچ اب  
 اسی نے تجھ کو جانے میں نہ تو کا  
 غرض جون رہا ان او سکی تھی لان  
 جو ہمسایہ تھے اوسکے ہدم و یار  
 کھا ڈیوڑھی پہ یوں ہر ایک نے آ  
 خدا کے واسطے ہک دلو دے صبر  
 کرے گا تب تو ہم میں سے ہر یک  
 اسی ہی گفتگو میں تھے وہ باہم  
 پیراوس کا لگا کہنے کہ یارو  
 کما اون بنے بہتر اس سے کیا ہے  
 غرض ساتھ اوسکے سب بھر دم ہر دو  
 لگے کو چون میں کرنے گشت ہر سو  
 نہ تھا غیر از تلاش اونکی اونھیں کام  
 لگا پوجب ہوئی زاندر مقرر دور  
 لگی جانے ہوئی جب صورت پاس  
 اونھوں نے چند مدت یوں بسر کی  
 کئے رمال کے یان دنگو اوقات  
 اونھوں کو ایک دن جسم اپنے آیا  
 سنو تم زندگی سے اوسکی مایوس

نہاں کی ہر ایک چیز  
 جہاں سے واسے تو جاتے پہنچ اب  
 اسی نے تجھ کو جانے میں نہ تو کا  
 غرض جون رہا ان او سکی تھی لان  
 جو ہمسایہ تھے اوسکے ہدم و یار  
 کھا ڈیوڑھی پہ یوں ہر ایک نے آ  
 خدا کے واسطے ہک دلو دے صبر  
 کرے گا تب تو ہم میں سے ہر یک  
 اسی ہی گفتگو میں تھے وہ باہم  
 پیراوس کا لگا کہنے کہ یارو  
 کما اون بنے بہتر اس سے کیا ہے  
 غرض ساتھ اوسکے سب بھر دم ہر دو  
 لگے کو چون میں کرنے گشت ہر سو  
 نہ تھا غیر از تلاش اونکی اونھیں کام  
 لگا پوجب ہوئی زاندر مقرر دور  
 لگی جانے ہوئی جب صورت پاس  
 اونھوں نے چند مدت یوں بسر کی  
 کئے رمال کے یان دنگو اوقات  
 اونھوں کو ایک دن جسم اپنے آیا  
 سنو تم زندگی سے اوسکی مایوس



کتابت شد در روز ۱۲۷۰ قمری  
 در شهر کابل  
 در روز ۱۲۷۰ قمری  
 در شهر کابل

خا هر شدن عشق او بر بنگان ویرن رفتن از خانه بطرف زرگر پیر

پلا سانی شد آب آتش آینه  
 منجی کو اوس کے ہے پئے کایارا  
 جب آیا تنگ وہ گھبرا کے اک روز  
 چلے ساتھ اوس کے سب روئے زار  
 اور اوس کے والدین اون سب میں غمناک  
 ہو آس وقت یہ احوال طاری  
 ہر ایک اس واردات اوپر نظر کر  
 کہے تھایہ سخن با چشم پر غم  
 کوئی تھا دیکھہ اس صورت کو گویا  
 غرض اوس دن تو ملکہ مرد اور زن  
 پر خستہ آخر اوس کا یہ ہو حال  
 سحر سے شام تک چلتا تھا یہ رنگ  
 سراپا سے وہ جب ہوتا تھا مجروح  
 گذر اوس کا کبھو جنگل کبھو شہر  
 یہ شب بستی میں گر رہے کاٹھاٹ  
 اگر جنگل میں رعب تا کسی رات  
 نہ بیم گرگ اوس سے نہ خطرہ شیر  
 جو دیکھی والدین اوس کے نے یہ شکل

مجھے جلدی پایا لاکر کے بسیر  
 کھینچی ہوئے جو آتش پر دوبارا  
 چلا پھر گھر سے بھرتا آہ پر سوز  
 کہ جو ن شبنم سے ٹپکین گرد گل حنار  
 برہنہ پاسرون پر ڈالتے خاک  
 در و دیوار سے تھی آہ و زاری  
 کفن افسوس ملل آہ بھر کر  
 اس آہوئے کیا بستی سے پھر نرم  
 کوئی انگشت حسرت زیر دندان  
 لے آئے گھر اوس سے جیسلمہ فین  
 کہ جس کو چے میں وہ طفلانِ نبال  
 تن نازک تھا اوس کا مور و سنگ  
 اوسے ہوتی تھی اوس دم فحش و بوح  
 دل اوس کے آگئی جس طرح کی لہر  
 کسی کے در کسی بقال کے ہاٹ  
 درختوں میں کین کٹ جاتی اوقات  
 ہوا تھا زندگانی سے زبیں سیر  
 حرام اون پر ہوا کیا شرب کیا اکل

و لا یمن فیہ شیء من الخوف  
 و لا یمن فیہ شیء من الخوف  
 و لا یمن فیہ شیء من الخوف

۱۲۷  
 لکھت ہو  
 کتابت شد در روز ۱۲۷۰ قمری  
 در شهر کابل  
 در روز ۱۲۷۰ قمری  
 در شهر کابل

کتابت شد در روز ۱۲۷۰ قمری  
 در شهر کابل  
 در روز ۱۲۷۰ قمری  
 در شهر کابل

کسی کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد

مکرون پر و مل - و دن کی گفتار  
 کہ آیت ہو جان سونے کے لہریں  
 یہ قسم عشق کی نشو و نما کب  
 ہوا اکل سے بگاڑ لال کا یون داغ  
 بیٹے ہے دوسرا کھر ایک کھرست  
 کہتے ماریہ کے سامنے گنج  
 دل زر گرپ میں ت مسکھ لی  
 کہ دل پھسلا دیا زر گرپ کا  
 کٹھالی میں طلا جیتے کہ جواب  
 نہ تھا جز نالہ و سہریا دھچکے کام  
 بخواب آیا نطفہ روہ آئینہ رو  
 دل گرم اپنے سے بھر کر دم سرد  
 تنگھے کچھ حال سے میرے خبر ہے  
 کہ دور اس امر سے شکوہ کہیں ہے  
 سچکے کو شکایت کی نہیں جا  
 اسے شکوہ نہیں اپنے زبان کا  
 ترانہ گل کو ہے لبس کی مریاد  
 مرے حق میں جو کچھ تیری رضا ہو  
 محبت ہی نے تیری یہ گھر ہے

کر سب کی کے ہون میں ست و شہ  
 ملاقات اس شمع دون یکد گرین  
 تجھے بھی کو میں الفت تو ادا کیہ  
 محبت کا کھلا ہے آخر شش باغ  
 کہ جیسے آگ لگ کر یک شرر سے  
 نہ پھسل عشق کی دولت ہو بے سنج  
 جب اون نے یہ بلا سراپنے پر لی  
 کر شمع تھا یہ الفت کے اثر کا  
 گداز اب ہوا دل کھات و تاب  
 نہ دیکھ میں اسے فی شب کو آرام  
 اسی حالت میں یہ اک دن گیا سو  
 کہ یوں کہتا ہے وہ اس سے بعد  
 محبت کا مری تجھ میں اثر ہے  
 سخن میرا یہ شکوہ سے نہیں ہے  
 کرے گوشخ داغ او سکا سا دبا  
 جو ہو مرے جگر کڑے کتان کا  
 ہوا ہے یہ گلستان جیسے کباد  
 وہی اسے دوست میرا دعا ہو  
 اسے زنجیر پامین جو کڑے ہے

کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد

کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد

کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد  
 کس کو دل پہ دوس کے ہونے کا درد

وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے

محبت کا جہان سرسبز ہو نخل  
 دیا حق نے جو کام ادھار انجام  
 سٹے باہم گلے بعد اس کے رو کر  
 غرض دونوں کی سن سنکڑا دہ گشتا  
 ٹپے کا نون میں جب یہ حرف گشت  
 کیا کتنوں نے چاک اپنا کر بیان  
 مہیٰ جس پس منیٰ اس وقت تاثیر  
 کسی سے مینے یقین سنا تھا  
 طلب میں وہ جوان ایک شیشہ گر کا  
 رہا از بسکہ عشق اس کے مین محکم  
 جو کوئی آپ کو اس طرح کھوے  
 ہوا زر گر پس چون او میں موجود  
 محبت حق کی جسمیں یوں وہ اسٹے  
 جوق کے عشق میں ثابت قدم ہو  
 جو آگے اس کے ہو دیواریا در  
 خدا کب عشق کو ایسے کہ ہننے  
 سخی حضرت نے یارو یہ کہانی  
 تو لون میں دھڑکے قدم چکا  
 بھلا کٹ منصفی کے ہو کے دریے

من و تو کے ٹکر کو کیا ہو دان حل  
 اور آپس کے سخن پوسچے با تمام  
 سبے دو بحر تش ایک ہو کر  
 کھڑے اس چار پروتھے تھے غدار  
 کیا بہتوں نے سنکر یہ سخن غش  
 تھے اکثر برسے خاک غلطان  
 نہیں کی جاتی اس عالم کی تقریر  
 پر اب انا ہمارے یہ مدعا تھا  
 ہوا عاشق جو اک زر گر پس کا  
 ہوئے یک روح وہ وہ قالب ہ باہم  
 خدا کا وہ خدا تب اس کا ہو کر  
 محبت یوں ہو تو ہو عبد معبود  
 کرے ہے بندگی میں وہ خدائی  
 مکان دیر بھی اس کو حرم ہو  
 نہ سمجھے حق سے خالی جہ اب گھر  
 جو اس کو ہر جگہ حاضر نہ جانے  
 اگر سمجھیں زراہ نکتہ دانی  
 ورنہ بیان ارادت اپنی معلوم  
 کہو یارو یہ یہ ہے یا غلط ہے

وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے

۱۲۹

لغات سودا

اسے آفاق میں یار بسلامت  
 کہ اس کے عجب کا لکنا ہے وہ وہ  
 جہان میں عجب کا لکنا ہے وہ وہ  
 کہ اسے وہ سند آراستے وزارت  
 فخر و داد اس کا سدا جاہ و خراج  
 اوس میں اب سے فوان کہ  
 اوس کے سب سے اس سے اس سے

وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے  
 وہ جانے کیا ہے جو اس کا حال ہے

کھنکھاتا ہوا جھککے سے نہ وہاں اڑدیا  
 پرندوں میں کی تشددی ناز سے  
 نہ آیا ہو اس میں جو ان پر سنا  
 اگر دیو وہاں وردو یا نظم  
 گورو مان سے بچنے کی پیل لاس  
 سو علقہ بگوش اس سے کہ وہ پور  
 سبھی بیل ہر جہند محبوب امین

کھنکھاتا ہوا  
 ۱۳۰

سر سخی پر آن یوں سب دم  
 جو اس عہد میں ہند کا ہے وزیر  
 بہر آصف الدولہ جگننم  
 جہان تو نے وہ اپنی شمشیر کو  
 کیا اون نے ناکہ بہ نریم نکار  
 گیا اسطر سے سوے صید گاہ  
 بحر زریخ او سکے پائے ناو  
 تھا چار پانی تو ہر زنجیر پاو  
 ندیکھا جو کا وزین نے پناہ  
 اگر ار نہ تھا وان در گر گردن  
 پھر اس شست میں کچھ تھے دہ  
 جہان تک تھے روباہ لڑکے شغلا  
 سے جھڑن کو خبر شمشیر کی  
 جو کیا ہی وہاں شیر تھا مگر ا  
 سے شیر مٹیوں میں اتنے شکا  
 کیا دشت پیشہ جو شیر کوئے پاک

حرکت ہونیکا اور نیکی سبب تھا  
 کہ آغاز اسکا پونچا آیا خیم  
 اگا دست و دامن کرتے ظم  
 بہت جوان و بہت زیب پر  
 سلیمان شکوہ و ذوی الاشفاق  
 تو روباہ تھے بہت و شیر کہ  
 قدم رقبہ اپنا سوت کو ہسار  
 چکا کر گریب کی وہ گاہ  
 ہرن پاڑھے چیل پکاسی بھو  
 کیا قصہ جہم سے نیل گاو  
 قدم پٹنے او سکے اپنی پناہ  
 پھیلین او سا کیا سر کے کوئی ترن  
 کہنا جل سے کیے پاس بند  
 شکاری لگ سکے جو کچھ تھے کا  
 پیو نیچے میں گر گردان دیر کی  
 تو کھال او کی بھی کھینکھو بھن  
 کہ باہر مڑے تھے زہر مشمار  
 پڑی شیر کے مارنے کی یہ دھا

خفا سے نہ وہاں اڑدیا  
 پرندوں میں کی تشددی ناز سے  
 نہ آیا ہو اس میں جو ان پر سنا  
 اگر دیو وہاں وردو یا نظم  
 گورو مان سے بچنے کی پیل لاس  
 سو علقہ بگوش اس سے کہ وہ پور  
 سبھی بیل ہر جہند محبوب امین

میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے  
 جس کو سنا کر دل نہ ٹھہرا  
 میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے  
 جس کو سنا کر دل نہ ٹھہرا

<p>معنی رنگین اگر لب سر نہ ہو                  کیوں نہ شو شیریں کلامی اثر                  سرنگون رہتا ہے کیا شام و بگاہ                  گر چہ ہے مہر خوشی پر وہاں                  غور سے دیکھو نظر آتا ہے صاف                  رفتہ رفتہ پاسے لیس کر تا بفرق                  سب یہی کہتے ہیں اسکے اہل فن                  گرچہ سینہ صاف بان رکھتی ہے                  کیا کیوں تعریف اسکی سرسبز                  برسر ہر تہہ خط ہے دل یہ اب                  آپ کا پڑھ کر خط بھرت نظر                  شکل نرس ہے چشم انتظار                  ہے خیال اس دل میں یا تنگ کیا                  کیا لکھوں بے تابی و ذوق                  تاب دور کی نین سے دکھو تاب                  آپ سے صاحب نین کچھ دور                  شمع سان سر شستہ افق نام                  کچھ نہ چھوٹا ہی ہے آب ہون                  تم میں اب چشم نظارہ کون</p>	<p>صفحہ قرطاس سب گلرز ہو                  بند بند اسکا ہر شل نشتر                  مجھ فرسا ہے سدا یہ درو سیاہ                  یک قلم ہے کام میں اسکی زبان                  جون در مقصود ہے سینہ شگفت                  مشق الفت میں سدا رہتا ہے فرق                  ہے بجا شیر نستان سخن                  لیکن اسکے سانسے سادہ لوح                  آستین سے جھارے نرسل گھر                  موبو کیجے رستم احوال سب                  کچھ ہوئی تشکین نہ اس دکھو نقط                  رنگینی داد دیکھ کر بے اختیار                  ابتدا کو ہونہ جس کا انتہا                  حو کیجئے کا ہے تھا سے اشتہا                  یوں جلوں ہوں جیسے دکھو تاب                  گردش افلاک سے مجبور ہوں                  سب پر روشن ہے کہ ہے تشریف                  تشنہ دیدار ہوں بخواب ہوں                  روز و شب حیران ہوں آئینہ</p>
--	---

انتظار خط میں ہے دل بے تاب  
 سدا یہ درو سیاہ  
 خط سے شوق کاشا کاب بار  
 نام سب کے سب جاہل و نامک  
 یہ تشکر ہے سب کے سب  
 ہر حال میں ہے دل بے تاب

جہنم کا سبب شوق ہونے لگا  
 موع دیا کا عین اب رہے لگا  
 چاہیے اپنی خبر کس کی  
 تا ابد رہو دور ہوت کیوں ہو  
 حریف رسم خاک کا بت در وہاں  
 رہے کہتی ہے قلم اب بجا کون  
 شمع کرنا ہے یہ لکھ کر دوا  
 مکتوبی چہ رسم بطور خط

۱۳۱  
 حیات حودا

دل کی بات کہی ہے جس کو سنا کر دل نہ ٹھہرا  
 میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے جس کو سنا کر دل نہ ٹھہرا  
 دل کی بات کہی ہے جس کو سنا کر دل نہ ٹھہرا  
 میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے جس کو سنا کر دل نہ ٹھہرا

دل کو ایک لاد بھریا ہے  
 ہر ایک تازہ غصوں تھی  
 ہوئی دل کو سطلے سے خوشی  
 خط نہ لکھنے کا جو لکھا تھا کلام  
 منے سو سچ مہربان کیا  
 دیکھیے اسین کسی سے نصیر  
 نہیں اب خوب زیادہ طول کلام  
 لکھی زندان اک دوٹی بات  
 لیکن اب دل کی بغیر اری ہے  
 اب تدم رنجہ کبھی جلدی  
 دل جو شاق ہوئے ملنے کا  
 چاہیے یوں کہ خط کو دیکھتے ہی  
 حد سے افزون ہے شنیاتی مجھے  
 یہی جو دل میں آرزو دن رات

نئی طرح سے خوب و خدوں تھے  
 آفرین کی ہر ایک سب گد تھی  
 جب پر حارہ تو تھیں تھاجب  
 تپے ملنے کا کیوں گمان کیا  
 جسکی ثابت حد کبھی تپ رہا  
 یہیں تک خط کو میں کروں مہربان  
 تے کچھ اجڑا بی او تھات  
 وصل کے دن کی انتظار ہی ہے  
 کہ نہیں تاب صبر کی بات  
 خط کا بت سے ابو کلو فائدہ کیا  
 وہ میں شریعت لائے جا رہی  
 سنن اب طاقت فراق مجھے  
 کہ ہدایاں جا گئے اوقات

**مثنوی پنجم در بیان سعانی بیت مثنوی مولوی روم**

کی عطا موندہ میں زبان ہر مقال  
 گفتگو دنیا کی جس میں کہیں  
 جو نیچے اپنی جس کو جس سے مراد  
 آفرین جبر کرے ہر مردوزن  
 سرسبز ہونا ندرہ ادس سے پدید

حق تقالے کے ہر صاحب کمال  
 دعا پر وہ مقال اس سے نہیں  
 یا سخن ایسا کہ جہیں ہووے شر  
 چاہے نکلے زبان سے وہ سخن  
 سکے عالم جس سے ہووے مستفید

دل کو ایک لاد بھریا ہے  
 ہر ایک تازہ غصوں تھی  
 ہوئی دل کو سطلے سے خوشی  
 خط نہ لکھنے کا جو لکھا تھا کلام  
 منے سو سچ مہربان کیا  
 دیکھیے اسین کسی سے نصیر  
 نہیں اب خوب زیادہ طول کلام  
 لکھی زندان اک دوٹی بات  
 لیکن اب دل کی بغیر اری ہے  
 اب تدم رنجہ کبھی جلدی  
 دل جو شاق ہوئے ملنے کا  
 چاہیے یوں کہ خط کو دیکھتے ہی  
 حد سے افزون ہے شنیاتی مجھے  
 یہی جو دل میں آرزو دن رات

دل کو ایک لاد بھریا ہے  
 ہر ایک تازہ غصوں تھی  
 ہوئی دل کو سطلے سے خوشی  
 خط نہ لکھنے کا جو لکھا تھا کلام  
 منے سو سچ مہربان کیا  
 دیکھیے اسین کسی سے نصیر  
 نہیں اب خوب زیادہ طول کلام  
 لکھی زندان اک دوٹی بات  
 لیکن اب دل کی بغیر اری ہے  
 اب تدم رنجہ کبھی جلدی  
 دل جو شاق ہوئے ملنے کا  
 چاہیے یوں کہ خط کو دیکھتے ہی  
 حد سے افزون ہے شنیاتی مجھے  
 یہی جو دل میں آرزو دن رات



اسکو لگا بیٹھے دان بیدین  
اور بھی کوئی ہے کیا فیتق  
ہاتھ پکڑ گرتے کو لیوے سنبھال  
یار ہے یہ قوت بازو ہے یہ  
کوچہ تحقیق ہے ہر بند بند  
چھوٹے بڑے جتنے ہیں سب ذی کمال  
کوئی ستمگر ہے نے نغمہ ساز  
کوئی ہے نیچا کوئی ہے نیشکر  
نام بزرگان یہ بزرگے علم  
دال ہیں عبا ز عبا سے کلیم  
یا تو ہو کچھ فساد دیا ہو سزر  
اور حضرت کا سوا مکان حسین  
جادوہ تاریک میں ہے شمع راہ  
راستی اپنی پہ کمر بستہ ہے  
تسبیہ یہ سمجھاوے نشیب و فراز  
اسکو وہ ہرگز نہ سکے گانموش  
تیغ زبان سے جو ہوا دل دگار  
بے سخن اللہ سمجھو رہے یہ  
ہرزہ سخن کہنے سے محفوظ ہے

خانی

133

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

اس کے کیا کیا کروں میں دست بیا  
 نکلتے ہیں کی نظر میں ہے یہ حال  
 اس سے جو کیش کو بھی دیکھو سو  
 اصل سفت لب و دہن تیرا  
 تعجب دہن میں زبان تیرا  
 چاہیے یوں کہ طوطی رضوان  
 تیسے خاصے کی کیا کر و غنیمت  
 شعر ناخن ہل ترا جہان  
 درد آیات کا ترے مضمون  
 ہر غزل ہے تیری کمال سخن  
 پڑھے و نکل میں بے باقی تو  
 میں جو مرغ تیرے محسن کے  
 نہ بچا تجھے اسی مرے شہباز  
 شکر کی جگہ میں ترا اوستان  
 ایک خدمت میں تیری اتنی غرض  
 او کو ہر طرح تو غنیمت جان  
 کیسی ہی رام ہوں کیسے تیرے  
 ہوں تو صید اس کے ان کی گرم تر  
 تجھ کو بخشی ہے خلق کی خوبے

اس کے کیا کیا کروں میں بہ خطستان  
 اس کے انظرون کو پونچے اس کے خیال  
 معنی میں اوس سے یہ کیسے لافروہ  
 دور شمار سے سخن تیرا  
 ناطق کی ہے نگاہ کا ناماز  
 ہوں زبان پر تیرے بلا گردان  
 لب لباب عشق کی ہے سفر  
 زیادہ از بیت ابرو سے نو بان  
 جو بحر صبر سوا مالہ موزون  
 نمک شوخی غنیمت ال سخن  
 چو کڑی بھول جاسے شاعر کو  
 نہ خدہ زن جیب ناکس کو کس کے  
 مرغ معنی آسمان پر واز  
 کشتی ذہن کو ہے باد مراد  
 کرنی اس غیر خواہ کو ہے فرض  
 پھر ملے گا نہ سوزنا انسان  
 پنجھی بھر کے ہوئے نہ آدین کا  
 دام الفت سے تیرے جابے کدھر  
 حق نے ایسی کی بہ محبوبے

اس کے کیا کیا کروں میں بہ خطستان  
 اس کے انظرون کو پونچے اس کے خیال  
 معنی میں اوس سے یہ کیسے لافروہ  
 دور شمار سے سخن تیرا  
 ناطق کی ہے نگاہ کا ناماز  
 ہوں زبان پر تیرے بلا گردان  
 لب لباب عشق کی ہے سفر  
 زیادہ از بیت ابرو سے نو بان  
 جو بحر صبر سوا مالہ موزون  
 نمک شوخی غنیمت ال سخن  
 چو کڑی بھول جاسے شاعر کو  
 نہ خدہ زن جیب ناکس کو کس کے  
 مرغ معنی آسمان پر واز  
 کشتی ذہن کو ہے باد مراد  
 کرنی اس غیر خواہ کو ہے فرض  
 پھر ملے گا نہ سوزنا انسان  
 پنجھی بھر کے ہوئے نہ آدین کا  
 دام الفت سے تیرے جابے کدھر  
 حق نے ایسی کی بہ محبوبے

اس کے کیا کیا کروں میں بہ خطستان  
 اس کے انظرون کو پونچے اس کے خیال  
 معنی میں اوس سے یہ کیسے لافروہ  
 دور شمار سے سخن تیرا  
 ناطق کی ہے نگاہ کا ناماز  
 ہوں زبان پر تیرے بلا گردان  
 لب لباب عشق کی ہے سفر  
 زیادہ از بیت ابرو سے نو بان  
 جو بحر صبر سوا مالہ موزون  
 نمک شوخی غنیمت ال سخن  
 چو کڑی بھول جاسے شاعر کو  
 نہ خدہ زن جیب ناکس کو کس کے  
 مرغ معنی آسمان پر واز  
 کشتی ذہن کو ہے باد مراد  
 کرنی اس غیر خواہ کو ہے فرض  
 پھر ملے گا نہ سوزنا انسان  
 پنجھی بھر کے ہوئے نہ آدین کا  
 دام الفت سے تیرے جابے کدھر  
 حق نے ایسی کی بہ محبوبے

اس کے کیا کیا کروں میں بہ خطستان  
 اس کے انظرون کو پونچے اس کے خیال  
 معنی میں اوس سے یہ کیسے لافروہ  
 دور شمار سے سخن تیرا  
 ناطق کی ہے نگاہ کا ناماز  
 ہوں زبان پر تیرے بلا گردان  
 لب لباب عشق کی ہے سفر  
 زیادہ از بیت ابرو سے نو بان  
 جو بحر صبر سوا مالہ موزون  
 نمک شوخی غنیمت ال سخن  
 چو کڑی بھول جاسے شاعر کو  
 نہ خدہ زن جیب ناکس کو کس کے  
 مرغ معنی آسمان پر واز  
 کشتی ذہن کو ہے باد مراد  
 کرنی اس غیر خواہ کو ہے فرض  
 پھر ملے گا نہ سوزنا انسان  
 پنجھی بھر کے ہوئے نہ آدین کا  
 دام الفت سے تیرے جابے کدھر  
 حق نے ایسی کی بہ محبوبے

کوئی شاعر جو اسکو باندھ لگا  
 کہ اسکی طبع کو انکس کرتے ہم  
 قدم ہرگز نہ رکھے خاک پر وہ  
 جہان تک بھیجو کاغذ پر چلا جا  
 گویا وہ اسکی آواز دور ہے  
 بہت اسکی بزرگی سے مجھ کو  
 اسے کہتے ہیں اہل طبع نگین  
 باندی عرش سے پراسکی انور  
 کہ جسپر ہر کوئی ایسا تعین ہے  
 عجز نمی چھپیں آہ شہر با  
 نظر بھی اس بزرگی پر نہ آوے  
 نہیں دم مارنے کی اچھک بات  
 نہ فیل راجہ زیت سنگ جھیا  
 کہ لڑنے سے پڑا لے شام روم  
 مہمات پر سے آقا کے سر کمال  
 یہ گردن پر ہے اسکی خلق کا حق  
 وفاق کے رور میکانیل کا ہے  
 پہلے ہے فوج پرانچ ہی پہلے  
 ہزاروں شہر مارین بھالہ بردا

تو اسے اگر وہ چھوٹ جاوے  
 شے ہر اس سے جو کوئی ہو نیم  
 بناتے پاک طینت اس قدر  
 سب چلنا کوئی کیا اسکو تھکا  
 کرین میں آفرین او سپر سو کیا  
 نہ لگو اسے کبھو مستک پسند  
 ہوا کیا اگر نہیں کرتا ہے زمین  
 نہ پوسے تو قیامت میں وہ موجو  
 بھلا اس شان کا ہاتھی کدین ہے  
 مہمات دل ہے نالہ بھالہ رجا  
 نہ کچھ ہے کچھ نہ کچھ وہ کھاوے  
 کوئی ہاتھی کی ہوتی ہے یہ اوقاف  
 غرض ہاتھی خدا دیوے تو ایسا  
 مچائی جسکی گھڑیاں نے یہ مہم  
 کوئی ہاتھی ہے یا آنتھ چٹال  
 کلاوہ کو نہ سمجھو اسے گلگون  
 کہے کون اسکو بچا خیل کا ہے  
 پھر خرطوم میں اس وقت نہ بھر  
 جو تہائی پر آ جاوے وہ خوش

کیا کرتا ہے اس پر روز و شب خاک  
 کوئی شاعر جو اسکو باندھ لگا  
 کہ اسکی طبع کو انکس کرتے ہم  
 قدم ہرگز نہ رکھے خاک پر وہ  
 جہان تک بھیجو کاغذ پر چلا جا  
 گویا وہ اسکی آواز دور ہے  
 بہت اسکی بزرگی سے مجھ کو  
 اسے کہتے ہیں اہل طبع نگین  
 باندی عرش سے پراسکی انور  
 کہ جسپر ہر کوئی ایسا تعین ہے  
 عجز نمی چھپیں آہ شہر با  
 نظر بھی اس بزرگی پر نہ آوے  
 نہیں دم مارنے کی اچھک بات  
 نہ فیل راجہ زیت سنگ جھیا  
 کہ لڑنے سے پڑا لے شام روم  
 مہمات پر سے آقا کے سر کمال  
 یہ گردن پر ہے اسکی خلق کا حق  
 وفاق کے رور میکانیل کا ہے  
 پہلے ہے فوج پرانچ ہی پہلے  
 ہزاروں شہر مارین بھالہ بردا

۱۳۵  
 کیا کرتا ہے اس پر روز و شب خاک  
 کوئی شاعر جو اسکو باندھ لگا  
 کہ اسکی طبع کو انکس کرتے ہم  
 قدم ہرگز نہ رکھے خاک پر وہ  
 جہان تک بھیجو کاغذ پر چلا جا  
 گویا وہ اسکی آواز دور ہے  
 بہت اسکی بزرگی سے مجھ کو  
 اسے کہتے ہیں اہل طبع نگین  
 باندی عرش سے پراسکی انور  
 کہ جسپر ہر کوئی ایسا تعین ہے  
 عجز نمی چھپیں آہ شہر با  
 نظر بھی اس بزرگی پر نہ آوے  
 نہیں دم مارنے کی اچھک بات  
 نہ فیل راجہ زیت سنگ جھیا  
 کہ لڑنے سے پڑا لے شام روم  
 مہمات پر سے آقا کے سر کمال  
 یہ گردن پر ہے اسکی خلق کا حق  
 وفاق کے رور میکانیل کا ہے  
 پہلے ہے فوج پرانچ ہی پہلے  
 ہزاروں شہر مارین بھالہ بردا

کیا کرتا ہے اس پر روز و شب خاک  
 کوئی شاعر جو اسکو باندھ لگا  
 کہ اسکی طبع کو انکس کرتے ہم  
 قدم ہرگز نہ رکھے خاک پر وہ  
 جہان تک بھیجو کاغذ پر چلا جا  
 گویا وہ اسکی آواز دور ہے  
 بہت اسکی بزرگی سے مجھ کو  
 اسے کہتے ہیں اہل طبع نگین  
 باندی عرش سے پراسکی انور  
 کہ جسپر ہر کوئی ایسا تعین ہے  
 عجز نمی چھپیں آہ شہر با  
 نظر بھی اس بزرگی پر نہ آوے  
 نہیں دم مارنے کی اچھک بات  
 نہ فیل راجہ زیت سنگ جھیا  
 کہ لڑنے سے پڑا لے شام روم  
 مہمات پر سے آقا کے سر کمال  
 یہ گردن پر ہے اسکی خلق کا حق  
 وفاق کے رور میکانیل کا ہے  
 پہلے ہے فوج پرانچ ہی پہلے  
 ہزاروں شہر مارین بھالہ بردا

من فوب پلنت تھیں دیکھو میں اس کو اس کی ہر طرف سے دیکھتا ہوں  
 من فوب پلنت تھیں دیکھو میں اس کو اس کی ہر طرف سے دیکھتا ہوں  
 من فوب پلنت تھیں دیکھو میں اس کو اس کی ہر طرف سے دیکھتا ہوں

مثنوی نم درویشی کے لئے  
 کو نال شاہ جہان آباد  
 کیا ہو یاد وہ نہایت  
 بانیوں کے جو رکھتے نہایت  
 مارا جاوے تھیں دزدانوں کی  
 شہر میں کیسا رہے تھا اس زمان

کلکات سونو ۱۳۶

خداوند کے لئے  
 جو ہے جو ہے جو ہے  
 جو ہے جو ہے جو ہے  
 جو ہے جو ہے جو ہے  
 جو ہے جو ہے جو ہے

<p>کسی مدت کا یہ باجم کہن ہے                  بہت وہ بات ہے کہ وہیں اوروں                  لکین جب تک نہ او سکواج و فرد                  کہیں میں اسکو تھی ہے یہ اذہر                  کہ وہ نکمیں نکمیں کوئی نہ گناہ                  نہیں باقی نہ موت کی تریت                  کہ دست کہ میں کو کیا تھا ہے                  عجائب تو وہ ملے خان ہے یہ                  مجھے من جہلیدار و سونین                  جتاوے فیل مرغ اپنے تئیں کو                  سینچر جسکے ہوتا ہے قدس                  گویا باروت پر دھر کر اڑایا                  کیا حلقے کا سارے ستباہاں                  جان کے سر سے بوجھ اور بھار                  سننے تھا او سکودان اک مرثیہ                  کہ او سکا ہو چلا احوال تفسیر                  کہا اونسے کہ حضرت خیر تو ہے                  گراہک نہیں سمجھا اسے تو                  اسے میں نفع کیا کیا اسے ملے</p>	<p>میں جہاں فیل اسے دیوانہ ہیں ہے                  ستون اسے تلے یہ پانو حق                  جو تھیں یہ تو وٹھنا ہے دور                  تو سب ناک کا یا رکھ کا وہم                  ہاتھ لایوں ہے یہ کانوں کو ہر باہ                  ہے آنا سٹین میں تجربہ و ذرات                  یہ عالم سٹین میں خرطوم کا ہے                  جو کہے فیل اسے بہتان ہے یہ                  غور شے وقت لے لے پل نہیں                  عمارت کے گر چلے کہیں کو                  یہ ہے اس رتبہ میں منحوس                  جسے لاپتہ پراوے کے بٹھایا                  گرا اس روئے یاں دیکھا ہونا                  کے یہ آپ یا کوئی مار جاوے                  غرض تھا جسکے یہ ذکر و اذکار                  ہوئی اس ذکر سے یوں آئین اثر                  ہوا اس کے سمجھنے کے وہ درپے                  لگے کہنے وہ کر بری طرف رو                  کہ یہ جس پل کا کرتا ہے مذکور</p>
--	--

اور ان کے لئے جو ہے جو ہے جو ہے  
 اور ان کے لئے جو ہے جو ہے جو ہے  
 اور ان کے لئے جو ہے جو ہے جو ہے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ٹھگ نہ تنہا چڑھے ہیں اوسکی آٹھ  
سرت یہ دیکھن جبکہ اچھی مثال  
گشت جب اوسکا پھرتا آتا ہے  
سن لو پورویہ مختصر قصہ  
بہ نظر باز اوسکا قہرا ہے  
جتنے نوکر ہیں اوس کے ذہن کا  
کسو کا گھٹ کٹی دتیرا ہے  
جس کے گھر بیچ اوسکا آقا جاے  
تاجنہ دار گھر کا ہو صاحب  
ہنگے از بس یہ بات کے چالاک  
مگ یہ غافل جو اونے ہوتا ہے  
ایک دن اونے سب سے طفر کی راہ  
چیز میری جواب جو راہ و تم  
قیمت اوسکی جو کچھ شخص ہو  
ایک اون میں سے یہ بچن سنکر  
کیا جب آپ تنے یہ انصاف  
آپ کے سر پہ یہ جو پگڑی ہے  
دس روپے وہ مجھے دلائے ہیں  
دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام

مل رہی ہر اوجھون سے بھی سانٹ  
گو یا وہ اوسکے باپ کا ہر مال  
یہی نرسنگیا بجاتا ہے  
صبح کو بھیج دیجو حصہ  
خوب دیکھو تو حیب کترا ہے  
فن و زدی میں سب ہیں بانی کا  
کوئی بھڑواا دھٹائی گیر ہے  
صاحب خانہ پر یہ آفت آے  
چو گھڑے پانڈان تک غائب  
ڈالین میں اوسکی انگھون میں بھی خاک  
تن کے کپڑوں کو اپنے روتا ہے  
کس اتم ہو مرے نیٹ دل خواہ  
چوک میں بیٹھے خب و تم  
اوتنے کو تم اوسے مجھی کو دو  
لگا کہنے کہ اس سے کیا بہتہ  
میں بھی کرتا ہوں عرض رکھیے سنا  
دو خریدار اسکے ہیں در پئے  
کیسے اب آپ کیا لگاتے ہیں  
نہیں ہوں جس سے ہو چکا ایسا کام

چورون کے ہاتھ سے فتنہ جاب  
 آسمان پہ بھی منہمک ہے  
 کھلا رستہ ہے رات کو چھوٹے  
 لاکھوں ہاتھوں کی چھوٹی  
 آج بھی ہر طرف سے ہاتھوں کی  
 آج بھی ہر طرف سے ہاتھوں کی  
 آج بھی ہر طرف سے ہاتھوں کی  
 آج بھی ہر طرف سے ہاتھوں کی

کتابخانه

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

این سخن را که در این کتاب است که از پیوسته ای  
 صاحب فغان و کوفی است این  
 در این کتاب است که از پیوسته ای  
 این سخن را که در این کتاب است که از پیوسته ای  
 این سخن را که در این کتاب است که از پیوسته ای

اہل خانہ میں بھی ہے یہ د  
 یوں یہ آنا مایہ نشین  
 کرتے ہیں کہ تو اہل سے فائدہ  
 اہم ہے چنانچہ کتاب کا  
 سیری پائی گارے سر پہ مال  
 دیکھ تو نکات کسان کسان ہے چو  
 ہے اسیرونگے گھر میں چو مال  
 بانہ میں ہے اہل خانہ کے در و در  
 ہو رہی کرتے تہ کن عری خالی  
 وقت پر میں بھی جی چور آتا ہوں  
 ہے خدا کے بھی گھر میں چو مال  
 نما مسجد کا سچ خیر یا ہے  
 کیا ہے ایمن عیلامری سیر  
 چرخ کے گھر کے لکھن شاکر کی کند  
 آپ کرتا ہے دزدی سنی

ہے خطرہ رستہ اب کوئی زنا  
 نہ عبادت کو جاگتا ہے شیخ  
 سابق جب دیکھ کر کہ یہ بیاہ  
 بولی حرد کہ میں جی ہوا تھا  
 کہتے ہیں سمجھتے اب بھی کراہت  
 بارہ کچھ میل سے ہے میرا زور  
 ہٹ سکے محمد فوب سے یہ نکل  
 دیکھتے گزرت ان کو بھی جہا  
 کسکو ماروں میں اسلہ دو کالی  
 پڑھ سکے جب غصہ ہوں چا تا ہوں  
 چ رہا ہے اب اسطرت کا سانک  
 تپ سکے کیونکہ اب کسبکی شے  
 کہ میں انصاف اب ہواں چیر  
 رتبہ دزدی کا اسقدر ہے بانہ  
 یہ جو سودا کے ہے لایسنی

اہل خانہ میں بھی ہے یہ د  
 یوں یہ آنا مایہ نشین  
 کرتے ہیں کہ تو اہل سے فائدہ  
 اہم ہے چنانچہ کتاب کا  
 سیری پائی گارے سر پہ مال  
 دیکھ تو نکات کسان کسان ہے چو  
 ہے اسیرونگے گھر میں چو مال  
 بانہ میں ہے اہل خانہ کے در و در  
 ہو رہی کرتے تہ کن عری خالی  
 وقت پر میں بھی جی چور آتا ہوں  
 ہے خدا کے بھی گھر میں چو مال  
 نما مسجد کا سچ خیر یا ہے  
 کیا ہے ایمن عیلامری سیر  
 چرخ کے گھر کے لکھن شاکر کی کند  
 آپ کرتا ہے دزدی سنی

۱۳۸  
 سودا

**مثنوی دہم در جو موسم گرما**

کیون ہوا اسقدر ہے عالم سوز ابکی کرتے یہ ہو دے ہے معلوم گرم ہے یہ بہار کا موسم	آنکشی رنگ پر ہوا نور و ز چمن آرا ہو شب بارات کی دھوم شمع گل چھوٹی سے نہیں ہے کم
---	---

اہل خانہ میں بھی ہے یہ د  
 یوں یہ آنا مایہ نشین  
 کرتے ہیں کہ تو اہل سے فائدہ  
 اہم ہے چنانچہ کتاب کا  
 سیری پائی گارے سر پہ مال  
 دیکھ تو نکات کسان کسان ہے چو  
 ہے اسیرونگے گھر میں چو مال  
 بانہ میں ہے اہل خانہ کے در و در  
 ہو رہی کرتے تہ کن عری خالی  
 وقت پر میں بھی جی چور آتا ہوں  
 ہے خدا کے بھی گھر میں چو مال  
 نما مسجد کا سچ خیر یا ہے  
 کیا ہے ایمن عیلامری سیر  
 چرخ کے گھر کے لکھن شاکر کی کند  
 آپ کرتا ہے دزدی سنی

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ یہ شعر  
 ایک شخص نے اپنے دوست کو لکھا تھا  
 جس نے اسے جواب دیا کہ یہ شعر  
 تو بڑا خوبصورت ہے مگر اس کا  
 مطلب تو کچھ اور ہے۔

سے حرارت کھونکواب باتک  
 پانی کو بیلین پھرین بھٹکی  
 شان ہر گل کی ہو گئی گلارینہ  
 یہ نہ لالہ کی پاتی جھپرتی ہے  
 گیتا تالاب میں ہر ایک کنول  
 جل گئیں بیلین رہ گیا ہے کاٹھ  
 خوش آنکھوں نے کمان پائے  
 بوند کو دل صدف کا ترسے ہے  
 ہے اپنے سے نیچو روں کا خیال  
 موند کو ساتی کے یوں وہ کھینچیں  
 مہر جس سال یہ بہار کا رنگ  
 شفق آفتاب شام و سحر  
 کے پر تو کی کیا کروں تفسیر  
 ہیں سید جردہ اب جو یہ محبوب  
 تنکھے ہاتھوں میں اور ہونکھیں ہیں  
 تنکھے سے تو سلی اب معلوم  
 ہی مہر سے تنویر جہ یہ گرم  
 ساغر مہر گرم ہے یاں تک  
 رہے تب اور ہوا کی یہ تاثیر

نہیں شبنم یہ نخلی ہے چھک  
 طفل غنچون کو لگ گئی چٹکی  
 جل گیا آہ سبزہ نوبہ  
 آگ جاسے سے نخلی پڑتی ہے  
 کنول کاغذی کی طر سے جل  
 روشنی کا سادارست ہے ٹھٹھ  
 تاک کے یہ چمک گئے خلد  
 ابر نیسان سے آگ بر ہے  
 باد گویا ہے آب درغبال  
 آگ سے جون جلے کو سیکھیں ہیں  
 آگے گرمی کے کیا کون میں تنگ  
 آگ دے ہی جان کو یک سر  
 جوش کھا جون ابل چلے ہی شیر  
 انکی اوقات کا چر یہ اسلوب  
 رات دن کو بیٹے سے دھون ہیں  
 دم عیسے بھی ہوتو ہو سکے دم  
 چو پڑے نان مہر مگر نرم  
 شیشہ آتش ہو ہے فلک  
 غل دیوانہ ہے قلاوہ شیر

یہ شعر تو بڑا دلچسپ ہے  
 اس میں ایک بڑی بات ہے  
 کہ انسان کو اپنے آپ سے  
 زیادہ دوسروں کی باتیں  
 یاد رہتی ہیں۔

۹۱

نخل کو شکر دو جوان کو پھل  
 تو بھی نیت اور غنچوں کی جھپٹکی  
 پیاسے مرنے والے کی جھپٹکی  
 خواہ لالہ کی پاتی جھپرتی ہے  
 شکر کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے  
 زخری کی لالہ کی پاتی جھپرتی ہے  
 بھی سوچے ہے دل میں نظر آتی  
 رنگ جوت کا زبانی  
 اب انکس کی لالہ کی پاتی  
 اب انکس کی لالہ کی پاتی  
 اب انکس کی لالہ کی پاتی  
 اب انکس کی لالہ کی پاتی

ان سے اب سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ یہ شعر  
 ایک شخص نے اپنے دوست کو لکھا تھا  
 جس نے اسے جواب دیا کہ یہ شعر  
 تو بڑا خوبصورت ہے مگر اس کا  
 مطلب تو کچھ اور ہے۔

شش شمس کا مناسبتی تا پیر  
 آب میں اس قدر اب دہ چند  
 کڑے سے دینا غرض کہ  
 دیکھ کر ہی ہو جائے گی  
 بھر فی پھر فی سبب  
 پات پھر شش میں  
 رگہ گہا پھر پھر  
 گریڈ سے برگ تاک پھر  
 تمام

ایک سو و پندرہ

۱۰  
بایک جنم میں ایک اور کسے  
میں جس کی دل سے کہہ چکا ہے  
یہ بات نہ ہونے دیتا ہے  
میں ملتا ہے جگہ وار ہی ہے  
جو ہی گرنے پر تھر تھرا رہا  
کچھ نہیں روشت دارش وہاں  
اس بار وہ بوجھو کہاں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ایسوجب کالے تپہ مارے گات  
گرمی پڑتی ہے یاسد اکا قمر  
یارشا ہو مکی بادشا ہیست  
جنیل مانکے ستہرہ میں جو تیر  
کوئی بنہ کا ایسا آسے  
نیک ہم سہن بنی بکھڑی دوسر  
پہیلین کیا انیسے چیرہ بیکارین  
محکمہ تھے چاہنے خوب و ہر  
غرض ایسی دھوپ پڑتی خیرت  
ہاتھ اوشاکر کہین میں شل چنار  
مردستہ کرمی ستہرہ حال جان  
سروفس خانہ پوتھنا ہے خط  
غیر شہانہ جا سے اسن نہیں

ششوی یازدهم در چو موسم سرما

سرمدی ابکی برس ہے اتنی شیعہ  
چرخ کی طلسمی قبا پہ ہمیش  
جستنا عالم تھا کاشمیر موا  
اندنوں چرخ پر نہیں ہے مھر  
گھر ٹپنے کو کہتے ہیں سب بیا



کھانسی کھانسی ہے دھوپ میں اوتھا  
 رعد سردی کے ہاتھ گرم خروش  
 برف نہیں پڑتی ہو ملک مذہب  
 شب جو رشنگی پہ برق آوے  
 کیا کروں اسکی یار دین تقریر  
 ہے گرفتار حال ہی جو شخص  
 اگر کسی شخص کو مرض ہے اب  
 فرط سرما سے دیکھے جسکو  
 کرے ہے اندون جو کوئی سیاہ  
 پڑا سڑے ہے مذکار نہ بوس  
 عیش کا دلیں کو نکرائے خیال  
 منموئے گھر و نہیں کج اور کل  
 پہرتے ہیں سمورا ورتا قلم  
 تسبیہ جاڑے سے نریہ انکا حال  
 جھینکنا جاڑے کا جھینکین ہیں  
 کوئی اب جاے مل نہیں سکتا  
 پھر جو کوئی نماں نکلے ہے  
 پٹے ہستے ہیں روئی میں مجھو  
 اہل حرفہ کو کہیے جو نگاہ

کالے کنبل میں رات کالے حیرت  
 ابرو دوش ہوا پہ بالا پوش  
 بھرے ہے واسطے زمین لجان  
 ابر میں یوں ٹھٹھر کے رجاوے  
 جون کوئی پہ سونے کی ہو لکیر  
 نہیں مل سکتے گرم ہو دو شخص  
 تو وہ جاڑے ہی سے کرے تیر  
 دست زیر نفل ہے شل سبب  
 ساس سر سے کے لگے رو سیاہ  
 زانوا غوش میں ہن جا عروس  
 ٹھنڈے غایہ پڑھ گئی بیتال  
 ہن چپے پردے دیکھے ہن نفل  
 ٹھنڈے پھینچے ہن ہم سوم  
 ناک سے چھوٹا نہیں رومال  
 اک سخن ہے تو لاکھ چھینکین ہیں  
 گھر سے باہر نکل نہیں سکتا  
 ٹھنڈے مارے جان نکلے ہے  
 حیل رح ہاشپاتی و انگور  
 کار و بار اٹکا ہو گیا ہے تباہ

کھانسی کھانسی ہے دھوپ میں اوتھا  
 رعد سردی کے ہاتھ گرم خروش  
 برف نہیں پڑتی ہو ملک مذہب  
 شب جو رشنگی پہ برق آوے  
 کیا کروں اسکی یار دین تقریر  
 ہے گرفتار حال ہی جو شخص  
 اگر کسی شخص کو مرض ہے اب  
 فرط سرما سے دیکھے جسکو  
 کرے ہے اندون جو کوئی سیاہ  
 پڑا سڑے ہے مذکار نہ بوس  
 عیش کا دلیں کو نکرائے خیال  
 منموئے گھر و نہیں کج اور کل  
 پہرتے ہیں سمورا ورتا قلم  
 تسبیہ جاڑے سے نریہ انکا حال  
 جھینکنا جاڑے کا جھینکین ہیں  
 کوئی اب جاے مل نہیں سکتا  
 پھر جو کوئی نماں نکلے ہے  
 پٹے ہستے ہیں روئی میں مجھو  
 اہل حرفہ کو کہیے جو نگاہ  
 کھانسی کھانسی ہے دھوپ میں اوتھا  
 رعد سردی کے ہاتھ گرم خروش  
 برف نہیں پڑتی ہو ملک مذہب  
 شب جو رشنگی پہ برق آوے  
 کیا کروں اسکی یار دین تقریر  
 ہے گرفتار حال ہی جو شخص  
 اگر کسی شخص کو مرض ہے اب  
 فرط سرما سے دیکھے جسکو  
 کرے ہے اندون جو کوئی سیاہ  
 پڑا سڑے ہے مذکار نہ بوس  
 عیش کا دلیں کو نکرائے خیال  
 منموئے گھر و نہیں کج اور کل  
 پہرتے ہیں سمورا ورتا قلم  
 تسبیہ جاڑے سے نریہ انکا حال  
 جھینکنا جاڑے کا جھینکین ہیں  
 کوئی اب جاے مل نہیں سکتا  
 پھر جو کوئی نماں نکلے ہے  
 پٹے ہستے ہیں روئی میں مجھو  
 اہل حرفہ کو کہیے جو نگاہ

ہرگز نہ تھی اس لیے کہ اور ذکر  
 ہو دس غریب اس کے گمان سے  
 دقت آیا تب اس کے گمان سے  
 ترک ہو گئے اس کے گمان سے  
 لگا گئے کہ کوئی ہے اس کے  
 بولا اور وقت کی اس کے  
 کہا اس کے گمان سے  
 عجب کی جب اس کے گمان سے  
 غرض اوتار کر اس کے گمان سے  
 کہ گیا کان میں یہ نہیں  
 چاہو جو کہ اب تنہا

کتابت سودا

۱۷۱  
 کہو دنیا کے لئے کجاو  
 از خون سنے اور کے شہین  
 کی کجاو کے شہین  
 آریا لید از سامیت  
 انون کے پوچھا ہے  
 بولانا از بولانا  
 کجاو ز مہوون  
 کجاو ز مہوون  
 کجاو ز مہوون

بوسے میں نہ تھا مجھے معلوم  
 جب سمجھے یہ اسکے فرار کے تین  
 جون لگی ہونے نظر افشانی  
 پھر لگا کہنے یہ بھی اپنے نصیب  
 اور مینہ آسمان پر ساوے  
 یہ تو ساوے غریب کیا جانے  
 بوسے یہ ساوگی ست کیا ہر ضرور  
 رکھے خالق سلامت آگے اپنی دست  
 یہ سخن جو بہن پونہا اوس کے کان  
 سنتے ہی اسکے یوں ہوا منظر  
 جسکے مونہ کی طرف کے تھا  
 کیون بیان ابرہہ در چھا  
 مضطرب برق سے نمود یوں حال  
 کبھو کہتا تھا یا رنیل جلاو  
 کبھو بوسے تھا در کبھو او پر  
 گاہ بوسے تھا موج مہر پر  
 نوکر بولاسے ایک یوں فی الفور  
 کہا اوں نے یہ سچ ہے میری جان  
 ایک پر نالے جب لگے بنے

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

کجی فیکم کردیم داشت  
کب ترسے بعد کرسا کما و سینگ  
دیگ کسب اپنا ہوں جادین سنگ  
چتری دہوسے دیگ سے سر و کار  
کسانان و حوسہ جابین کمار  
دین نجات میں سے اب نہیں کیا  
سرنگون سے دیگ سے یکسر  
دور سے دیگ کی بڑی کشتی کون پر  
سینے کف گر کا بے ہوش  
پیمان کف گر کا بے ہوش  
کرسا

اہل طبع کی جب سوز آواز  
 سہرہ چین دے ہمیشہ یون گالی  
 بھڑد آقا بڑا نکالا ہے  
 مجھکو باورچی یون دھرا مین  
 کیا کمونین رکابدار کی بات  
 نوکری میں نہیں کچھ اسکا چھول  
 لیکن اسکی بھی حق بجانب ہے  
 اسے مانتا ہے کرنے کو تو کار  
 نان باکو جو دیکھوں بھر کے نظر  
 سبکی شرف کے گھر لگاؤں گا  
 کل کیا بی چلا جو گھر کو دوست  
 پوچھا اوس سے یہ سنے کر کنگا  
 کیا بتاؤں میں تجھکو سے پوت  
 کیا کون تجھ سے میں غرض یریا  
 کبھو محفل ہوا نہیں اکدام  
 کوئی شاعر جو یان گذرتا ہے  
 کون جائے کہ آپ کیسے ہیں  
 پیراؤں لگا آدے وقت طعام  
 یونین اوٹھ جائیں اوسکو دے بتا

کترن آقا کے چوتھوں پہ پیاز  
 مونہ رکھیں چکنا اور شکم خالی  
 کلہ پنڈ باد کا یہ سالا ہے  
 رہ ترے آس کیا پکاتے ہیں  
 اسکی گزرے ہے سطح اوجھات  
 کھائے ہے میرے حق میں گل بچھو  
 گر پکانے کو اسنے کچھ وہ شے  
 ورثہ کا وہ ترہ و آچار  
 مجھے کتابے یون ہ گیدی خیر  
 اور پلٹتھن ترانکالون گا  
 پیاز کا اوسکے ہاتھ میں تھا پوت  
 کیا ہی یہ بولا یون وہ بھر کے آہ  
 نادہندو کی بیٹی کی ہے چوت  
 دیکے خدمت کیا ہے مجھکو خواہ  
 نفرت رسوا ہوں نرود خاں علم  
 میری ہی ہجو وہ بھی کرتا ہے  
 جی مرا جانتا ہے جیسے ہیں  
 جابے لقمہ کے کھائے وہ ششام  
 مارین نہیں چھوٹے ہاتھ سے کتاب

ایک

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد  
 اسنے اک روز یہ حماقت کی  
 نہ ضیافت کو حسین ہو رنگ س  
 سپہ یوں پیش آیا یہ مرد و  
 چاہتا تھا کہ اسے یہ اسکو ن عاق  
 بارے لوگوں نے آکے سمجھایا  
 پتھر اسے غرض تو کیوں نبی  
 یاد مجھے تو لاؤ لد بہتہ  
 اسکا داد بھی کرچہ تھا عیاش  
 جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا  
 بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر  
 اچھے جن جن کے آپ کھاتے تھے  
 پیدا جو کر گئے تھے یوں جہاد  
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول  
 گڑھے پیسے یہ سب اوڑا دیگا  
 اس کے دادے کے باپ کا اک روز  
 لایا کچھ چری پکا شراکت سے  
 اوں نے اک دو یے نالے پرے  
 لگے کہنے نہیں شراکت نیک

اسے گھر کا تھا اسکے چشم و چراغ  
 آشتی پخت کی ضیافت کی  
 اک رکابی طعام و دیگر بس  
 یاد آیا اسے چھٹی کا درد  
 اور مان کہ بھی اسکے دیکھ لاق  
 تب یہ درد کے حق میں نہ آیا  
 کاش پھس مڑا دان یہ ناشہ فی  
 سیسہ اٹیا اور اس قدر تیر  
 اس سلیقے سے پرکے تھا ش  
 رات کو اوس یہ مقرر تھا  
 لاتا آقا کے آگے جھولی بھر  
 جیسے خواہ میں لگاتے تھے  
 سو یہ بدبخت دے ہے یوں برآ  
 پر یہ مجھے بھی نکلا ہا مقول  
 اینٹوں تک بیج بیج کھا دے گا  
 آفتنا تھا سودہ ٹپٹ دل سوز  
 دونوں کماؤ لگے رفاقت سے  
 مدد روم دوہن ہو کے کھرے  
 میرے سوتے اور تیرا ایک

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد  
 اسنے اک روز یہ حماقت کی  
 نہ ضیافت کو حسین ہو رنگ س  
 سپہ یوں پیش آیا یہ مرد و  
 چاہتا تھا کہ اسے یہ اسکو ن عاق  
 بارے لوگوں نے آکے سمجھایا  
 پتھر اسے غرض تو کیوں نبی  
 یاد مجھے تو لاؤ لد بہتہ  
 اسکا داد بھی کرچہ تھا عیاش  
 جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا  
 بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر  
 اچھے جن جن کے آپ کھاتے تھے  
 پیدا جو کر گئے تھے یوں جہاد  
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول  
 گڑھے پیسے یہ سب اوڑا دیگا  
 اس کے دادے کے باپ کا اک روز  
 لایا کچھ چری پکا شراکت سے  
 اوں نے اک دو یے نالے پرے  
 لگے کہنے نہیں شراکت نیک

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد  
 اسنے اک روز یہ حماقت کی  
 نہ ضیافت کو حسین ہو رنگ س  
 سپہ یوں پیش آیا یہ مرد و  
 چاہتا تھا کہ اسے یہ اسکو ن عاق  
 بارے لوگوں نے آکے سمجھایا  
 پتھر اسے غرض تو کیوں نبی  
 یاد مجھے تو لاؤ لد بہتہ  
 اسکا داد بھی کرچہ تھا عیاش  
 جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا  
 بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر  
 اچھے جن جن کے آپ کھاتے تھے  
 پیدا جو کر گئے تھے یوں جہاد  
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول  
 گڑھے پیسے یہ سب اوڑا دیگا  
 اس کے دادے کے باپ کا اک روز  
 لایا کچھ چری پکا شراکت سے  
 اوں نے اک دو یے نالے پرے  
 لگے کہنے نہیں شراکت نیک

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد  
 اسنے اک روز یہ حماقت کی  
 نہ ضیافت کو حسین ہو رنگ س  
 سپہ یوں پیش آیا یہ مرد و  
 چاہتا تھا کہ اسے یہ اسکو ن عاق  
 بارے لوگوں نے آکے سمجھایا  
 پتھر اسے غرض تو کیوں نبی  
 یاد مجھے تو لاؤ لد بہتہ  
 اسکا داد بھی کرچہ تھا عیاش  
 جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا  
 بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر  
 اچھے جن جن کے آپ کھاتے تھے  
 پیدا جو کر گئے تھے یوں جہاد  
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول  
 گڑھے پیسے یہ سب اوڑا دیگا  
 اس کے دادے کے باپ کا اک روز  
 لایا کچھ چری پکا شراکت سے  
 اوں نے اک دو یے نالے پرے  
 لگے کہنے نہیں شراکت نیک

کفری چنے پر ہے اب گذر  
سنگریزے تک نہ اس سے بچے  
آدہ سیر آئے گا خدا سے کھیل  
گھر میں جسکے دیکھ کھرٹکے  
گور سے پھر جو ستم اٹھ کر آئے  
خونری کی چوس زمین پر پاس  
میٹھ کھٹی کی طرح پلے درپلے  
آگ لگ کر کیسے گھر سے دہ  
لوگ تو دڑے میں بھجیا نیکو  
ہر کسی بننے کی دوکان پر جا  
کام ہر وجہ اپنا کر لیوے  
چرچینا جو اسکے ہاتھ نہ آئے  
توڑ کھا تا ہے جاکے پاخانے  
اس لیے جو خلق کرتا ہے  
شادی میں گر کیسے گھر یہ جا  
کیا طمع اسکی اس گھری میں تباہ  
راگ گرد و گلانہ تون کا دان  
اور کچھا وچ بجائے دی دس  
کیسی ہی دی دس پر نیلے

سعدہ اسکا ہے مرغ کا سنگدان  
سعدے میں اسکے تو پہاڑ بچے  
پیٹ اسکا ہے عمر کی ذہیل  
در پراد سکے یہ نیٹھے یون اڑکے  
سیت اسکی اوٹھاسے یا نہ اوٹھا  
جمع دان کر کے لپٹے ہوش خوا  
دونوں ہاتھوں سے سر کو پیٹے  
ایک ذرہ بھی گر کر سے ہے نمود  
دوڑے یہ لے رکابی کھانیکو  
اپنی باتوں میں اسکو لے نہ لگا  
کٹے بندر کی طسرح بھر سوے  
مقعد اپنی پتہ یہ آفت لاکے  
یہ ہوا سیر اپنی کے دانے  
گالیان کھاسنے مک بھی مرتا  
صاحب خانہ زنگیان بلو آئے  
کچھ فری یہ چاہے میں بین لجاؤں  
اس جگہ گارہا ہو جیون خان  
سزوں کی بندہ رہی ہو باہم  
نہ سے آپ یہ شیفنے دے

کفری چنے پر ہے اب گذر  
سنگریزے تک نہ اس سے بچے  
آدہ سیر آئے گا خدا سے کھیل  
گھر میں جسکے دیکھ کھرٹکے  
گور سے پھر جو ستم اٹھ کر آئے  
خونری کی چوس زمین پر پاس  
میٹھ کھٹی کی طرح پلے درپلے  
آگ لگ کر کیسے گھر سے دہ  
لوگ تو دڑے میں بھجیا نیکو  
ہر کسی بننے کی دوکان پر جا  
کام ہر وجہ اپنا کر لیوے  
چرچینا جو اسکے ہاتھ نہ آئے  
توڑ کھا تا ہے جاکے پاخانے  
اس لیے جو خلق کرتا ہے  
شادی میں گر کیسے گھر یہ جا  
کیا طمع اسکی اس گھری میں تباہ  
راگ گرد و گلانہ تون کا دان  
اور کچھا وچ بجائے دی دس  
کیسی ہی دی دس پر نیلے

کفری چنے پر ہے اب گذر  
سنگریزے تک نہ اس سے بچے  
آدہ سیر آئے گا خدا سے کھیل  
گھر میں جسکے دیکھ کھرٹکے  
گور سے پھر جو ستم اٹھ کر آئے  
خونری کی چوس زمین پر پاس  
میٹھ کھٹی کی طرح پلے درپلے  
آگ لگ کر کیسے گھر سے دہ  
لوگ تو دڑے میں بھجیا نیکو  
ہر کسی بننے کی دوکان پر جا  
کام ہر وجہ اپنا کر لیوے  
چرچینا جو اسکے ہاتھ نہ آئے  
توڑ کھا تا ہے جاکے پاخانے  
اس لیے جو خلق کرتا ہے  
شادی میں گر کیسے گھر یہ جا  
کیا طمع اسکی اس گھری میں تباہ  
راگ گرد و گلانہ تون کا دان  
اور کچھا وچ بجائے دی دس  
کیسی ہی دی دس پر نیلے

کفری چنے پر ہے اب گذر  
سنگریزے تک نہ اس سے بچے  
آدہ سیر آئے گا خدا سے کھیل  
گھر میں جسکے دیکھ کھرٹکے  
گور سے پھر جو ستم اٹھ کر آئے  
خونری کی چوس زمین پر پاس  
میٹھ کھٹی کی طرح پلے درپلے  
آگ لگ کر کیسے گھر سے دہ  
لوگ تو دڑے میں بھجیا نیکو  
ہر کسی بننے کی دوکان پر جا  
کام ہر وجہ اپنا کر لیوے  
چرچینا جو اسکے ہاتھ نہ آئے  
توڑ کھا تا ہے جاکے پاخانے  
اس لیے جو خلق کرتا ہے  
شادی میں گر کیسے گھر یہ جا  
کیا طمع اسکی اس گھری میں تباہ  
راگ گرد و گلانہ تون کا دان  
اور کچھا وچ بجائے دی دس  
کیسی ہی دی دس پر نیلے



کہنے سے پہلی تلک کھا جائے  
 اور پھر شہزادہ کو سر پر  
 نواں لپٹا لے جوک لے بل کو  
 پھر تو نکلے ہے تھر و تھار کی جھا  
 سپر اس فکر میں گیا ہے سو  
 تو تھکی ہوئی کو بھی کھا دے گا  
 شام سے صبح سے تا شام

دو دین اور ستر سندھ سے ہیں ایک  
 اوسکے تیغے ہے آپ بھی لا  
 کلسرا نام کو نہیں چھوڑا  
 کہا دے وہاں گھر نہیں یہ سوچا  
 آپ یہ ہو گیا ہے شکل تنگ  
 خواہ تھے میں خواہ لیٹے میں  
 جون لگتا ہے پندی میں بھینڈا  
 شمع ان گانڈ ہو تو نہیں کے سنگ  
 لا در طلق ہوا نہ پاوے یہ  
 با و پیدا کرے ہے مردا کر  
 زردا و سکودا زکتے ہن ب

ایک لوٹا اپنے گاہکوں کے لئے  
 جسکو جانے کے بعد ٹکون والا  
 کسی سے اون نے موند نہیں ہوا  
 جسکا پورا نظریہ سے ہتھیار  
 شوق کا کیا کمون میں اوسکے دھنگ  
 ٹھٹھا آت ہے اوسکے پیٹے میں  
 خایوں کا ہر سرین میں یکسدا  
 نام پر واندنا سنا ہے پتنگ  
 جا ہے جدم پتنگ اڑاوستے  
 کسی جو ہا می سے وہیں جا کر  
 موڑھوں پرارگاہے سی یہ جیب

دین و دوزخ را در این کتاب بیان کرده است

صلیح روزگار لکری بازار  
 مثنوی نیم زخم در پهل  
 غزل  
 ہر کس کوئی کیرست ہوتا ہے  
 چہ ہے کیونکر کترا ہو یہ تن کر  
 پھٹی پی پی کو اپنے پورے  
 او سکی بات تو کی کیا کون میں لکھا  
 کس میں کام ہین کوئی کہہ  
 دورے آنکھ بس جگہ لو جا  
 مک جو ڈھیلا کسیکو سنتا ہے  
 غوطہ دے ہے جو ٹکودن چار  
 ملک ثابت ہوئی ہے اسپرہات  
 گاندیوں پیشکے چار پارا ہو  
 ہم غریبوں سے کس طرح یہ پیش  
 کام جسکا کڑا ہوا درودہ دنگ  
 ہم سے پسنے کی کیوں سوچو گی  
 اسے دل تاناہ او سکے پیچھے چپ  
 بس ز سودا زیادہ بات بڑھا  
 جسکا زخمی کے ہے آپ کو تو  
 آدھے تختے پہ وہ مڑا ہے  
 یہ بھی اک طور کا کھلاڑی ہے  
 رگہ اشیشہ کا درجہ او سکے ہم

ہاتھ میں او سکولیکے کہتا ہے  
 خضیہ او سکے لیے ہین لونگر  
 سونہ کھاری سے کت شہر ہے  
 سیکر وں یاد میں اوتا رچہ پاؤ  
 یار کو کاتے غیر کو نہ دے  
 باپ بیٹے ہون تو کرہ پڑ جا  
 سر کھڑا او سکے سر پہ ڈھنڈا  
 نہ ہوے وہ مرا نے سے تیار  
 بکے کے مارے پنگہ ہی میں ہا  
 تب ہی رتھے یہ جب دودھا لڑ  
 جال بان وہ نہیں کہ نہیں پنے  
 او سکے دہن میں مازا ہی چنگ  
 لکڑیکے ناچتی ہے بل کڑی  
 رہ تو ہر گھڑی پہ کھانے ہی چپ  
 جون ہو سرشتہ سخن کو گھٹا  
 اب ہے دیکھا ہے تو نے او سکے  
 ایک نکل پہ غریب جاتا ہے  
 ہر کھلاڑی نے او سکی ماری ہے  
 پھر مانجا خزاؤ ساری رات

ہر کس کوئی کیرست ہوتا ہے  
 چہ ہے کیونکر کترا ہو یہ تن کر  
 پھٹی پی پی کو اپنے پورے  
 او سکی بات تو کی کیا کون میں لکھا  
 کس میں کام ہین کوئی کہہ  
 دورے آنکھ بس جگہ لو جا  
 مک جو ڈھیلا کسیکو سنتا ہے  
 غوطہ دے ہے جو ٹکودن چار  
 ملک ثابت ہوئی ہے اسپرہات  
 گاندیوں پیشکے چار پارا ہو  
 ہم غریبوں سے کس طرح یہ پیش  
 کام جسکا کڑا ہوا درودہ دنگ  
 ہم سے پسنے کی کیوں سوچو گی  
 اسے دل تاناہ او سکے پیچھے چپ  
 بس ز سودا زیادہ بات بڑھا  
 جسکا زخمی کے ہے آپ کو تو  
 آدھے تختے پہ وہ مڑا ہے  
 یہ بھی اک طور کا کھلاڑی ہے  
 رگہ اشیشہ کا درجہ او سکے ہم

ہر کس کوئی کیرست ہوتا ہے  
 چہ ہے کیونکر کترا ہو یہ تن کر  
 پھٹی پی پی کو اپنے پورے  
 او سکی بات تو کی کیا کون میں لکھا  
 کس میں کام ہین کوئی کہہ  
 دورے آنکھ بس جگہ لو جا  
 مک جو ڈھیلا کسیکو سنتا ہے  
 غوطہ دے ہے جو ٹکودن چار  
 ملک ثابت ہوئی ہے اسپرہات  
 گاندیوں پیشکے چار پارا ہو  
 ہم غریبوں سے کس طرح یہ پیش  
 کام جسکا کڑا ہوا درودہ دنگ  
 ہم سے پسنے کی کیوں سوچو گی  
 اسے دل تاناہ او سکے پیچھے چپ  
 بس ز سودا زیادہ بات بڑھا  
 جسکا زخمی کے ہے آپ کو تو  
 آدھے تختے پہ وہ مڑا ہے  
 یہ بھی اک طور کا کھلاڑی ہے  
 رگہ اشیشہ کا درجہ او سکے ہم

۱۳۸

کلمات سودا

ہر کس کوئی کیرست ہوتا ہے  
 چہ ہے کیونکر کترا ہو یہ تن کر  
 پھٹی پی پی کو اپنے پورے  
 او سکی بات تو کی کیا کون میں لکھا  
 کس میں کام ہین کوئی کہہ  
 دورے آنکھ بس جگہ لو جا  
 مک جو ڈھیلا کسیکو سنتا ہے  
 غوطہ دے ہے جو ٹکودن چار  
 ملک ثابت ہوئی ہے اسپرہات  
 گاندیوں پیشکے چار پارا ہو  
 ہم غریبوں سے کس طرح یہ پیش  
 کام جسکا کڑا ہوا درودہ دنگ  
 ہم سے پسنے کی کیوں سوچو گی  
 اسے دل تاناہ او سکے پیچھے چپ  
 بس ز سودا زیادہ بات بڑھا  
 جسکا زخمی کے ہے آپ کو تو  
 آدھے تختے پہ وہ مڑا ہے  
 یہ بھی اک طور کا کھلاڑی ہے  
 رگہ اشیشہ کا درجہ او سکے ہم

ہر کس کوئی کیرست ہوتا ہے  
 چہ ہے کیونکر کترا ہو یہ تن کر  
 پھٹی پی پی کو اپنے پورے  
 او سکی بات تو کی کیا کون میں لکھا  
 کس میں کام ہین کوئی کہہ  
 دورے آنکھ بس جگہ لو جا  
 مک جو ڈھیلا کسیکو سنتا ہے  
 غوطہ دے ہے جو ٹکودن چار  
 ملک ثابت ہوئی ہے اسپرہات  
 گاندیوں پیشکے چار پارا ہو  
 ہم غریبوں سے کس طرح یہ پیش  
 کام جسکا کڑا ہوا درودہ دنگ  
 ہم سے پسنے کی کیوں سوچو گی  
 اسے دل تاناہ او سکے پیچھے چپ  
 بس ز سودا زیادہ بات بڑھا  
 جسکا زخمی کے ہے آپ کو تو  
 آدھے تختے پہ وہ مڑا ہے  
 یہ بھی اک طور کا کھلاڑی ہے  
 رگہ اشیشہ کا درجہ او سکے ہم



خوب صورت میں اور لباس  
جو کہ جاگیر سے اب آتا ہے  
تو پیسے سے شراب بنگ و نسیم  
سے فقہی کے پیسے آگام  
مجھے بٹی کے روز چھ پیسے  
کب تک اسے باپ سے ساتھ مجھ  
کب لکھ آسودوں سے سوزہ محو  
دال روٹی اگر جو کبیر میں پکے  
فاقہ بہتر ازین پیا تی چار  
تب کہا باپ نے اسے میری جان  
ہم غریبوں کی دال روٹی ہے  
مٹا کپڑا ہے تاش سے بستر  
گر فرسے چاہتی ہے تیری زبان  
جا کھدا اسکو اور کھا تو پلاؤ  
اپنے اوپر کسو کو کر عاشق  
خمر سے اسکی گود میں بیٹ  
مجب تو جانے وہ ہو چکا محسوم  
مانگتا رہے پڑھنے کو گھوڑا  
چٹکتے گھوڑے کو تو کو داتا پھر

تنہا مجھ کے دہرے گا چھرا  
 سب ترے خراج بیجا ہا ہے  
 اب خدا کا بھی تھکوت کچھ تیم  
 اس میں سے بھی مجھے نیرے اکلام  
 سو بھی دے ہے فقیر کو بیسے  
 فقر و فاقہ میں دیکورات کروں  
 روٹی کو روؤں چوٹے میں روٹی  
 چھچھ بھر گھو کبھی نہ اس میں رے  
 وقت ر بنا عذاب اسرار  
 حق نے قسمت کیا ہے سونڈن  
 گاہ پتلی ہے گاہ سوئی ہے  
 در بدر کی تلاش سے بہتر  
 حق نے دی ہے تجھے بھی زر کی گان  
 سو کھی روٹی کو میری پھر نہ پیاؤ  
 یادہ ہو پاکب زیا فاسق  
 کھول چھاتی کو اور دکھا کرٹ  
 چاہ او سکی ہو تجھ سے او پر معلوم  
 پھر ہے کس خیر کا تجھے توڑا  
 گھر گھر گانڈ کون مرا تا بھر

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Urdu, arranged in a grid-like pattern. The text is written on a light-colored background with a dark border. The script is dense and fills the majority of the page.

کلمات سحر ۱

عین میں سے مرزا مفت برجی طاق  
 سب سے افزو دتا او تنون کا حلق  
 ذوق تھا انکو دینے سے  
 گریں اپنے انکو دینی کیلئے سے  
 کئی بیٹوں کو زور دوں سے  
 جہاں سے اس بیٹے سے  
 عین دینے کیوں گا

از این که در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است



واسطے طفل کے جو بہتر ہے  
 تاکہ ہر ایک کھجور کے بھٹیلا سے  
 جب ٹرے گھر میں دودھ پوچھا  
 کہ طرے کہو تو ایسے کو  
 سپر کھجور ہی طلباں پھر کہ کھاسے  
 ذرا اس کے خوش اکا نیم  
 ایسی ہی اک چنانچہ دانی ہے  
 جسے بچہ بین میں اسکی مان پوچھے  
 جب وہ لڑکوں میں ہیلے جاتی  
 پیٹ کر سر وہ تب یہ کہتی تھی  
 یارب اسکا نڈیکون بیاہرت  
 بیاہی جب یہ چھناں جاو گی  
 کرگی جا کے وان یہ جھانک در  
 لڑکی وہ لڑکیوں میں جو کھیلے  
 کسی لونڈے سے شاید اگلی ہر  
 بچنے میں تو اسکا تھا یہ حال  
 پوچھے ہے وہ کھلاڑا بشتاب  
 نہ جوان چھوڑے ہے نہ یہ بالا  
 گندہ کس کی ہوئی ہر اس کی

شیر اگر ہے تو شیر مادر ہے  
 اک خصم کا سو جنگہ یاری  
 سو شرافت سے آپ کو وہ جتاے  
 غیبر کے طفل کی محبت ہو  
 میو کا لڑکا تھپکا تھپکا ہوا  
 رو سے لڑکا تو زیادہ دیوانہ  
 غام بازار اک اسکی جانی ہے  
 اتے تھتی تھی اسکو کہتے سنو  
 اسکی ماں ڈھونڈ کر پرت لاتی  
 یہی کہہ لکے پپ ہو رہی تھی  
 تنوا کے نصیب سخت کی رت  
 آگ کس سرال میں لگا دیگی  
 سارے میلے کی کاٹنگی یہ ناک  
 نہ کہ لونڈ دن میں جا کے دھو لے  
 مرنے جوگی یہ چھج چکی ہے  
 اب جوانی کا شے قال و منا  
 کو کیوں کا کیا ہے نام خراب  
 کام کے دیو نے اسے پالا  
 پست ہے جا ضرور کی چوکی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

سودا

قصبات سوزا

۹  
 منشی مہدی علی خان درویشی  
 صدر کی بازداشت میں ہے ایک رنگ  
 عمار علیا و جب است کا رنگ ہو  
 شکلا ہے شیطان کی اور غوث ہو  
 جگ میں ہلا کو کی ہے غوث نام  
 ہے متوطن درمستین دوم کا  
 جستی میں رہتا ہے اثر دوم کا  
 جب سے جلا میں دہسارہ الاغ  
 دوم سے ناشام کی ہے ہزار  
 منشی اب گرام کی ہے ہزار  
 ہے مشورہ

عالم کا دشمن سچا جان دوسری  
کلمہ میں کلمہ میں کہیں  
جیسے یہ ہیں مگر یہ نہیں  
پھر فی زمانہ سے دور ہے وہاں  
خوشیوں کے ساتھ ہی ہر شے  
فائدہ پہنچانے کی ساری  
علانیہ



دریں میں سے ایک ایک کو دلی کے  
 دیکھ کر اس کو بے یار و مددگار  
 کر کے پھر آخر کو مقرر سر  
 اور جو کھانے کی لگے اس کو لو  
 کہنے لگی شکے یہ کیا تھو ہے  
 لغوہ و فواج ہے اسے پیر زال  
 ان کے کس تو نے نہ اسے زشت رو  
 ساتھ یکمیں کے تو اچھے بے تیز  
 اس میں سے اک شخص نے شوخی راہ  
 بنی بی تری پر دے میں اور یادہ  
 سمجھو ایک لوستے کی ہے یہ جا  
 سنتے ہی اس حرف کے کھا پیچ و باب  
 لا تو سیدی کو ثواب میرے پوت  
 بات کا اپنی تو مجھے دے نشان  
 لغوہ و فواج ہو جسے یا مدد  
 پھر تو جو وقت بڑھی آگے بات  
 اون نے قلمدان سے کی اکسپوٹ  
 چوٹی غرض اس کی ہوئی اسکے ہاتھ

شخص کہا دیکھوں میں لا ہاتھ دے  
 خادہ سے اس کی کہا اسے کینز  
 پر مجھے فخر کا ہے ڈر بیشتر  
 کہنے لگا دو اسے مار لغت سر  
 کچھ نہ اسے دستے بجز کش جو  
 واسطے اس کے یہ دوا زہر ہے  
 کرتے ہو کیون قتل کا اسکے خیال  
 دیکھا سیدی کو نہ تافون کو  
 جھٹتی ہے پانچ روپے کی گنہیز  
 سستی ہے ماما نہیں ان کا گناہ  
 لغوہ و فواج ست ہو کیونکر جسہ  
 کہتا ہے پھر آپ بھی ہان اور کیا  
 بھوک کے دائرہ کی کیا خطاب  
 کھول تو تافون کو اسے بھڑوے آت  
 میں بھی تو دیکھوں کہ ہے اس میں کمان  
 دستے اس کے تنیں مار لغت سر  
 اون نے جڑی دھول او اون نے لات  
 ان نے لیا دائرہ کی کو اس کی کھوٹ  
 خضیہ پکڑ لوٹ گئی وہ بھی ساتھ

جٹھ کے پھر پاس وہ ایک ڈولی کے  
 دیکھ کر چکا شخص کو جب بے تیز  
 در دکر اس کو ہے یا در دسر  
 کر کے پھر آخر کو مقرر سر  
 اور جو کھانے کی لگے اس کو لو  
 کہنے لگی شکے یہ کیا تھو ہے  
 لغوہ و فواج ہے اسے پیر زال  
 ان کے کس تو نے نہ اسے زشت رو  
 ساتھ یکمیں کے تو اچھے بے تیز  
 اس میں سے اک شخص نے شوخی راہ  
 بنی بی تری پر دے میں اور یادہ  
 سمجھو ایک لوستے کی ہے یہ جا  
 سنتے ہی اس حرف کے کھا پیچ و باب  
 لا تو سیدی کو ثواب میرے پوت  
 بات کا اپنی تو مجھے دے نشان  
 لغوہ و فواج ہو جسے یا مدد  
 پھر تو جو وقت بڑھی آگے بات  
 اون نے قلمدان سے کی اکسپوٹ  
 چوٹی غرض اس کی ہوئی اسکے ہاتھ

دریں میں سے ایک ایک کو دلی کے  
 دیکھ کر اس کو بے یار و مددگار  
 کر کے پھر آخر کو مقرر سر  
 اور جو کھانے کی لگے اس کو لو  
 کہنے لگی شکے یہ کیا تھو ہے  
 لغوہ و فواج ہے اسے پیر زال  
 ان کے کس تو نے نہ اسے زشت رو  
 ساتھ یکمیں کے تو اچھے بے تیز  
 اس میں سے اک شخص نے شوخی راہ  
 بنی بی تری پر دے میں اور یادہ  
 سمجھو ایک لوستے کی ہے یہ جا  
 سنتے ہی اس حرف کے کھا پیچ و باب  
 لا تو سیدی کو ثواب میرے پوت  
 بات کا اپنی تو مجھے دے نشان  
 لغوہ و فواج ہو جسے یا مدد  
 پھر تو جو وقت بڑھی آگے بات  
 اون نے قلمدان سے کی اکسپوٹ  
 چوٹی غرض اس کی ہوئی اسکے ہاتھ

دریں میں سے ایک ایک کو دلی کے  
 دیکھ کر اس کو بے یار و مددگار  
 کر کے پھر آخر کو مقرر سر  
 اور جو کھانے کی لگے اس کو لو  
 کہنے لگی شکے یہ کیا تھو ہے  
 لغوہ و فواج ہے اسے پیر زال  
 ان کے کس تو نے نہ اسے زشت رو  
 ساتھ یکمیں کے تو اچھے بے تیز  
 اس میں سے اک شخص نے شوخی راہ  
 بنی بی تری پر دے میں اور یادہ  
 سمجھو ایک لوستے کی ہے یہ جا  
 سنتے ہی اس حرف کے کھا پیچ و باب  
 لا تو سیدی کو ثواب میرے پوت  
 بات کا اپنی تو مجھے دے نشان  
 لغوہ و فواج ہو جسے یا مدد  
 پھر تو جو وقت بڑھی آگے بات  
 اون نے قلمدان سے کی اکسپوٹ  
 چوٹی غرض اس کی ہوئی اسکے ہاتھ

دریں میں سے ایک ایک کو دلی کے  
 دیکھ کر اس کو بے یار و مددگار  
 کر کے پھر آخر کو مقرر سر  
 اور جو کھانے کی لگے اس کو لو  
 کہنے لگی شکے یہ کیا تھو ہے  
 لغوہ و فواج ہے اسے پیر زال  
 ان کے کس تو نے نہ اسے زشت رو  
 ساتھ یکمیں کے تو اچھے بے تیز  
 اس میں سے اک شخص نے شوخی راہ  
 بنی بی تری پر دے میں اور یادہ  
 سمجھو ایک لوستے کی ہے یہ جا  
 سنتے ہی اس حرف کے کھا پیچ و باب  
 لا تو سیدی کو ثواب میرے پوت  
 بات کا اپنی تو مجھے دے نشان  
 لغوہ و فواج ہو جسے یا مدد  
 پھر تو جو وقت بڑھی آگے بات  
 اون نے قلمدان سے کی اکسپوٹ  
 چوٹی غرض اس کی ہوئی اسکے ہاتھ









بے اثر تھے کہیں اس کو کھا  
 حسبہ دو میز کل سجانے میں  
 اوسینہ نزل ہو کر قزو اطلال  
 وہ جو کچھ کہتی ہے ان غیرت پناہ  
 کس لیے دین آپ کا دشمن نہیں  
 شاید اوسکو سکے ترکہ جا رہا  
 جس سے کیا لازم جو کچھ شبان  
 میری تو اتنی دوش ہے مہر  
 کس لیے نالے کو میرے جہنم  
 یا تو اب اوسکی سندھ تک نہ آ  
 میں تم انسا ہی لکھیں ہم شہنشاہ  
 ساقیا وہ ہے بو شد و تیر ہو  
 نامہ بر نے مجھ کو اور مرے شہنشاہ  
 پڑے خاک کتنے لگے ہو کر غضب  
 یہ کو اس لو لیے میخانہ سے  
 بلبل آں ہے قوتی کی درد  
 بھو شرا چوری جو مانگے ہے جواب  
 دیکھ لے اگر قوی ہے یہ دلیل  
 پیش یا افتادہ یہ تشبیہ ہے

سنکے غمازوں نے ہما او س کے کلا  
 بولے ایسا کچھ کہ تھے کیا بین  
 یا تمھارے مہر کا پیر و بال  
 سو تو کہہ سکا انھیں یہ روسیہا  
 ان کی گردن تو پر نہیں تین تین  
 دیکھ بار کوئلہ از روستہ تھیر  
 پر غرض اسکی یہی ہے مہر ان  
 سنکے رو دیوین جسے شاہ و گدا  
 بے اثر یا ز دھو جو کچھ کی سند  
 یاتم آگے شاعر ان کے نے ہما و  
 دیکھے او دھر سے کیا آنے ہر جا  
 دیکھ مجھ کسوں او دھر کی گنگو  
 لادیا ہے ہر جواب با و ا ب  
 بے اثر ہو نیکا اسکے ہر سبب  
 پوچھ جا کر عاقل و دیوانہ سے  
 ہر سخن کے پاس اسکی ہر سند  
 مجھ کئے ہے ط الباکا انتخاب  
 نے کو باز دھا ہو یکا خرطوم مل  
 سر سے لیکر تا قدم کی شکل نے

۱۲۵۶

نامہ ایوان ذوقی کو ایچون بہر پریم  
 مطلع اول پودہ جن کی غزل  
 راگنی ہے سوا اس میں تو ایسا غزل  
 سنا ہے جس پر یہ کی سوز و فدا  
 مطلع ثانی سوا ملک اس کا ہر  
 جانتے ہیں اس کو سب برتا ہر  
 لیکن اس کا تازہ کرنا خوب تر  
 ہو گی بلجی علی گرام خوب تر  
 ہے دل پر دانا اس سے باغیان  
 شمع کو روشن کیا ایک ہر  
 میں سے شمع خود و کا حساب  
 دین اد کا جواب  
 ہر حال

[illegible]

[illegible]

لیکن اسکا سقم ب کے دشمن عقل کل ہی وہ نہ تھے کا نہ میں اسکا عوا تم کو دیا کوئی اور ناکہ رس کہتے ہیں جبکہ وہ کلک نیچے دیکھے ہوئے غیر جری اب کہ تم آپ پر پانی پانی اعلیٰ بول اوٹھ جہادی سے کیے پیر تکرورون کو س یا ان سے فعال

گواست چڑھے باواز حسن  
اس دعا سنی کہ اس بندش میں  
شعور اپنے میں رکھتے گئے غور  
وہ جو قتل ہے سوا یا سہنہ پھر  
وہ بیکتہ سر پہ رکھتے ہے نہری  
سن چکے احوال ساتواں شعرا  
کون اس میان میں مگر ہی کشمیر  
لیکن اس جاگہ عیش غریہ والی

سین پر کھائی ہو محسن کریم سے ملامت  
لیکے انہیں دیکھو ہوسن میں کیا یہاں غور ہے  
ملاویہ لاف نہ تھا کہ اس کے بہر پنا گوارہ  
بہتر کی کسو سات پہ اپنی ہے بار دربار

مستثنوی ششم در مودودی متوطن خیاب کہ در اصل نقال کی بود

صورتِ لوحِ حکم کے لیے حقائق کی  
آج زبان ہے کلمی کل کے تین بندے  
حق بات جس کے ہوا آج نہایت خوش  
جھوٹ کرے ہے عدم دین مسلمان کا  
فہم میں سرِ ناقدم اور سب ابا تمیز  
جامی کے دیوان سے خوب یائین ہیں پتی  
شعر یہ سر سے بھی اب اس کے یہ ایراد میں  
شیخ و برہن کو ہے ہمیں کہ نسبت تین  
دین تو ہے شیخ کے اور برہن کے ہر کہ  
مشاعری و شعر یہ کچھ نہیں رکھتا خیر

یا خدا ایک ہے اور کچھ بھی ہے  
 بہت ہی ٹھیک بولی انکی ہی سوس ہے  
 سننے سمجھنے کو بات حق نے دیا گوشہ  
 مرز کو چاہتا ہے امان کا  
 واردا محمد کو ایک ہیں مرد عزیز  
 شعریہ ہر ایک کے کرتے ہیں وہ اعراض  
 سب پر کرے ہے وہ وطن جسے کہتا ہیں  
 شغروہ سیر شاہکے اونھوں نے کہیں  
 اپنی سخن بھی پر کہتے ہیں یہ ہو گے گرم  
 اوسکا سخن پوچھ ہے آپہ ہے پوچھ تر

۱۵۱

[illegible]

۱۵۹

مفسر کو دست بیاخت گ۔  
کیر و علاؤ بو جی غم خیز  
سیاستی امواجی غم خیز  
تختی ہوئے جانی غم خیز  
پوچھو چکو تیرا بیان مسکینے کی ہر  
بان کی کہ دوشیہ بیان مسکینے کی ہر  
سنگ پائی بہ بات دل میں ہر  
لیک بظاہر کہ حرف تنہا ہوئے  
نوشہ دہانگ پنے کو دیکھ لیسے گاہی ہر  
پہی ہی آلودن میں مسکینے کی ہر  
شاہین بہ سن پر مسکینے کی ہر  
پہی ہی آلودن میں مسکینے کی ہر

ایک خراسان کیا لو کہ یہ تنکے کو جا میں  
پوچھ زمین انکی سے شعر تو سرزد ہوا  
شعر تو بے ربط و پوچھ کہنے سے اشبہتی کر  
شعر میں شاعر جو بہین وہ تو مخلص کو لائیں  
اسی مجھے ایک نقل بر محل آئی ہے یاد

جیسے  
اسے جاہلین نے اچھی دھڑا  
کاتبیہ کا مور دھوا  
اپنی خلق میں شہرہ سے یہ ذوق ہے  
پر یہ تخلص بغیر نام نہ اپنا جتائیں  
ہو جو سخن فہم دے مغز سخن کی وہ دہ

شش

بیسے کا دیوال بند ایک قرض ارضا  
 پیسے ٹکے پر کہیں اسکو تھا دسترس  
 الو نصیبوت ایک ہاتھ اور سے لگ گیا  
 باذمی او سے پانزی سر کو نیسانی کلا  
 اور کیا ماٹ سے بیسے کے عہد گذار  
 سہسکے لگا پوچھنے کی بجے یہ جانور  
 خوش ہوتا اون نے کما سبت کتے غر باز  
 شاہ امیر وندیکھیلین ہن اس سے شکا  
 شکے کما بیسے نے مرگ ہے یہ اپنے بھان  
 کما سار جی شے سے مجھے محبوبول  
 پھر وہ لگا پوچھنے کہ تو یہ جیسے ہی کیا  
 بیسے نے اس سے غرض ہا میں پیچنی کر  
 سیاخ تاو مجھے جان کا کے بہاؤ ہے

اسکے ادا کرنے میں سخت وہ ناسمجھ تھا  
 سود بن اور مول میں اسکے راتھا کھوس  
 حج کے دل میں کہ بٹہ کو بیچے دغا  
 ہاتھ پر رکھ کر چلا کتا ہوا واہ واہ  
 دیکھ کے آتو لیا بیٹے نے اسکو پکار  
 پرکھا ہے کو بیچلے اسکو کہ ہر  
 حبید کرم ہوا دست بخشے اسے بے نیاز  
 قیمت و قدر اسکی ہے سیکڑوں سے تا ہزار  
 سانچ کو پرکھا بلج اسیکا ہے ناؤں  
 فائدہ کیا ہو دیگا جوٹ سے کچھ روٹو  
 ان نے کہا دو وہ بھات کچھڑاؤ اسکے سوا  
 مول لگا پوچھنے باز کا یوں گھر گھر  
 ایک کھریدار کو اسکا گھنا چاؤ ہے

مکتبہ اسلامیہ

159

دیکھو







میں نے اپنے دل سے کیا ہے  
 ہر شے کو جس سے دل میں ہے  
 ہر شے کو جس سے دل میں ہے  
 ہر شے کو جس سے دل میں ہے

شوہر سے کا اوٹھ گیا کیا بار برف والے جان تلک ہیں اب کتے ہیں ہا سے چاہ موٹھان کیا سقون کا خامن ان آباد روز میں کی متام اب کو سے جن نے کیا بھی پیادہ آب	ہو گیا سرد برف کا بازار گر پیش اوس کو سے کے اگر گھر ہمارے کو کر دیا ویران تیرے ہاتھوں سے امی کھنے فرما چینی بھر پانی لیکے ڈوب سے شرتک زیر خاک ہے سیراب
--	---

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکھی شد زن کر آتش دل وہ دل سے ہو جو پیش عکس ہو ہو شور گیسہ چشم گریہ آلود ہے یوں کلفت تین دل پاک کرامت کردہ عشق آتش انگیز دام اک ناز پرور سے جرات ہمیشہ جو رگ تاک بریدہ زبوح اشک سے خنجر گلو کو امید دیکھے اٹھا خاطر و سواس کرا یا شستل درغ جدائی	تب دل سے بقدر جو شہ دل شبک سر بسر جو شان زہور لب زخم جگر کو رکھ نہک سو کہ نہان ہو دے جو انکھرت جا کہ تا ہر استخوان سیرا ہو گلر نہ کرے خلوت میں دلی ہر حجت ہو آستو تا سر شکران رسیدہ بنابت جو سنان کو موہو کو انیس شخص دل کر شاہد پاس ہو روشن جس سے شمع آشنائی
---	--

خیات سودا

۱۶۳

نور علی بن یحییٰ  
 کبک شمس اب اسرار  
 در غایت شرف و کرامت  
 در غایت شرف و کرامت  
 در غایت شرف و کرامت  
 در غایت شرف و کرامت

نور علی بن یحییٰ  
 کبک شمس اب اسرار  
 در غایت شرف و کرامت  
 در غایت شرف و کرامت  
 در غایت شرف و کرامت  
 در غایت شرف و کرامت

ہر ایک کی ایک بات ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے  
 کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے

<p>بس اب بتر ہے اس کی غمگینی</p> <p>سکوت مجھ سے دل کی قہقہہ</p>	<p>کہ ہر عجز سخن کی عیب پوشی</p> <p>سخن پرا دسکو سو درجہ کی تزیج</p>
<p>در بیان مناجات</p>	
<p>مہند انداپے آل پیسہ</p> <p>مین ہون کر قابل ناچشم</p> <p>شفیعون پر تنگ سے قطر کر</p> <p>کہ جس جاگہ ترافضل و عطا</p>	<p>بجق باطن ہر چارے و در</p> <p>پہ تیرے فضل کا دیا ہر کیا کم</p> <p>اوس آتش کو کس اس پانی سحر کر</p> <p>مین کیا اور کس قدر میری خطا ہے</p>
<p>در بیان شروع حکایت</p>	
<p>الا سے چارہ ساز بادہ نوشان</p> <p>ہے عرصہ دل پہ غاموشی آنگ</p> <p>مری اس خاک کی دہو مجھ سے کلفت</p> <p>شب اک ماتم سر لے غائب عشق</p> <p>کہ تھا پنجاب میں اک مرد و درویش</p> <p>ہمیشہ دست دے پائے کو بان</p> <p>خزین عشق مانسہ دم سرد</p> <p>گداز تن سے تھا از خویش فرست</p> <p>تجویر جنون دل داوہ عشق</p> <p>برنگ شمع سے پانوں تکنار</p> <p>مقام اوسکا تھا اک جاگہ سراہ</p>	<p>زبان گویا کن خاک خوشان</p> <p>رہے کب تک یہ آئینہ ترنگ</p> <p>کون میں دکھستان جذب الفت</p> <p>بیان کرتا تھا یوں افسانہ عشق</p> <p>گر قمار بلا سے حالت خویش</p> <p>سدا آشفقہ سر جوئے لغت جو بان</p> <p>سبان جان عاشق سر سرد</p> <p>ہو جوئے مجھ چکیدن سو نعمت</p> <p>دسلے عاشق تھا آمادہ عشق</p> <p>پہ تھی اک ہشتا کلا دسکو درگا</p> <p>بوضع تکیہ ہے جس سے تو آگاہ</p>

کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے

کلست سودا  
 ۱۶۳

کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے

کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے  
 کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے کیا کیا ہے کہ میں نے اپنے دل سے



[illegible]







فردا در آمدن زان دهن  
و چاکر و درون کوه  
که با دهن زین  
در میان کوهان  
دیده بود که او را  
کی به یک سواد  
زنی بسیار است  
فرمانده اول  
مناسبیت جهان  
شاید این





[illegible]

او بھی سب بزم آیا وقتِ مومن

کلیات سودا

ایک شفیق بین ہمارے بہر بن  
ناگمان اک روز ہے مل گئے  
سب سچ آپس میں ہم اور دو دنیا  
دیکھتا کیا سمون کہ عالم اور ہے  
ملٹ و دو ان سا اوٹھد سبھی سر کر  
سنے وہ سوخی نے دو لو کا بن رہا  
نہ نہ پھر گئی مین منہ کے اوپر بھاسیاں  
سے ہے سارا دنیا  
پاؤں پر بادل کہ جیسے چھب گیا  
سنہ پہ سبزی اور سیاہی جم گئی  
ہو گیا اک مرتبہ ہی سب رنگ  
نب کا مین یاد یہ کیا ہے بلا  
پپ ہی بہتر ہے کہ اس مذکور  
یاہ کے کرنے سے ہوتی ہے خوش  
ب تک اک عالم تجربہ تھا  
یا کرین اپنی حبیب کا بیان  
ہ خدا کی کا ہے جب اتفاق

[illegible]



میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا  
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ میں نے تجھے پہچان لیا  
 میں نے تجھے دیکھا تھا مگر میں نے تجھے پہچان لیا  
 میں نے تجھے دیکھا تھا مگر میں نے تجھے پہچان لیا

جب میں دیکھی شمع صورت او کی نشان  
 موندہ نصف کا دیکھتا ہی رہ گیا  
 ہو گیا اس وقت سنگین اور ملول  
 شمع بھی رونے لگی دان میرے ساتھ  
 پانہ فی کالک سے تھی منہ کے تین  
 ایک میری ہی نہ تھی دان چشم تر  
 قطرہ شبیم کہ از گردون چکید  
 چشم انجم سے گرے پڑتے تھے شک  
 اور نہ یا عفتد گو ہر بار تھی  
 آستین رکھ موندہ کے اوپر لکشان  
 ایک تو اس شمعے دل شب تھا دو نیم  
 صبح صادق نے کیا سینے کو شوق  
 کیا کون میں صبحی کچھ گزری تھی رات  
 آئی اک ماتم زدہ سے گھر کے بیچ  
 ہر طرف سے اک سب رکبا دھنی  
 لوگ تو خوش وقت اور غورم ہوئے  
 بارے اپنے گھر میں اب رہنے لگے  
 گزروے جب اس بات کو کہتے ہی روز  
 تم جو نو میرے مجازی ہو خدا

رہ گئے آگشت حیرت در دھان  
 جو پڑے سر پر غرض سب گیا  
 سینگ دے سر پر خدا تو ہے قبول  
 شعلہ بھی ملتا رہا اس غم سے ہاتھ  
 خاک اوپر لٹوتی تھی چاند نین  
 روتی تھی شبیم بھی میرے حال پر  
 ہچوا شک از دیدہ پر خون چکید  
 جون گھر افلاک سے چھڑتے تھے شک  
 چشم پر خون اشک خون افشار تھی  
 روتی تھی بادیدہ ہائے خون نشان  
 تسپہ آہ سرد بھرتی تھی نسیم  
 خون دل پینے لگی اپنا شوق  
 صبح کو رخصت ہوئی دان سے برات  
 جب رکھا ہنسنے قدم کو در کے بیچ  
 پر ہمیں دشنام سے وہ زیادہ تھی  
 یک گرفتار مصیبت ہم ہوئے  
 جہنم کے جو رو جفا سننے لگے  
 ایک دن بولا وہ ماہ ولسرور  
 جس طرح سے امر ہوا دن بجا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا  
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ میں نے تجھے پہچان لیا  
 میں نے تجھے دیکھا تھا مگر میں نے تجھے پہچان لیا  
 میں نے تجھے دیکھا تھا مگر میں نے تجھے پہچان لیا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا  
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ میں نے تجھے پہچان لیا  
 میں نے تجھے دیکھا تھا مگر میں نے تجھے پہچان لیا  
 میں نے تجھے دیکھا تھا مگر میں نے تجھے پہچان لیا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا  
 مگر تجھے دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ میں نے تجھے پہچان لیا  
 میں نے تجھے دیکھا تھا مگر میں نے تجھے پہچان لیا  
 میں نے تجھے دیکھا تھا مگر میں نے تجھے پہچان لیا

[illegible]

مغول

بسم الله الرحمن الرحيم

	غزل	
--	-----	--

و سے بدل نزدیک من از من چرا دوری  
 من کای سید انم ترا نو عی که مجوری  
 گر چه در ذیل ستم کیشان تو مشغولی  
 شب بکش در دیده او سمرنه کوری  
 رفت ایام فراق و وقت مجوری  
 من گدای کاسه دردست و نفخوری  
 جان من از دوا نشان گرفت دستوری  
 ای تفرانت چرا در خانه دستوری

میگو کردن روز سو و اراش و میخوشت  
اسے سراپا رشک نور شمع کا فوری بیا

اسے سراپا رشک فز شمع کا فوری بیا	
----------------------------------	--

۱۷۵  
عزیزه زن بر شادی من ابله ماتم تا کی  
فون دل تکی فون در  
جان بگوشت دانی طوطی من  
راضمیم کرم خیز شمع بشنود  
از بر اسرار من ساسان بگویم تا کی  
بوزنگ پاشی بخاطر نه خی یا بد علاج  
بر جرات می تو حق عشق من مرم تا کی  
سمت خرم بخوابش می مرم تا کی  
دین کار خود جاب است یا یادار  
افتد ما چون تا صبح دور دوری من  
صحبت من بری با نفع آدم تا کی  
نام منیش کن با نفع آدم تا کی  
نام منیش کن با نفع آدم تا کی

خنده زن بر شادی من اهل باطنی  
 خون دل تا که گوید در باطنی  
 جان بگوشد و باقی طعم غم تا  
 را ضمیمه هر چه زین رخ بشاند  
 از بر اسرار من سراسر مان  
 جز غلک پاشی بخاطر غم تا  
 بر جرات پاشی بخاطر غم تا  
 محبت فراق عشق منم تا  
 عین کلاه خود جفا بی نیاید  
 افتد و این تا صبح در درگاه  
 محبت چرخ منم تا صبح در درگاه  
 نام نیشین که با نوح آدم تا  
 از نیشین که با نوح آدم تا

[illegible]

کتابت

124

نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست  
 نغمه سینه سانه چو جانما نمیکند شست

ناگاه ز قری چو شنیدیم صدای  
 گفتیم و بر نیستیم که شوق بست صدای

باشد ز گریه ام دل سوزان من در آب مانند شمع ز آتش سودا و جوشش اشک زان آتشکی خوشنوی جان من زد دست گردید بسکه آب ز شرم لبست عشیق از جوش گریه مردم چشم شب فراق گرد و گریه صدف قطره گلاب	این طرفه آتشی است که دارد وطن را آب باشد سرم در آتش سوزان تن در آب گوهر شر شود چو فتد عکس من در آب شد غرق همچو خطه یونان من در آب گردید همچو دم آبی وطن در آب شود چو روی خوشترین آن گلبدن آب
--	---

سو و اگریه شور و فغانم گشت کم  
 حرفیت اینکه نیست صد سخن آب

آن شعله که در خرمن سوسنی شمر راوست آتش بدلم نیز ندان تنگ که این شوخ ای شیخ ز بار و بکش میکه ام پس آن می که یک جبهه ز خود بر و جهان را کی مرغ دلم را هوس صدره نشینی است من مبتلک دیر از آن گشته ایم ای شیخ آن شمع که در پرده فانوس خیال است گله رسته دوران که باین رنگ و بهار منت است چو پیر سید ز آب و غر سودا	دیدم بمقامی که لبم فسل در اوست محنتی است پس پرده و بیرون خبر اوست رازیکه نهان است ز تو در نظر اوست طرف دل عاشق بتلاشش اثر اوست در چنگل شبها ز کس بال و پر اوست زان در چو من را که نراتد در اوست این مجمع آراسته قربان سیر اوست تارنگه گیت که بند کمر اوست منشی قضا گفت که خون جگر اوست
--	--

کلمات سودا  
 ۱۷۷  
 ز شمع شعله در خرمن سوسنی شمر راوست  
 آتش بدلم نیز ندان تنگ که این شوخ  
 ای شیخ ز بار و بکش میکه ام پس  
 آن می که یک جبهه ز خود بر و جهان را  
 کی مرغ دلم را هوس صدره نشینی است  
 من مبتلک دیر از آن گشته ایم ای شیخ  
 آن شمع که در پرده فانوس خیال است  
 گله رسته دوران که باین رنگ و بهار  
 منت است چو پیر سید ز آب و غر سودا  
 دیدم بمقامی که لبم فسل در اوست  
 محنتی است پس پرده و بیرون خبر اوست  
 رازیکه نهان است ز تو در نظر اوست  
 طرف دل عاشق بتلاشش اثر اوست  
 در چنگل شبها ز کس بال و پر اوست  
 زان در چو من را که نراتد در اوست  
 این مجمع آراسته قربان سیر اوست  
 تارنگه گیت که بند کمر اوست  
 منشی قضا گفت که خون جگر اوست

بی سواد



خون مرا بکجه اشش آقام نیست  
 که آن ثمر شاخ بسا نکه خام نیست  
 در گوشه رقص خلو و خوف دام نیست  
 مارا دماغ بخت حلال و حرام نیست  
 این سندان خراب محفل قیام نیست  
 جام بهاء سید به این هم مدام نیست  
 دامن ادب کشید که باشل دن عام نیست

دل دردم جهان دارم و جهان  
 دل دردم جهان دارم و جهان  
 دل دردم جهان دارم و جهان  
 دل دردم جهان دارم و جهان

قاضی اگر نگویے قاتلم کند  
 افتادگی مشا به بخت مغریت  
 آزاد گے با من اسیری نیرسد  
 مومن ز جور گوید و ترس از دست رز  
 از فکر زاده راه چه غافل نشسته  
 از شیشه فلک مطلب می که این دنی  
 بیخاست تا بخلوت خامش نهد ملک

سودا بجای نامہ ہا استخوان برد  
 کس را پیش یار مجال پیام نیست

از من بستان ای که در کار تو باشد  
 دودن سے آزاد دل با تو آسان  
 غم از آن لطف که دشوار تو باشد  
 غم از آن لطف که دشوار تو باشد  
 غم از آن لطف که دشوار تو باشد  
 غم از آن لطف که دشوار تو باشد

عشق تو ز پروانه آتاپه کس سوخت  
 در مجمره پیخ ز عودیم چمن  
 گردید شہ را شک ز آہ دل گرم  
 آگاہی کہ برویم در حسرت بکشاوی  
 اگر گمت کل باو سحر سوسن آرو  
 سید اول ماسبق نا لب بسل

اندیشہ نذریم ز خورشید قیامت  
 سواتن ماب و تب عشق زبخت

جوہر آئینہ از تاب خورش سوخته است  
 خرمین صبر را نیز نداشتش ہر دم  
 حسن آجی جالبے آفرخته است  
 برق انداز تبسم ز کہ آ سوخته است

از غنای بستان ای که در کار تو باشد  
 دودن سے آزاد دل با تو آسان  
 غم از آن لطف که دشوار تو باشد  
 غم از آن لطف که دشوار تو باشد  
 غم از آن لطف که دشوار تو باشد  
 غم از آن لطف که دشوار تو باشد

شد رفته بیست از ششگنی فت  
 از دست شان پدید به پاست نه ایم  
 سودا ازین باد سعادت نشان نم  
 کاسنجای بجا به چند بهای غیر خستند  
 شادوم اگر بهای دلم یار بشکند  
 جنس دل مرا تو بمن بانیس ده  
 یارب پیش آن تم آموز من  
 بیماری مرا به لاسای کس چه سود  
 کس جز شکستگی به بر دندیم ندم  
 دل برد ازین وجه به جبر پیش  
 میان یار نیست کم از رنگ در کن  
 بهر شکستنش ندیم دل چو بهما  
 برسد به نگاه سواد که گردنت  
 بسبب بخواه باز نه بیند غرور گل  
 سودا پیشم سنبل گل را به غرور است  
 حب نیکو بار طره بر خوار بشکند  
 شود دلم چو بهدم دو چار نالد و گریه  
 مدام این دل سهر گفته گرد آن غنچه  
 سحر در آینه یارب بیند او رخ خود را  
 ستم رسیده به نگار نالد و گریه  
 به رخ آید و دولا ب نالد و گریه  
 چون سباش شبهای تار نالد و گریه



بسیار از این کلمات در کتب قدیمه و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره

کارناوت من افتاد و از آن می ترسم  
 بهر سعی از در خود گریزم پاسبیرون  
 شونده وصل تو ای شوخ بدان می ماند  
 قصد ملکوت چمن بتو گر آید چندان  
 سر کن ناله به تقلید من سوخته دل  
 شیخ در صومعه ماخلوستان را دیدیم  
 نریسی ده من ای عشق که از دولت او  
 خم درین باغ نکرده بطمع قاست ما  
 میفر و ششم دل خود را بنگاه لیکن  
 پیش این مشتریان حال دلت ای سوا  
 تانکار من دل شده با سلسله افتاد  
 نمار به تفسیده ام و تشنه لب برق  
 گم شد لپه یقین ره دیر و حرم از من  
 در عشق تو کثرت که بخواری نگر میسم  
 از وسعت ظرف دل عشاق پیر رسید  
 از گوهر انسان چه بگویم که زور یا  
 در دین و دل و صبر خرد تفرقه روداد  
 هر راه نوردی که کوسه قوت هم زد  
 و در شعر چنانست توار که برگردن

که سرخست زبون دست من از کار افتد  
 خار در راه طلب از سر دیوار افتد  
 خبر غنچه چو در گوش گنگار افتد  
 پای این دل شده چون سر در قنار افتد  
 آتش ای مرغ سب دا که بجز از افتد  
 ای خوش آن ست که او بر در خمار افتد  
 گاه تیغ بگردن سگه زنا افتد  
 زیر خنجر اگر از شمر اتبار افتد  
 ترسم آن راز که در سمع خریار افتد  
 همچو کالای بدی کوهر بازار افتد  
 و در بادیه قیس عجب زلزله افتد  
 چشم طلبم که به غم آبله افتد  
 که شیخ در بر من به پییم قافله افتد  
 رسوائی ما از نظر غفلت افتد  
 عاشق نه چون صورت تک حوصله افتد  
 روز یک حب اشد سچیه مزله افتد  
 عشق تو یلک است میان کله افتد  
 از آتش عبرت بدلم آبله افتد  
 گویا پس از عفت زن حامله افتد

بسیار از این کلمات در کتب قدیمه و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره

بسیار از این کلمات در کتب قدیمه و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره

بسیار از این کلمات در کتب قدیمه و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره  
 و کتب معتبره و کتب معتبره و کتب معتبره







بیا چشم و سودا چنان از خوشین فتم  
خارجی بجز از گل رخسار تو دارم  
چون شاد دل چاک و پریشانی خاطر  
تغیبه لب زخم کی قطره منتا  
بر بوی گلستان و نالان دل انگار  
خاموشم و نقد دل و جان سخن امرو  
خاموشم و کنج لهر اے اشک بدین  
تا زلفت فرو نشاند بر عارض چون ماه  
آن سنگدل آخر سر بالین توانم  
دل سا کشید جانان تا در تبر بستم  
بیجاست ای حقا جو بر پاکشیدن رخ  
بهنگام ناز دارد پرواز خنده روستی  
گر چشم تا به بنید انداز خویش را  
شادیم ای سحرگر ز خمناے تیغ  
ما و رقیب یک جا هرگاه می نشینیم  
کویا هر تبسم تا گویش می بیند  
انداز خنده او با غیر سوخت مارا  
کار که بر نیاید سودا ز جوهر تیغ

مگر آن داد خواهم کرد یا سر به پایم  
که من آنکوه چون اشک از غبار سر به پایم  
زردی رخ از زگر س پیار تو دارم  
انج و خم طسه طرار تو دارم  
از آب و دم خنجر خوشخوار تو دارم  
بلبل نبوسم بختی شفتار تو دارم  
ای سیمبر آن قیمت گفتار تو دارم  
از بهر نثار سر گفتار تو دارم  
بس روز سیاهی ز شب تار تو دارم  
حیرت زده از مردن دشوار تو دارم  
زد موج رنگ لعاش گل بر تبر بستم  
مارا که میتوان کشت از جوهر تبسم  
چین حسین او هم بال و پر تبسم  
سزایا چو بر قست یک سیکر تبسم  
شد باز بدل ماسد چادر تبسم  
با سخن قیچیک با و سیر تبسم  
ایجاست دست قدرت سوهان گز تبسم  
و غایت سیئه ما از اخگر تبسم  
آن کار می بر آید از گوهر تبسم

بیا چشم و سودا چنان از خوشین فتم  
خارجی بجز از گل رخسار تو دارم  
چون شاد دل چاک و پریشانی خاطر  
تغیبه لب زخم کی قطره منتا  
بر بوی گلستان و نالان دل انگار  
خاموشم و نقد دل و جان سخن امرو  
خاموشم و کنج لهر اے اشک بدین  
تا زلفت فرو نشاند بر عارض چون ماه  
آن سنگدل آخر سر بالین توانم  
دل سا کشید جانان تا در تبر بستم  
بیجاست ای حقا جو بر پاکشیدن رخ  
بهنگام ناز دارد پرواز خنده روستی  
گر چشم تا به بنید انداز خویش را  
شادیم ای سحرگر ز خمناے تیغ  
ما و رقیب یک جا هرگاه می نشینیم  
کویا هر تبسم تا گویش می بیند  
انداز خنده او با غیر سوخت مارا  
کار که بر نیاید سودا ز جوهر تیغ

بیا چشم و سودا چنان از خوشین فتم  
خارجی بجز از گل رخسار تو دارم  
چون شاد دل چاک و پریشانی خاطر  
تغیبه لب زخم کی قطره منتا  
بر بوی گلستان و نالان دل انگار  
خاموشم و نقد دل و جان سخن امرو  
خاموشم و کنج لهر اے اشک بدین  
تا زلفت فرو نشاند بر عارض چون ماه  
آن سنگدل آخر سر بالین توانم  
دل سا کشید جانان تا در تبر بستم  
بیجاست ای حقا جو بر پاکشیدن رخ  
بهنگام ناز دارد پرواز خنده روستی  
گر چشم تا به بنید انداز خویش را  
شادیم ای سحرگر ز خمناے تیغ  
ما و رقیب یک جا هرگاه می نشینیم  
کویا هر تبسم تا گویش می بیند  
انداز خنده او با غیر سوخت مارا  
کار که بر نیاید سودا ز جوهر تیغ

بیا چشم و سودا چنان از خوشین فتم  
خارجی بجز از گل رخسار تو دارم  
چون شاد دل چاک و پریشانی خاطر  
تغیبه لب زخم کی قطره منتا  
بر بوی گلستان و نالان دل انگار  
خاموشم و نقد دل و جان سخن امرو  
خاموشم و کنج لهر اے اشک بدین  
تا زلفت فرو نشاند بر عارض چون ماه  
آن سنگدل آخر سر بالین توانم  
دل سا کشید جانان تا در تبر بستم  
بیجاست ای حقا جو بر پاکشیدن رخ  
بهنگام ناز دارد پرواز خنده روستی  
گر چشم تا به بنید انداز خویش را  
شادیم ای سحرگر ز خمناے تیغ  
ما و رقیب یک جا هرگاه می نشینیم  
کویا هر تبسم تا گویش می بیند  
انداز خنده او با غیر سوخت مارا  
کار که بر نیاید سودا ز جوهر تیغ



فغان کمرستی طالب مرادش می رفته  
 زار است آفرین کاغذ قمار عشق او سودا  
 چاکه داران چون مضمون سر را باغی رفته  
 دایم من اشتیاقی گزافه زار اشتیاقی  
 هر که دویدار گشته بود رسیدم از کجای  
 بر نماندن زلفت از خاک کرمی  
 بایم ویم از خود دیدن در پویش  
 خطت بر دوزخش در جرم عشق  
 خلاصه سازش آمد زود خوش است  
 مشکل که دل بر آید از تن خردستانی  
 گردوز چنگل شهبازی رخ ماهیاسازی  
 جانان این عالم خورشید  
 بخت تو را خورشید خورشید

ہر کرم سرور و غمناک سے آید برون  
 یک صد اے ازل صد چاک می آید برون  
 از زبان ہر یکے نیلک می آید برون  
 تا تابا شد قوت ادراک سے آید برون  
 اینم از دست تو داغ است چہ می بینی تو  
 ہچو خسر با وجاع است چہ می بینی تو  
 خون لبیل با باغ است چہ می بینی تو  
 این عجب کج فراغ است چہ می بینی تو  
 خلل اورا باغ است چہ می بینی تو  
 بر رخ انس و الاغ است چہ می بینی تو  
 کلخن امروز باغ است چہ می بینی تو  
 جیفہ ہر گ و زاغ است چہ می بینی تو  
 رو سر شکم خویش چون فوارہ از بالا سرم  
 راست میگویند باشد برب جوہای سرو  
 تیج معشوقی نباشد در جہان ہمتا سرم  
 شد برنگ شمع سرف سوختن اعجاز سرم  
 سخت دشوار است سودا سرفید ہمتا سرم  
 سراغ خضر چون موسی نکر دی کاش میگرد  
 جہا ز ابرہن سفید انکر دی کاش میگرد

غافل از حال آن بیمار کا ندر خاندیش  
آخر شب با بکوسے او نمیدانم کہ کیست  
حرف اسی سودا بر اے اعتراف منہ  
رتومی پر ہم بھرگ من ترا لطف از سخن  
لالہ بید و د چراغ ست چہ می بینی تو  
سینہ تفتہ ما و دل سوزان دروے  
گل درین باغ ندیدست کہ اہل نظر  
میشم رستہ دروین دل یک خلق در آ  
چون نظر کرد سوسے ناہ من گفت قریب  
گفت رندی قابل جو ترا دیدم شیخ  
ہمنشین دور از و در نظر ما گلشن  
سوی دنیا منکر زیر فلک ہے سودا  
بسکہ بر یاد قدش بگرستم در پای سرو  
ہست پیش چشم ترا دم خیال متشن  
در دیار حسن میدارد بہا بے تزان  
رشک آن شمشاد قاہست بسکہ آتش دل  
مردم سرکش ز آئین تواضع فارغ است  
تلاش مردم و اناکر دی کاش میکردی  
نرخ بند نقاب و اناکر دی کاش میکردی

گلستان سحر

106.

بہار

ازاد کی زبان سے بولتا ہوں کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔  
 میرے دل کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔  
 میرے دل کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔

<p>دلت مشو قہم سے زید زما افتادگی          ہے شایہ چکیسا سے ملا افتادگی          سرکشی از شکلہ آید اگر افتادگی          ازین آموزد سرکش نقش پا افتادگی          ہنکاری گر شیک دسی مرا افتادگی          کہ مہمیدار و بختاں کر ملا افتادگی</p>	<p>ہست از مایہ بختان خوشما افتادگی          سچتہ چون گرد و خمر از شاخ می افتادگی          از تو ماز و مشوہ میر میر زین عجز و نیاز          در فن افتادگی از سبک کامل نشستہ ام          دل طپیدن باز خاک آستانش بر وہ بٹو          سرخ و زینہ و سیر و زینہ و سیر و زینہ</p>
--	--

ازاد کی زبان سے بولتا ہوں کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔  
 میرے دل کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔  
 میرے دل کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

#### دلیف الف

<p>جون شمع سراپا ہوا اگر صرف زبان کا          کھلتا ہی اچھی ل میں طلسمات جہان کا          جون شمع خرم رنگ جھکتا ہی بختان کا          جب چشم کھلی گل کی تو موسم و خزان کا          لیکن شین خواہان کوئی دان چٹس کران کا          مضمون ہی ہر جہس و گل فغان کا          دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہاں کا</p>	<p>مقدور نہیں او کی تجلی کے بیان کا          پردے کو نہیں کے در دل سے اٹھکا          دل دیکھ منم خانہ عشق آن کے آٹھکا          اس گلشن ہستی میں عجب دید ہی سیکن          دکھلائے لیجا کے تجھے مصر کا بازار          سودا ہو کجگو گش سے ہر کسے سے تو          ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہر راہ</p>
---	---

ازاد کی زبان سے بولتا ہوں کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔  
 میرے دل کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔  
 میرے دل کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔

ازاد کی زبان سے بولتا ہوں کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔  
 میرے دل کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔  
 میرے دل کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے دل سے یہ شعر کہے ہیں جو میرے دل کی بات ہیں۔



عشق کی جی نذرت کچھ کہ خدا کی سے نہیں  
 دوزخ اور آگ کا دوزخ میں راہ عشق میں  
 عشق وہ گھر کی جہان ہفتاد و دو ملت کو پڑا  
 کو چہ گردی میں عجب عزت سے اے غریب  
 شمع و کناو سے سو و اے تاریکی عقل  
 کس سے بیان کیجئے حال دل تباہ کا  
 مجھ کو تری طلب ہے یا شکوہ یا چاہ غیر کی  
 دین دل بدو اسے شمع دین تیرے کھوٹے  
 زعفران پر رکھے ہے تو بیچ نہیں کے کوئی  
 حسن تب سے کا اے صبر نہ دے یہ نقش آج  
 وصل بھی ہو تو دل مرا اٹھ کو پختور سے پھرے  
 سو و اس اے بیستہ یا اوسپ ہو تو بتلا  
 چٹنا ضرور رکھ یہ ہے زلف سیاہ کا  
 جھک کر تو اے پتنگ گراپا سے شمع پر  
 جوں سایہ اس چمن میں پھر این تمام عمر  
 تارا چشم ترک بستن کیوں نہویدل  
 اسے آہ شعلہ بار ترا کیا کیوں اثر  
 ناخبر تیرے سامنے سو و اگر اسکو قتل  
 ہمارے نالہ سوزان سے یہ ڈھنگ آتش کا

ایک سا احوال یاں بھی ہو گا اوشاہ کا  
نقد جان و معنی دل کے دخل کیا زباہ کا  
تنگ جون دیر و حرم کب کی اس درگاہ کا  
پانوں پر گر غار بھلا تا پڑھ کے گوارہ کا  
شع کا عکس اس کے عارض پر کلف کی زباہ کا  
سمجھ دہی اسے جو ہوز خمی تری نگاہ کا  
اپنی نظر میں یاں نہیں طور کوئی بناہ کا  
جیتے جواب کی ہم نیچے نام نہ لینے چاہ کا  
نار کبھی سنا تو کر لیتے بھی داد خواہ کا  
تری ادا پہ شیفقت دل کی گداوشاہ کا  
یہ تو ہیشہ ہر رفیق وصل ہے گاہ گاہ کا  
رشک سے جسکے چہرے کے داغ جاہ کا  
روشن بغیر شام نہ چہرہ ہو باد کا  
ہوان داغ غمزد دیکھ کے تیری گناہ کا  
شرمندہ پانہیں مرا برگ گیاہ کا  
غارت کرے ہے ملک و قدر سپاہ کا  
رتہ رکھے نہ کوہ ترے آگے گاہ کا  
مجرم یہ سب طرح سے ہی پرک نگاہ کا  
کراسکے ذکر میں اور تباہی منہ سے تشک کا

کتابت مسودا

109

[illegible]

کے لئے دل سے مٹا دینا چاہئے کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہیں آئے گا۔

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

*[Faint handwritten Persian script, likely bleed-through from the reverse side.]*

سوز و گداز کا یہ حال ہے کہ جیسے جیسے دل میں  
 غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں آگ بھڑک اٹھتی ہے  
 اور دل میں آگ بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے  
 دل میں غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں  
 آگ بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے دل میں  
 غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں آگ  
 بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے دل میں

<p>                             تہ ہو بولا وہ بانکا چھوڑ دامن کو مرے                              ٹوٹے تری نگہ سے اگر دل جاب کا                              دوزخ مجھے قبول ہے اسے منکر نکیر                              کتنا ہے آئینہ کی سمجھ تربیت کی قدر                              نتھاکے دل کو کشمکش عشق کا دماغ                              زراہ بھی ہے فہمت حق جو ہر اکل و شراب                              غافل غضب سے ہو کے کرم پر نظر رکھ                              قطرہ گرا تھا جو کر مرے اشک گرم سے                              ای رقی کس طرح سے میں حیران ہوں تیرے پاس                              سنا آنگاہ دیدہ تحقیق کے حضور                              جو چلن چلتے ہو تم کیا اس سے حاصل ہو گا                              کیونش کہتے تھے دلا شیریں لبوں کے منہ دنگ                              چاک پیرے جو پھر تارے یہ کوڑہے کلال                              شرح اپنی بقیاری کی لکین گے ہم اگر                              یان جفا و جور کا ہم تم نہ سمجھیں گے حساب                              صبر ہو کوہ گران جیسا تو وہ غم سفر                              سچ میں دنیا تو ہم چھوڑیں گے لیکن زراہ                              کرے گوش فہم عالم در نہ کہتی ہے بہا                              زیادہ یک شبے نہیں بقدر حیرانی مری                         </p>	<p>                             رست ہوتے بھی کسین دیکھا ہی خم تلوار کا                              پانی بھی پھر پین تو زراہے شراب کا                              لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا                              جن نے کیا ہے سنگ کو ہرنگ بکا                              یارب برا ہو دیدہ خانہ حسراب کا                              لیکن عجب مزاجی شراب و کباب کا                              پیرے شرار برق سے دامن سحاب کا                              دریا میں ہے ہونچھو لا جباب کا                              نقشہ ٹھیک دل کے مرے خطر کا                              جلوہ ہر ایک ذرے میں ہے آفاق کا                              خون سے بتوں کے غبار اس اہ کا کل ہو                              ایک دن تجھ کو یہ شربت زہر قاتل ہو گا                              یہ کبھو سے کسی گزشتہ کا دل ہو گا                              ناپید اپنا پیر پر واز بسل ہو سے گا                              دفتر محشر میں سب باقی و فاضل ہو گا                              کر کے مجھ در سے سب پہلے ہی نزل ہو گا                              چھوڑنا تیری طرح ڈاڑھی کا شکل ہو گا                              جو گل آیا اس چین میں ایک دن گل ہو گا                              آئینہ تو صبح دم تیرے مقابل ہو گا                         </p>
---	--

زبیر بن عوف کا یہ حال ہے کہ جیسے جیسے  
 دل میں غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں  
 آگ بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے دل میں  
 غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں آگ  
 بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے دل میں

فون پر سوز و گداز پر ثابت ہر سے منظور کا  
 دل میں غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں  
 آگ بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے دل میں  
 غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں آگ  
 بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے دل میں

دل میں غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں  
 آگ بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے دل میں  
 غم بڑھتا ہے ویسے ویسے دل میں آگ  
 بھڑک اٹھتی ہے ویسے ویسے دل میں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

This image shows a highly textured, abstract pattern. It consists of numerous dark, irregular, and somewhat elongated shapes that are densely packed together. The shapes have a calligraphic or organic quality, with some appearing as thin, curved lines and others as more solid, rounded forms. The overall effect is one of a complex, interconnected network, possibly representing a microscopic view of a material, a dense forest of fibers, or a complex biological structure. The background is a light, off-white color, providing a high contrast with the dark, textured elements.

۱۹۲

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے لیکن میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

اور میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے لیکن میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین

۱۹

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے لیکن میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے لیکن میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے لیکن میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین

[illegible]

[illegible]







اوس جو فاس سے ملتا سو دلا  
 کتنے پر ہی نام  
 ملتا جو رشتہ سے دوری کی زندگی سے  
 محبوب ہو یا اوس کو سینہ نہ ہونے کی  
 باغ میں تبہم کو سینہ بہ کر ہی دیا  
 فخر و حق سہہ فخری سے ہم کو فخری  
 عشق میں خون جگر کیا بی کر ہی دیا  
 تنہا سے جہنم ہو آج زندگان کیون  
 سوزن درشت کی بیانی تو بی کر ہی  
 کب کسی عاشق سے زخم دردی کی  
 صبح کو جہنم تو کیا زخم دردی کی  
 مرگ تھی ایک طرحی جہنم میں پر ہی  
 گھر سے بلوانا تو کیا جہنم میں پر ہی  
 گھر سے بلوانا تو کیا جہنم میں پر ہی

رونے نے کیا حال دل و شمع پر روا  
 جام خالی سے جو ساقی نے مجھے ڈھک لیا  
 پڑا اور یا پہ جو اوس زلف سیہ کا سایا  
 میں بندھنا رنگہ کا ہی نفس میں آیا  
 لیلۃ القدر مری بار و جو شب وصل تو کیا  
 سمجھے تھے میں خطر راہ محبت نامصح  
 یہ تو دوزخ سے خالی بنیں ہے رنگ بہا  
 ہمسری کی مہ نو نے جو تری ابرو سے  
 مست کر انماض خطا آئے یہ کہ یہ قاصد  
 رات جو رن ہو سے شیخ سے عمار طلب  
 گر چہ رویا میں تر سے غم میں بہت سالیکن  
 خون کے ہر قطرے سے کتنا شایہ شب  
 مسمیٰ خامہ زبان کا جو مرے رنگین ہے  
 بے قلعہ تھے کتنا ہون یقین کر سو ورا  
 لکھوں سے شک جتنا آتا شب نہ آیا  
 ہے داد خواہ بلبل اوس جگہ پہ بار و  
 مارض سے چہرہ ہو کر اوس سے ہوا بھر سوا  
 ہوتے جو غیر کے مین وارد ہوا گھر اسکے  
 میں بچنے سے پیلا پیتے تھے ہم اون نے

۱۹۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

المقدم







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

<p>نکلتیست کسی دل کی تو اسپر بھی گراں سمجھا          خریدی کچھ نہ جنس کی کریم اس بازار میں سوا          میں دشمن جان ڈھونڈ کر اپنا چونکالا          جب مست چمن سے ہو چلا گھر کو وہ لا          کتنا ہی نگہ سے یہ ترا گوشہ ابرو          مانٹکا جو میں دکھو تو کہا بس یہی اک دل          اسی غنچہ سبب کیا ہے کہ آتے ہی چمن          اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے          ستا تری شریگان سے یہ دل کیونکہ براؤں          فتنہ ہی اوٹھاتے ہو گئی پشت فلک خم          سودا تجھے کتنا ہوں نہ خواجہ مل اتنا</p>	<p>ملک آئین جیسے تین لٹا          صبح آتش ہے سیل آنکھوں کی          نہ جیا تری چشم کا مارا          چمن دل میں عشق بویا تھا          گرد ہستی نے دکھ دی ہر</p>
<p>دل یار کے ہرگز نہ مر زلف سے چھوٹا          کا ہے دل خون گشتہ سوا بزم میں اپنے          جا بیسے کہ ہر راتھ سے اب چشم بتا کی</p>	<p>اور او سکو سر مار سمجھ عشق نے کوٹا          شیشہ مے گل رنگ کا ساتی سے نہ ٹوٹا          تھا دل کا نگرا اپنے سوان ترکوں نے ٹوٹا</p>





[illegible]

سنایہ مجھے تو کہنے لگا کہ پوچھ گویا  
جب بزم میں تباہ کی وہ رنگ نہ گیا تھا  
نغمے نے حال گل کا تجھے کہا کہ اس سے  
وہ شمع آج ہے نطفہ نرسین ملاتا  
کیا کیا دلا کے غیرت رکھا میں باز دل کو  
سو واپس آج تیری آنکھیں بھر آئینہ  
لوگوں سے ہوئے جگر کے آئینہ رو بھلے کو  
جگہ تھی دل کو مرے دل میں اک زمانہ تھا  
خیزد عشق نے جس روز کی شمع چمن  
جو ذکر مہر سے ہو گا جان شادون کا  
جو صدرش کے کہنے سے میں سخن پوچھا  
بجرم نیم کہ تھا نہ قتل سو وافر من  
عشق کی خلقت سے آگے میں تیرا دیوتا  
خبر دل میں فرق آتا ہی نقطہ سے اعتقاد  
بر سر لطف و عنایت ہمہ جب آیا خاک  
شب کی مجلس بیچ وہ غارتگر ہر غایت تھا  
جینے دینے کی نہیں یاد اوس زانیہ کی کہ  
کل تو ست اس کیفیت سے تھا کہ آئی یہ  
اعتلا اہل آبادی سے دل آیا ہے تنگ

گرفتہ ایم اجازت زباغبان شہر  
آپس میں ہر پر یرومنہ دیکھ رہ گیا تھا  
وہ بند پیرہن میں دسے کر گرہ گیا تھا  
شاید سنہا میں جو کچھ محرم سے کہ گیا تھا  
ورنہ نہ سننے باتیں تیری میں سے گیا تھا  
عالم کے ڈوبنے میں کل کچھ ہی رہ گیا تھا  
خوناب دل سے ورنہ آفاق رہ گیا تھا  
مے بھی شینے کو اس سنگ میں ٹھکانا تھا  
جو نقد جان پڑی قیمت تو دل بیجا نہ تھا  
کر دے گے یاد مجھی کو وہ اک دیوانہ تھا  
ہر ایک بات میں زائد کے شاخسانہ تھا  
اجل کے واسطے یہ اوسکے اک بہانہ تھا  
سنگ میں آتش تھی جبے شمع میں چرا نہ تھا  
ورنہ جس خرم کو دیکھا فی الحقیقت ادہ تھا  
سر پہ جو تیرا بیٹھا سو وہ چرچ نہ تھا  
تھے جو باہم آشنا اک ایک سے بیگانہ تھا  
نالہ اپنا وقت شب اوسکے لیے افسانہ تھا  
بھر نظر جو درسد دیکھا سو وہ میخانہ تھا  
اسے خوشا و تھے کہ تنہا ہم تھے اور دیوانہ تھا

[illegible]

کیا ہے خاک کے تین جیسے سر پر  
 جہان میں لطف کوئی جیسے نہیں  
 وہ نقشہ نیر ہے عالم جہان میں ترس  
 جہن تو غم ہی میں گذرے ہر عمر سے  
 تلاش نیست میں انسانہ مر کر ہستی کی  
 دل اپنا چیر لیں خوابان سے تو آسوا  
 کب کسی دل رختہ سے سار کرتی ہے خا  
 فی تحقیقت دست تیرے میں دھینکا  
 میں بچا ہوں کسی سے داد اپنے قتل کی  
 حسن پر ہے نہیں گل کے تین آن غور  
 اوکے ہاتھوں پر لگا چور لوگے کیفیت  
 قتل کر سودا کو خون اسکا چپا یا کو خنم  
 دیکھ کر جو مر گئے ہیں تیرے پوروں پر خا  
 دست رنگین کی تھاری دھوم چارو نظر  
 یوں گران جو عہد میں اسٹار خندق سے  
 یوں لگا خندق تو اسے مشاطہ اس کے  
 دل میں اسکو یہ طاقت تھی اب مجھ میں نہیں  
 کتنی ہے میرے قتل کو یہ ہو فاخا  
 پیار سے شور چاہیے تو میں کے لیے

ہوا ہے خلق کو مفقود یک سلم جینا  
 پر تشنا کو ترے یار سے ستم جینا  
 کہ باب بیٹے کو شکل پڑا ہم جینا  
 جنہیں خوشی تھی او خین موت بھم جینا  
 خبر جنہوں کو ہے سمجھیں ہیں وہ علم جینا  
 کہ تا کجا باب خشک چشم خم جینا  
 ان دنوں ہاتھوں پر تیرے ناز کرتی خا  
 تیرے ہاتھوں کو کوئی مٹا کرتی خا  
 کس لیے تجھ ہاتھ سے پروا کرتی خا  
 جو ترے ہاتھوں پر یہ اب ناکرتی خا  
 کیا کہوں میں دزدی شب زکرتی خا  
 بر ملا عالم میں اب یہ راز کرتی ہے خا  
 باندھو ہاتھوں میں جاکر اونکے گروں پر خا  
 ان دنوں آفاق میں زور شور دن پر خا  
 ہاتھ آتی ہے جہان میں اب کروں خا  
 اس صفائی سے لگے ہرگز نہ دور پر خا  
 کیا کروں سودا ہے اسکی اب تو دور خا  
 چوچہ اس سے ملک کہ ان تزا کیا خا  
 تھاسختی خون مرا یا بھلا خا

شیر نار سے آج تو بڑی کج کنی زلفین  
 ویرانہ کوئی ایسا دیکھ کر نہ کہیں  
 میرا کوئی دل سے پہلے ہی ہلکا جائے  
 میرا دل تو کبھی نہ ہلکا جائے  
 میرا دل تو کبھی نہ ہلکا جائے  
 میرا دل تو کبھی نہ ہلکا جائے

وعدہ پھر دینے کے دل لیگی تھاشوخ  
 تی رستم اب جان میں نے سام رہ گیا  
 ساقی تو ہکو دینے سے کیوں جام رہ گیا  
 دل ہمنصیر زلف میں صیا و سکے مرا  
 ہوں تو چراغ راہ ہمنزیر آسمان  
 اسے دل ٹک اور سکے حسن مخط کو لکیر  
 ٹکڑے تو ہو چکا ہے جگر پھر کس لیے  
 بوسہ کی ادون لبوں سے یسودا ہونے  
 اہل تہمت میری تیر ہی تقدیر سے یہ پیغام کیا  
 چین میں آتے شکر تجھ کو باد سحر یہ گھرائی  
 ناگہان اس ان کی مجھے ناک چو چھو کیا حال  
 پیچ مجھے اس دیکھ میں کیا بوسے ہی تھیر کو  
 تھجائی بھائی فکر و تردد بعد از پیری پا یا چین  
 خاص کرو نہیں ہی نظارہ تو تو دید کی لذت  
 کونسا مجھے حسن تردد عمل میں یا تری حضو  
 مھر وفا و شرم و مروت سبھی کچھ ہمیں مجھے تھے  
 لذت دی نہ اسیر کی صیاد کی بے پروائی  
 شمع زخون سے روشن ہو گھر ایسے بے گناہ  
 مخزنین او شمع مجھے کچھ دین میں سے آنے کا

سودا نے جبکہ مانگا کرنا راوٹھ گیا  
 مردوں کا آسمان کے تلے نام رہ گیا  
 ملتا تھا وہ بوسہ بہ پیغام رہ گیا  
 اوس مرغ کا ہے وہ جو تہ دام گیا  
 لیکن خموش ہو کے سرش م رہ گیا  
 خورشید آ کے تاب لب بام رہ گیا  
 چلنے کا اٹک کر کے سرانجام رہ گیا  
 جسے کہ مانگ مانگ میں دشنام رہ گیا  
 ناز و تغافل دیکر اوسکو مجھ کو کیوں بدنام کیا  
 ساغر جب تک دین میں لاوین تو میری و جام کیا  
 خواہ تھی کالی خواہ تھی پیلی بس نے اپنا کام کیا  
 مجھ و خشی کو سنار بہن بتوں نے اپنا رام کیا  
 رات تو کالی دکھ کھ ہی میں صبح ہوئی آرام کیا  
 کور بھلین یہ آنکھیں سدن جسدن جلوہ عام کیا  
 دلو غارت کر کے میرے جان کو کیوں بچا گیا  
 کیا کیا دل دیتے وقت اسکو مئے خیال کیا  
 ترب ٹرپ کر سفت دیا جی جگر سے بچا گیا  
 صبح ازل سے ترستے خاموش چلے شام کیا  
 رہا ہے جب بند نہ لگا یا تب میں قبول اسلام کیا

ایک عقدہ بہت ناخن نہ بک  
 شے زردہ صندوق میں بک  
 شے زردہ صندوق میں بک  
 شے زردہ صندوق میں بک  
 شے زردہ صندوق میں بک  
 شے زردہ صندوق میں بک

گفتہ بدیم سائے کیا تو بھر یک  
 اسے ضرب سے لطف زندگی کا  
 سودا نے جب عیان تو نے کیا تو بھر یک  
 سنا کی اسے دودھ سے بکریاں اورد  
 دکن میں ہم سے جو کوئی بکریاں اورد  
 دکن میں ہم سے جو کوئی بکریاں اورد  
 دکن میں ہم سے جو کوئی بکریاں اورد  
 دکن میں ہم سے جو کوئی بکریاں اورد

۲۰۷  
 حیات سودا

یہ تو بھین قی میں نہ لکریں سودا  
 ادھن اب کی تو سودا  
 ادھن اب کی تو سودا  
 ادھن اب کی تو سودا  
 ادھن اب کی تو سودا  
 ادھن اب کی تو سودا

کیا جاسکے کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 اسی کو جاننے میں کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 کیا جاسکے کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 اسی کو جاننے میں کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے

قتل کوئی دل کا گر گریں  
 زہر غم جو اثر کر گریں  
 آفتاب دن کا سفر کر گریں  
 آفتاب دن کا سفر کر گریں  
 آفتاب دن کا سفر کر گریں  
 آفتاب دن کا سفر کر گریں

قاصد اشک آگے خبر کر گریں  
 فائدہ اب کیا کرے تیرا قریں  
 دیکھتے واماں کی ابرو ادا کر گریں  
 دیکھتے واماں کی ابرو ادا کر گریں  
 دیکھتے واماں کی ابرو ادا کر گریں  
 دیکھتے واماں کی ابرو ادا کر گریں

کیا جاسکے کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 اسی کو جاننے میں کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 کیا جاسکے کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 اسی کو جاننے میں کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے

دی تھی خدا نے آگہ پناہ ہو گیا  
 دروازہ کیا قبول کا سمور ہو گیا  
 پرواز کا تو دل سے غلش دور ہو گیا  
 پرواز کا تو دل سے غلش دور ہو گیا  
 پرواز کا تو دل سے غلش دور ہو گیا  
 پرواز کا تو دل سے غلش دور ہو گیا

بننا پتھر اپنی چشم کا دستور ہو گیا  
 بھٹکی چہرے سے کہ ہے خدا یا میری دعا  
 خوش میں شکستہ بالی سے اپنی ہم آہلے  
 خوش میں شکستہ بالی سے اپنی ہم آہلے  
 خوش میں شکستہ بالی سے اپنی ہم آہلے  
 خوش میں شکستہ بالی سے اپنی ہم آہلے

کیا جاسکے کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 اسی کو جاننے میں کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 کیا جاسکے کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 اسی کو جاننے میں کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے

کیا جاسکے کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 اسی کو جاننے میں کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 کیا جاسکے کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے  
 اسی کو جاننے میں کہ ہر کی طرف سے غافل نہ رہے

موتا کو بھی ترا کرے اچھا پیام لب  
 جون خضر زندگی ابد ہو اسے نصیب  
 بوسے کی آرزو میں کٹی عمر بھر کھو  
 ہم سلسلے میں باتے او کی ہوے اسیر  
 جب تک ہے وہ نام فصاحت نئے کھو  
 کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب  
 گل داد عند لب کو پونچا تو کیا ہوا  
 فرزند اس زمانے میں کب ہو پیر مرث  
 اسلام چھوڑ رہے کیا کفر اختیار  
 بالین پہ تو مرے نہ جگہ تک کر سچ  
 بیگانہ دار آ کے نہ پوچھا کھو ہمیں  
 کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے  
 کر خدیر اینین پر شیشہ خالی محتسب  
 کیونکہ ترک می کرین کچھ آج کے سیکش نہیں  
 گر سبوتے می سر سر پر ہے تیری می نہیں  
 دخت نہ کچھ ایسی تیری جو تیرے حرام  
 رش کو سلسلے سے بن باندھے تو چھوڑ  
 پھر جو بنگلے میکے کی راہ تو پیچھے ترے  
 تھے غراے کو سودا لاؤک خاطر کج

عیسے سخن کو سنکے ترے ہون غلام لب  
 کیا رو سے تو جسکے تئیں بھر کے جام لب  
 اکدن ترے لبون سے نیا یامین کام لب  
 رکھتا ہے صید دل کے لیے شوخ لب  
 سبحان سے جو سودا کا شیرین کلام لب  
 یہ دل کھلے جو تجھے تو پہلے صبا عجب  
 فریاد کو مری ہے پہونچا ترا عجب  
 آئینہ کو ہے سنگ سے ہوا صفا عجب  
 تو بھی وہ بت نہ رام ہوا اسی خدا عجب  
 یہ وہ مرض ہے جس سے کہ ہونی تھا عجب  
 تم بھی کوئی ہو جان مری آتشنا عجب  
 اسی شیخ سیکھے کی تو آب و سو عجب  
 تیغ ہے امین شراب پر نکالی محتسب  
 منے میخانے میں آ کے سدہ بھجالی  
 وضع کچھ دستار کی اس سے زالی محتسب  
 ہننے تیری ضد سے اب وہ گھر میں الی  
 ہاتھ آیا ہے مرے ضمنوں عالی محتسب  
 بیت یہ سکھلا لگا دو دکا ڈھالی محتسب  
 شجکو وہ سمجھیں میں پشم شیر قالی محتسب

موتا کو بھی ترا کرے اچھا پیام لب  
 جون خضر زندگی ابد ہو اسے نصیب  
 بوسے کی آرزو میں کٹی عمر بھر کھو  
 ہم سلسلے میں باتے او کی ہوے اسیر  
 جب تک ہے وہ نام فصاحت نئے کھو  
 کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب  
 گل داد عند لب کو پونچا تو کیا ہوا  
 فرزند اس زمانے میں کب ہو پیر مرث  
 اسلام چھوڑ رہے کیا کفر اختیار  
 بالین پہ تو مرے نہ جگہ تک کر سچ  
 بیگانہ دار آ کے نہ پوچھا کھو ہمیں  
 کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے  
 کر خدیر اینین پر شیشہ خالی محتسب  
 کیونکہ ترک می کرین کچھ آج کے سیکش نہیں  
 گر سبوتے می سر سر پر ہے تیری می نہیں  
 دخت نہ کچھ ایسی تیری جو تیرے حرام  
 رش کو سلسلے سے بن باندھے تو چھوڑ  
 پھر جو بنگلے میکے کی راہ تو پیچھے ترے  
 تھے غراے کو سودا لاؤک خاطر کج

عیسے سخن کو سنکے ترے ہون غلام لب  
 کیا رو سے تو جسکے تئیں بھر کے جام لب  
 اکدن ترے لبون سے نیا یامین کام لب  
 رکھتا ہے صید دل کے لیے شوخ لب  
 سبحان سے جو سودا کا شیرین کلام لب  
 یہ دل کھلے جو تجھے تو پہلے صبا عجب  
 فریاد کو مری ہے پہونچا ترا عجب  
 آئینہ کو ہے سنگ سے ہوا صفا عجب  
 تو بھی وہ بت نہ رام ہوا اسی خدا عجب  
 یہ وہ مرض ہے جس سے کہ ہونی تھا عجب  
 تم بھی کوئی ہو جان مری آتشنا عجب  
 اسی شیخ سیکھے کی تو آب و سو عجب  
 تیغ ہے امین شراب پر نکالی محتسب  
 منے میخانے میں آ کے سدہ بھجالی  
 وضع کچھ دستار کی اس سے زالی محتسب  
 ہننے تیری ضد سے اب وہ گھر میں الی  
 ہاتھ آیا ہے مرے ضمنوں عالی محتسب  
 بیت یہ سکھلا لگا دو دکا ڈھالی محتسب  
 شجکو وہ سمجھیں میں پشم شیر قالی محتسب

موتا کو بھی ترا کرے اچھا پیام لب  
 جون خضر زندگی ابد ہو اسے نصیب  
 بوسے کی آرزو میں کٹی عمر بھر کھو  
 ہم سلسلے میں باتے او کی ہوے اسیر  
 جب تک ہے وہ نام فصاحت نئے کھو  
 کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب  
 گل داد عند لب کو پونچا تو کیا ہوا  
 فرزند اس زمانے میں کب ہو پیر مرث  
 اسلام چھوڑ رہے کیا کفر اختیار  
 بالین پہ تو مرے نہ جگہ تک کر سچ  
 بیگانہ دار آ کے نہ پوچھا کھو ہمیں  
 کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے  
 کر خدیر اینین پر شیشہ خالی محتسب  
 کیونکہ ترک می کرین کچھ آج کے سیکش نہیں  
 گر سبوتے می سر سر پر ہے تیری می نہیں  
 دخت نہ کچھ ایسی تیری جو تیرے حرام  
 رش کو سلسلے سے بن باندھے تو چھوڑ  
 پھر جو بنگلے میکے کی راہ تو پیچھے ترے  
 تھے غراے کو سودا لاؤک خاطر کج

کلمات سودا

۲۱۰

چھوٹے کے چنگ بن نہیں آئی ہر اکوٹ  
 ٹوٹا و ضرور شمع توجہ رو کے انکی نیت  
 دے مت حکمت خواب ل سخت کو فلک  
 بخوابی سے ہر میرے جوشاکی وہ شعور  
 سکھنے خید چاہتا ہے سوؤن زیر آسمان  
 مجھہ اشک میں جون ابراثر ہو یگانا باب  
 آوارہ ہے اُنکا کہ میں جاتا ہوں ادھن  
 گزرے ہے شب در در اسی فکر میں کب  
 آخر تو پھر ہے وہ سدا خانہ بجانہ  
 کہتے ہیں کتنی ہے مجھے ہر شب  
 نالے سے رہے گئے کسار ہو پانی  
 دکھ تو نہ کراو سکے گرفت رک سیکا  
 ہمیشہ ہے میری چشم پر آب و تیرا  
 تو اپنا روئے عرفاں کہیں سے دیکھ  
 سخن کی چستی و سستی ہے ہر سنی میں  
 گئی ہے سر سے گندرج اشک کھوئی  
 گرہ جو توب دیا پ زلف سے گھولے  
 دلیل ہے تری شب بے نقاب پرنگی  
 جو دیکھے منی ہوا کوہ دام میں تیرے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]



روایت نامہ مشتمل ہے  
 درج ذیل ہے

<p>برق دیکھی ہو جسے سوجانے          دل ترستا ہو دیکھنے کو مرا          جو کوئی دیکھتا ہے روتا ہے          کیونکہ سودا ہو لیلو نکاح</p>	<p>مجھ دل بے قرار کی صورت          خنجر آب دار کی صورت          مجھ دل داغدار کی صورت          دیکھنے بن لال زار کی صورت</p>
<p>اتی ہے کسی واقف اسرار محبت          آتش ہے تری گرمی بازار محبت          کیونکہ محکومہ مار اشم دوری ترے آہ          کرتے ہیں اسیر نفس دوام بھی فریاد          کیونکہ نہ کر ہے وہ بھلا نامحسوس          دعویٰ مری صحت پسیم کو غلط ہے          قاصر ہے زبان شکر میں قاتل کی ہمارے          ہر جرم کو ہے عفو ترے عہد میں ظالم          باتوں سے کچھ اپنی نہیں تیرا گلہ منظور          ملک سادہ دلی پر تو مرے رحم کرے یار          روتی تھی مرے حال پہ میری افلاک          ہر خار سے دوکھا ہے مراد میں پرواز          دل طوطی خط کو نہ دے اوس شمع سو          جب تک ہے جہان میں گل و گلزار سلاست          سر نہ رہا باغ ترے حسن کا خط سے</p>	<p>پوچھیں نہ خدائی کو پرستار محبت          کیا لیکنا بجز داغ خنجریدار محبت          کس منہ سے کرو لگا میں پھر اظہار محبت          لے سکتی نہیں سانس گرفتار محبت          جس دل میں کھٹکتا ہو پراخار محبت          نہ بچے ہی نہ دیکھا کوئی بیار محبت          کیا سچ میں آسان کی دشوار محبت          گردن زدنی ہے سو گنگار محبت          شکوے سے مراد تھی ہے گفتار محبت          ہوں تجھے شکر ہے طلبگار محبت          جس روز کیا تجھے میں اقرار محبت          ہوں کشتہ بلبلس گلزار محبت          کہا دے گا اس آئینہ کو زنگار محبت          یارب رہے وہ گوشہ دستار سلاست          مگر دین آئینہ زنگار سلاست</p>

روایت نامہ مشتمل ہے  
 درج ذیل ہے

۲۱۳

روایت نامہ مشتمل ہے  
 درج ذیل ہے

روایت نامہ مشتمل ہے  
 درج ذیل ہے

[illegible]

سودا کوں میں بارے کیسے کہیں  
 اور جان میں حواس کیسے کہیں  
 رویت خار میں کیسے کہیں  
 ہنر دہان میں کیسے کہیں

شیخ میں ہر چیز ہے سر سے گزرجانی طرح  
 یا تبسم یا نگہ یا وعدہ یا گاہے پیام  
 بلبلو نکو دون ہوں دیوان فغانی کا میں  
 تجھ بن آنکھوں سے مری مرد کو صحران  
 کا گھر پٹے پر ناگن تباہ کرنا ہے زہر  
 گھر کیا اپنا بتانے دل کو میرے دہشت  
 جاسے گل توڑے ہے کچھین باغیاں چوب گل  
 آہ کس سر وین قمری ہے قدریاری طرح  
 طفل کج شک کا بھی دیکھا کجھو ربط ہم  
 نہ بندھی قصہ پر کاہ تلک سے کمر  
 تجھ فروتن کی ہے جوتش نگین پاسبند  
 دیکھتا ہوں یونہی نرم میں ہر ایک کو منہ  
 ذالی بازار جو سودا نے ستارے دل کو  
 لعل نشا بادہ و حسن طور صبح  
 لہرائی ہے نسیم سحر کیا ہے ساقیا  
 حلقہ میں اوسکی زلف کے عارض پر نظر  
 گدڑے ہے چشم ز سے مری یونہی میں  
 آویزہ گھر ہے بنا گوش یاد میں  
 خاکستر اپنے سوختہ دل کی صبا کے تھمر

کھب گئی لیکن ہمارے دل میں پردہ اٹھ  
 کچھ بھی اکی خانہ خواب اس دیکھ سہائی طرح  
 درنہ گلشن میں ہر میرے کونسی جانی طرح  
 سیل سے مجھ اشک کے ہر گھر جو درانی طرح  
 سیکھ لی زلفوں سے تیری آن بل کھائی طرح  
 توڑ کر کعبہ بنائے ہیں یہ تجھانے کی طرح  
 کچھ نظر آتی ہے اسے سودا اہل انکی طرح  
 نالہ کرتی ہے تو میرے دل افکار کی طرح  
 دل سے میرے یہی اس شوخی پر کیا کی طرح  
 تیغ اگر خربودن اپنی مو کسار کی طرح  
 گو بظاہر ہر نو سیدی مری گفتار کی طرح  
 طلب ہم کی نظروں سے گنگار کی طرح  
 لٹ گئی دیکھتے ہی جس حسد بدار کی طرح  
 لکھ رہا ہے خلق و جان سرور صبح  
 گویا ہے موج بادہ لبام لبور صبح  
 جوشب میں بگیا ہو گرہ کھل کے نور صبح  
 جیسے کنار بحر سے ہوئے عبور صبح  
 یا سرنگون ہے اوسکے مقابل غرور صبح  
 تختہ تری گلی کو ہے بھیجا حضور صبح

خجین تر سخن متلاں میں  
 خجین سخن کا اپنے میں  
 خجین سخن کا اپنے میں  
 خجین سخن کا اپنے میں

۲۱۵

قدم نہ زکیر کچھ کو سے  
 کہ نہ ہو سکتا کو سے  
 اوسے بہت دیکھتا کو سے  
 زان عیاں کو سے  
 تو بادشاہ کو سے  
 کھڑے کو سے  
 کھڑے کو سے  
 کھڑے کو سے  
 کھڑے کو سے

رویت خار میں کیسے کہیں  
 ہنر دہان میں کیسے کہیں  
 سودا کوں میں کیسے کہیں  
 اور جان میں کیسے کہیں

[illegible]

تراجمی نامہ تو نہ بنجائے تاکہ  
 خداوند دین کار سے نہ بچے  
 ردیف و احوال  
 حکم و دیکھ

ہوئی عمر کہ ہم لگ رہے ہیں دہن سے  
 ہوا ہے رشک چمن چہرہ یار کا سودا  
 لذت بے بخت منی ہے زمانے سے عید  
 اشک میری چشم کیوں کر اثر پیدا کرے  
 جو نصیحت کرنے کی محکومین یہ جانتے  
 مجھ دل صد چاک ہی سے دہن میں وہ  
 میں تو جاؤں در سے تیرے پر کین کیوں  
 شوخ لوں نام کو میں تو بھی اسی کو کہیں  
 یا علی پونچا ہر سودا در پر ہے آپ  
 میں چاہتا نہیں دنیا میں غرور جا بلند  
 مگر تو مہر کو اسے شعلہ خوستا تا ہے  
 عجب نہیں کہ چپے ہر فلک سے فوارا  
 انکی خبر ہو مجھوں کی اب کہ یہ بر پا  
 ہجوم فوج خطا و سکا نہ کیوں ہو کائنات حسن  
 چشم قدم سے کسو کی ہے آشتا قری  
 اسی سے واعظ الحق کو پست فطرت جان  
 مگر غرور تو زنا را سپاسے نادان  
 کرے ہے گردش دوران طرح چندو کے  
 لیا ہے دلوں جو چہرے تو اسکو شکر تنگ

جھک نہ دیجو پیار سے غبار کے مانند  
 خطا و سگے گرد جو آیا ہمارے کند  
 نوش و سہنی نیش یہ زہر خزانے سے عید  
 سبز ہوا خاک میں ہے اپنے دانے سے عید  
 عاقول کو بات سننی ہے یوانے سے عید  
 ورنہ کھلنی گناہ اداس کی کب ہے شلے سے عید  
 یوفائی اوس سے کرنی تھی خلائے سے عید  
 بحث دیوانے سے کرنی تھی سیانے سے عید  
 پھر نامحرم ہے اس آستانے سے عید  
 یہی کہ دونوں جہان سے رہے نگاہ بلند  
 کہ اوسکا ہاتھ ہے جون دست اذخواہ بلند  
 بڑی ہے اشک کے آئین کی دلے را بلند  
 کیا ہے لیلیٰ کے کیوں خیمہ سیاہ بلند  
 کرے ہے رتبہ شہ کثرت سپاہ بلند  
 دکھانہ سرو مجھے ہے مری نگاہ بلند  
 ہوا ہر چہرے کی منبر یہ خواہ مخواہ بلند  
 جو مرتبہ ہے ترا شکل مہر و ماہ بلند  
 ہر ایک شخص کو یان گاہ پست و گاہ بلند  
 کہ ہووے ملک کی وسعت نام شاہ بلند

انکس تو مجھ میں طبع عود کی ہے  
 اب تو مجھ میں طبع عود کی ہے  
 جب میں بوجھوں ہون میں عود کی ہے  
 جب میں بوجھوں ہون میں عود کی ہے  
 انکس تو مجھ میں طبع عود کی ہے  
 اب تو مجھ میں طبع عود کی ہے  
 جب میں بوجھوں ہون میں عود کی ہے  
 جب میں بوجھوں ہون میں عود کی ہے

حیات سودا

نقش حال سے کی کہ بیری دیوان کو  
 جہر ی ایات کا کہنا ہے مسکن کا غنڈ  
 دیکھتے ہیں ادن سے کی کہ بیری دیوان کو  
 جہر ی ایات کا کہنا ہے مسکن کا غنڈ  
 دیکھتے ہیں ادن سے کی کہ بیری دیوان کو  
 جہر ی ایات کا کہنا ہے مسکن کا غنڈ  
 دیکھتے ہیں ادن سے کی کہ بیری دیوان کو  
 جہر ی ایات کا کہنا ہے مسکن کا غنڈ

حاصل ہو ہوا دس میں رات بارہوی  
 حاصل ہو ہوا دس میں رات بارہوی  
 حاصل ہو ہوا دس میں رات بارہوی  
 حاصل ہو ہوا دس میں رات بارہوی



[illegible]





[illegible]



[illegible]

دو دن کے لئے اب اس سے فطرت سے نام ناز  
 بوجھتی اب اس سے فطرت سے نام ناز  
 از لیل اب اس سے فطرت سے نام ناز  
 بوجھتی اب اس سے فطرت سے نام ناز  
 از لیل اب اس سے فطرت سے نام ناز  
 بوجھتی اب اس سے فطرت سے نام ناز

ما بجا سوت میں پانی کے تہ خاک ہنوز  
 کون جان سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز  
 گرد چہرے میں گریبان کے درے چاک ہنوز  
 باز آتے نہیں گردش سے یہ افلاک ہنوز  
 مغل میں نیلزارہ میں انگوٹھی میں تانک ہنوز  
 تو گریبان کا نادان سے ہے چاک ہنوز  
 کی نہیں اب گہرے یہ زبان پاک ہنوز  
 دکھ سے دل دینے کے وقف نہیں لگا ہنوز  
 نہیں کیوں میں کٹی اسکو شب تار ہنوز  
 نگہا اسکے گریبان کا کوئی تار ہنوز  
 سو تو وہ گل ہی نہیں بسبل گلزار ہنوز  
 صبر دل رہی تو دلی نہیں بازار ہنوز  
 نہیں اس شعلہ سے آگ یہ جس و خار ہنوز  
 تب سے ہم کج قفس میں ہیں گرفتار ہنوز  
 شق پر داز نہیں تاسر دیوار ہنوز  
 مٹا رہی ہے صف مرقان سے یار ہنوز  
 جھکھتی ہی نہیں رخت اطہار ہنوز  
 سبق ناز نہ لیتی تھی وہ غفٹار ہنوز  
 ساتھ ہی ہی کے ملے الفت تار ہنوز

کے بن زیر زمین دیدہ مناک ہنوز  
 گل زمین سے جو نکلتا خیر رنگ شعلہ  
 ایک ن گہر میں دامن کا ترے دیکھا تھا  
 بستجو کر کے تجھ آفت کو بسم پونچایا  
 باغ میں جب سے کیا تھا وہ خار لودہ  
 شمع دیر سے مرے تیج جنون کا ماصح  
 کیونکی سودا میں کروں وصف ناگوں کا  
 بے خبر در و محبت سے ہے وہ یار ہنوز  
 رزم گشتگی میری یہ اوسے کیا آوے  
 نہ اسی قطرہ اشک اسکی شرہ تک آیا  
 آپ نالان ہو تو دیوے مری فریاد کی درد  
 کیوں نہ بھاوے اسے قیمت مٹنی سوا  
 یار کے حسن سے میں عجیبہ اختیار ہنوز  
 بال و پر جو نے بنائے تھے نمودار ہنوز  
 ہو گئے پامال نکر ہسکو رہا اے میتا  
 جی کو گوشت رکھا آنکھوں نے پر حشر ل  
 آہ یہ کیسی شکایت ہے مرے دل میں شمر  
 تب سے پامال ہے دل کا ورق صبر قرار  
 رتبہ شمع حرم کو میں بسم پونچایا

بسم پونچایا  
 بسم پونچایا  
 بسم پونچایا  
 بسم پونچایا  
 بسم پونچایا  
 بسم پونچایا

۴۴

کلیات سودا  
 کلیات سودا  
 کلیات سودا  
 کلیات سودا  
 کلیات سودا  
 کلیات سودا

بسم پونچایا  
 بسم پونچایا  
 بسم پونچایا  
 بسم پونچایا  
 بسم پونچایا  
 بسم پونچایا

سودا تو در دل سے پٹا ہے بیمار  
 مونا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز  
 کب چکو ہے بہار میں گلزار کی ہوں  
 بلبل ہے گو نہیں ہے رخ یار کی ہوں  
 قاتل ہی میری خون کی نرکتا تھا آرزو  
 نرگس جو شکل چشم او کی ہے زمین تلے  
 پائے نہ جھانکنے بھی کبھو ہم در چین  
 پیش از سخن زبان جو کاٹی تسلیم کی طرح  
 قدرت نہ ہمو آہ کی نے طاقت آفتان  
 سودا جس دے لکے تین کے چکے ہم آگ  
 ہم نے بھی دیر و کوب سے دن چار کی ہوں  
 گھر اس کا اوسی کو ملا زیر آسمان  
 نے چین روز وصل نہ شب ہجر کی قرار  
 یوں چاہتا ہوں داغ میں دلیر ہزار ہا  
 اے شوخ تیری گرمی بازار دیکھ کر  
 دیر و حرم کی بوج چکا ہے وہ رنگ و خشت  
 عارض کا دیکھتا ہے تمنا سے عند لب  
 تیری فرہ نے سیر کیا ہے بہت ہمیں  
 سودا تو آپ آپ کو سمجھا رہے خوش

سودا تو در دل سے پٹا ہے بیمار  
 مونا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز

روایت سین محلہ

کلی کبھو نہ مرغ گرفت رکی ہوں  
 ہے گل کو اوس کے گوشہ دستار کی ہوں  
 اپنے بھی دم میں تھی دم تلوار کی ہوں  
 کیا جانے ہے کسے ترے دیدار کی ہوں  
 رکتے ہیں دل میں خستہ دیوار کی ہوں  
 اوس شوخ سے رکھوں ہوں میں رکی ہوں  
 نکلے سو کیوں کہ اپنے دل زار کی ہوں  
 رکھتے نہیں ہیں کوئی خریدار کی ہوں  
 اب سب کا نہ شوق نہ زار کی ہوں  
 جسے جان میں آن کے سار کی ہوں  
 کیا جانے کیا ہے اپنے دل زار کی ہوں  
 جس طرح باغبان کو ہو گلزار کی ہوں  
 سب خود بردھیں ہیں خریدار کی ہوں  
 جکو ہے تیرے سایہ دیوار کی ہوں  
 گل کو ہے تیرے گوشہ دستار کی ہوں  
 باقی رہی ہے کچھ دم تلوار کی ہوں  
 منصور کو ہوئی ہے سردار کی ہوں

دین نہیں ہے اپنے خستہ دل میں  
 گئی سب باری دل میں خستہ  
 منتون سے عام ہے اود میں کوئی  
 چمن میں اس کے کینہ چمن ان جاب  
 اس دوران کو سب کو بوجی کینہ  
 روایت سین محلہ  
 یوں دیکھ کر سے دیدہ پر آب کی  
 رہا میں جو جس طرح سے گرداب کی  
 وہ ہوں ترے دھلے روتا ہوں میں

سب کی دل میں گداز کی گردش  
 چمن میں اس طرح سے یک بلبل میں وہ  
 از کب سے ہو جام سے لب کی گردش  
 سے منہ سے غار کی گردش  
 گوئل ہو تو غمی پہر اس کی گردش  
 ہو کئی عاشق پہر اس کی گردش  
 جس خرد و صبر میں اس دلو ہو کی گردش  
 نفس کو بری ہوئی اس دلو ہو کی گردش  
 دل زلف و رخسار میں اس دلو ہو کی گردش  
 خوش آئے اسے اس دلو ہو کی گردش  
 دل زلف و رخسار میں اس دلو ہو کی گردش  
 خوش آئے اسے اس دلو ہو کی گردش  
 دل زلف و رخسار میں اس دلو ہو کی گردش  
 خوش آئے اسے اس دلو ہو کی گردش

کلی کبھو نہ مرغ گرفت رکی ہوں  
 ہے گل کو اوس کے گوشہ دستار کی ہوں  
 اپنے بھی دم میں تھی دم تلوار کی ہوں  
 کیا جانے ہے کسے ترے دیدار کی ہوں  
 رکتے ہیں دل میں خستہ دیوار کی ہوں  
 اوس شوخ سے رکھوں ہوں میں رکی ہوں  
 نکلے سو کیوں کہ اپنے دل زار کی ہوں  
 رکھتے نہیں ہیں کوئی خریدار کی ہوں  
 اب سب کا نہ شوق نہ زار کی ہوں  
 جسے جان میں آن کے سار کی ہوں  
 کیا جانے کیا ہے اپنے دل زار کی ہوں  
 جس طرح باغبان کو ہو گلزار کی ہوں  
 سب خود بردھیں ہیں خریدار کی ہوں  
 جکو ہے تیرے سایہ دیوار کی ہوں  
 گل کو ہے تیرے گوشہ دستار کی ہوں  
 باقی رہی ہے کچھ دم تلوار کی ہوں  
 منصور کو ہوئی ہے سردار کی ہوں

سودا تو در دل سے پٹا ہے بیمار  
 مونا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز  
 کب چکو ہے بہار میں گلزار کی ہوں  
 بلبل ہے گو نہیں ہے رخ یار کی ہوں  
 قاتل ہی میری خون کی نرکتا تھا آرزو  
 نرگس جو شکل چشم او کی ہے زمین تلے  
 پائے نہ جھانکنے بھی کبھو ہم در چین  
 پیش از سخن زبان جو کاٹی تسلیم کی طرح  
 قدرت نہ ہمو آہ کی نے طاقت آفتان  
 سودا جس دے لکے تین کے چکے ہم آگ  
 ہم نے بھی دیر و کوب سے دن چار کی ہوں  
 گھر اس کا اوسی کو ملا زیر آسمان  
 نے چین روز وصل نہ شب ہجر کی قرار  
 یوں چاہتا ہوں داغ میں دلیر ہزار ہا  
 اے شوخ تیری گرمی بازار دیکھ کر  
 دیر و حرم کی بوج چکا ہے وہ رنگ و خشت  
 عارض کا دیکھتا ہے تمنا سے عند لب  
 تیری فرہ نے سیر کیا ہے بہت ہمیں  
 سودا تو آپ آپ کو سمجھا رہے خوش



اس سے زیادہ خاک کروں انتظار  
فک کر کھڑے ہوں قدم قدم کا  
کون کون سے کون سے تیرا  
روایت طاب خطہ

۱۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۲۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۳۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۴۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۵۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۶۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۷۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۸۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۹۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے  
 ۱۰۔ جو کہ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کی طرف سے



[illegible]

ایک دفعہ میں نے ایک کھانسی سے دل کا درد ہوا  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ

جس وقت میں نے ایک کھانسی سے دل کا درد ہوا  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ

جان تک و چکین بات اپنی پل بھیمان  
 کیا کیا اس خانہ پر دودھ میں سے نیم آرا  
 مٹتی ہے عمر ہفت ہی میں اس شمع کی  
 ترے پیار کے بالین پہ رہتا آپ ہی  
 شمع شبہا سے محرم کی طرح اپنے ساتھ  
 شہ کو تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 سوڑا سوڑا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 قرغان کی گر خاش کا بیل ڈھنگ کر دینے  
 زار و جل نہ وان ہو تو حاضر ہے گھر سزا  
 نقص نہ ملانی اپنی نہ پونچھ تو دان ملک  
 دامان میل اشک مرا حجب میں سے  
 بے ہمتی سبب گد و د کا ہے ورنہ  
 بڑیا سے لے جایا ہے نہ سیرنگ گد کھجور  
 تھوڑے کے واسطے ترے نیمہ کے سروان  
 خواہش جنھیں ہے ملک کی او کو نہیں تم  
 بادہ پر گو کر مرہ کیا محتسب نے تنگ

ایک دفعہ میں نے ایک کھانسی سے دل کا درد ہوا  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ

۲۳۰  
 جہاں سے دل کا درد ہوا  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ

روایت عین مجسمہ  
 جہاں مری سرا کہ ایک دل ہزار داغ  
 اسے لاد کو خاک نے دیے لکھ چار داغ  
 دوزا ہے جو ہر سپند کینا بچک خجما

ایک دفعہ میں نے ایک کھانسی سے دل کا درد ہوا  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ  
 دل کو دھڑکنے لگا اور میں نے کہا کہ

ای داس بران عاشق نادار کاشی  
چو گل سے سوتر گل ریت کا عاشق  
بلبل پنجمن سے گل گلزار کا عاشق  
رشتہ کو محبت میں نہ نہ کا عاشق  
سے نہ کہ عجب میں نہ نہ کا عاشق  
بائیں سے اس کے قاتل کے قاتل کا عاشق  
ہے دم سے قاتل کے قاتل کا عاشق  
ادب لک دی نگ نوری افکار کا عاشق  
پیکر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہایت ناز و نیاز سے کہتا ہے کہ میں نے تم کو دیکھا ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے

میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے

میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے  
 میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے میری بات سنی ہے

ساتی جو تو ننہوے تو ساغر بلور کا  
 منہ پوئے جام بے ناب کی طرح  
 لذت ہے دلوں کا گمہ لڑانے سے یار کے  
 ملنا تر ابر ایک سے پھیکا کرے نہ دل  
 سوزوں ہے اس چمن میں ہنگام سنجوی  
 خط سادہ روئے چہرے پر گستاخین و لطیف  
 کب سیر ہوں نہانا قناعت سے جو کوئی  
 جز خط سبز عارض و لہذا ز ہمنشین +  
 سوداے کیونکی یار کو ہو موقت  
 کرتی ہے مرے دلمین تری جلوہ گری رنگ  
 کس رنگ میں دیکھا نہ ترے رنگ کا جلوہ  
 اسی شیشہ گران دل کوئی ٹوٹا جو چاہے  
 ہر مرغ کو پہچان کے نامے کو تو لبنا  
 ہے خاک سب راج خدا جانے چمن کا  
 کس گل میں یہ جلوہ ہے جو لب کج تفسیر  
 کر جائے عربانی کو خاکستری سودا

میںاے سے کے واسطے جو رنگا و رنگ  
 پیدا کرے ہے چشم تری رنگ اور رنگ  
 دیکھا کہین نہ اسکے سوا جنگ اور رنگ  
 چاہے ہے دوستی میں تو یہ ڈھنگ اور رنگ  
 بہر کتاب مرغ بد آنگ اور رنگ  
 ایسا کچھ اوسکو جان کہ جون رنگ اور رنگ  
 کھاتے ہیں خوان دہر یہ سر رنگ اور رنگ  
 دیکھا ہے آپ نے یہ کبھو رنگ اور رنگ  
 پیر و جوان ہیں بادہ گل رنگ اور رنگ  
 اس شیشہ میں ہر آن دکھاتی ہے پری رنگ  
 سب رنگ میں ہے تو یہ تر اس کے بری رنگ  
 پیدا کرے پھر اور ہی کچھ شیشہ گری رنگ  
 نالے کے کبوتر کا ہی سرے جگری رنگ  
 دیکھ آے ہے کیا جا کے نسیم سحری رنگ  
 دکھاتی ہے سیری مجھے بے بال پری رنگ  
 ہو غم سفریان سے تو یہ سفری رنگ

روایت لام

آج در پر ترے پڑا ہوں مڑھاں  
 اپنے ہونٹوں کو دیکھتا ہے لال

کچھ شمشیر چاد دل کے نکال  
 پان کھا کھا کے آری کے بیچ





[illegible]



[illegible]

دل بستای اپنی کو با جو نکردن مین  
 آرزو کس طرحتے تب کو نکردن مین  
 ہرگز جگہ و سکی ترے پہلو نکردن مین  
 بلکہ یوں ہیجرات عالم نے کتھبا تو نہیں  
 عکس گل مین رنگ ہے گل کا پھل کی بو نہیں  
 خوش صدا ہوتی ہے وہ جی کی حسین نہیں  
 محتفلہ انسان ہے جو جس پہی کی نہیں  
 شے ہے اک ناخن بدل آؤں تو پیا نہیں  
 زلف کی اوسکی گرہ پہ غنچہ شبہ نہیں  
 نیل بزم ہے کمین یا۔ و یقین بک نہیں  
 حامل کشتی ہے دریائے کو آب نہیں  
 خواہش ترک نیاز ناز و نون کو نہیں  
 یوں لگا لے محبت ہم مین پمہ کی نہیں  
 لگا لو ہر شہید و بین ترے کا ہیکہ و نل نہیں  
 مین سر سے تا قدم یار و نیاز تیغ قاتل نہیں  
 گرہ کا چین پیشانی کے دقت ناز بسل نہیں  
 جو ہر دم برق کا سرور و ادخس مین نہیں  
 ملک کے پیشے مین اگر ادسی و سکی مین نہیں  
 مین کس پہنے سے آئینے مین کس سوئے نہیں

تجھے وحشی تگرے جو مین اب آنکھ لگاؤں  
 اب تجھے ملون تب کے کیا کر تجھ تو  
 ہے دوسرے کا شکوہ جو ہر دم سوا  
 حسن یکتا مین ترے ہرگز دلی کو نہیں  
 گر نہیں باور تو دیکھ آئینے مین اپنا جاہل  
 بونا بھاتا نہیں اوسکا جو بے سور و نہ ہو  
 جب امید وصل ہوتی ہے تو یوں بکھو جی کا  
 تیغ کھدکتے نہ اوسکو نے کمان و نل مال  
 شانہ کھولے گا صبا سے دل صبح جاک کا  
 سنے ترک عشق میرا ہنسنے یوں بولا وہ سن  
 روئے برسوں پر نہ پونہی منزل مقصد گو ہم  
 خط سبز اوسکا سیہ کچر و ہوا میرا سفید  
 مین کما سووا سے وہ جی باتا کجکویا  
 مجھے عاشق نو جو اپنا جفا کا کب مین حاصل ہوا  
 جان پر چھو مجھے جرم و فدا پر اپنے قاتل ہوا  
 و یحسان ادا اوسکے تو ہر کوپے مین لیکر  
 نہ دانہ آبلہ چٹ خوش چین میرے کے ہاتھ آو  
 غم وحدت مین کیا کیا بادہ جوشی یا راکر تھا  
 جگہ تجھ بن سکے کیونکر کیسے نونہ و کمانے کا

۳۴۰  
 کلمات سودا

دل بستای اپنی کو با جو نکردن مین  
 آرزو کس طرحتے تب کو نکردن مین  
 ہرگز جگہ و سکی ترے پہلو نکردن مین  
 بلکہ یوں ہیجرات عالم نے کتھبا تو نہیں  
 عکس گل مین رنگ ہے گل کا پھل کی بو نہیں  
 خوش صدا ہوتی ہے وہ جی کی حسین نہیں  
 محتفلہ انسان ہے جو جس پہی کی نہیں  
 شے ہے اک ناخن بدل آؤں تو پیا نہیں  
 زلف کی اوسکی گرہ پہ غنچہ شبہ نہیں  
 نیل بزم ہے کمین یا۔ و یقین بک نہیں  
 حامل کشتی ہے دریائے کو آب نہیں  
 خواہش ترک نیاز ناز و نون کو نہیں  
 یوں لگا لے محبت ہم مین پمہ کی نہیں  
 لگا لو ہر شہید و بین ترے کا ہیکہ و نل نہیں  
 مین سر سے تا قدم یار و نیاز تیغ قاتل نہیں  
 گرہ کا چین پیشانی کے دقت ناز بسل نہیں  
 جو ہر دم برق کا سرور و ادخس مین نہیں  
 ملک کے پیشے مین اگر ادسی و سکی مین نہیں  
 مین کس پہنے سے آئینے مین کس سوئے نہیں

[illegible]

ہرگز نہ ہو کہ جو کچھ کہیں ہم جو شمار دامن  
 صندل جیب کھنٹی کچھ پر رومادر کی  
 پوچھتا کیا ہی کہ تو کون ہو ایک ہم چہ تین  
 عین سے تجھ کو محبت تو ہو جو کیا ہے  
 آتش عشق جو زہر ہو سنی دین تو پھر  
 اشک کل نگ ہو تو غم میں تیرا جانا بہنا  
 سو ہم گل ہی گل نہ رہا اب ہے سودا  
 شکل گل بنے تمام اپنا کیا تین دامن  
 دل کا یہ کانا کسی تہیے یارب کہ بہر  
 بو ز گل باد صبا کو پتے کو کسے یارب  
 شبنم دیر کی تعدد ہو نہ بدائع مجھے  
 پتھر پتھر ناصع کا ہما جو نہ کریاں تک ماتہ  
 کمانا ہونے مجھے اختر ز گھرین زکھ  
 چوڑ دنیا کو کہ اس مادر بر مصراہ  
 عشق فولاد میر اسن تیرا مفاطیس  
 طاع دل چپ میری دم کی ہیوت سودا  
 بیل تصویر ہوں جو نقش دیا میں  
 کیا گلابا دستے رکھو دینیں گدڑی ہر عمر  
 زک سے کاٹو کر کچھ ہے لہو اعلیٰ افغان

باج خوان ہو رگ اپنے سے تار دامن  
 ہم تو ہیں روز تو لہ سے غبار دامن  
 خاک راہ مت بے رحم شمار دامن  
 کون سا گل ہے لکھتا نہیں خار دامن  
 کرتی ہی جنبش مژگان تیرا دامن  
 نااہل ہے چمن نقش نگار دامن  
 دیکھ گیا کمان تین جا کے بہار دامن  
 یاد کہ تجھ کو بہانہ ان سے گلشن دامن  
 سیتے دیکھا نہ محبت کا سوزن دامن  
 دو طین میں دونوں ہم باندہ کو دامن  
 چوڑی گوت کی پستش کا برہن دامن  
 عشق کا چھوڑ دے جو یہ دلی دشمن دامن  
 پاک نہ تھا نہیں کہتے جو بیزن دامن  
 پھر گلاب تین تہا نہیں ہو کو دامن  
 چھوڑ گیا اوسکی کشش کا نہ یہ آہن دامن  
 بیسے چمکے ہے کوئی برادر گلشن دامن  
 نے قفس کے کام کا ہرگز نہ درکار دامن  
 اب اسیر دام ہیں تب تم گرفتار دامن  
 کس ل ارزدہ کی اس کش میں یہ خار دامن

۲۴۲  
 غزلات سودا

اس وقت کی کافیات کریاں کیا کریاں  
 فون میں جو کچھ کہیں ہم جو شمار دامن  
 کچھ میں آواز سے کیا ہے پتھر پتھر  
 راہ کو چوڑی لافات کروں ہر طرف  
 شمع کھنڈے میں تیرا ہے جو ہر طرف  
 ہوں تو افسانہ کراں تیرا ہے جو ہر طرف

ہرگز نہ ہو کہ جو کچھ کہیں ہم جو شمار دامن  
 صندل جیب کھنٹی کچھ پر رومادر کی  
 پوچھتا کیا ہی کہ تو کون ہو ایک ہم چہ تین  
 عین سے تجھ کو محبت تو ہو جو کیا ہے  
 آتش عشق جو زہر ہو سنی دین تو پھر  
 اشک کل نگ ہو تو غم میں تیرا جانا بہنا  
 سو ہم گل ہی گل نہ رہا اب ہے سودا  
 شکل گل بنے تمام اپنا کیا تین دامن  
 دل کا یہ کانا کسی تہیے یارب کہ بہر  
 بو ز گل باد صبا کو پتے کو کسے یارب  
 شبنم دیر کی تعدد ہو نہ بدائع مجھے  
 پتھر پتھر ناصع کا ہما جو نہ کریاں تک ماتہ  
 کمانا ہونے مجھے اختر ز گھرین زکھ  
 چوڑ دنیا کو کہ اس مادر بر مصراہ  
 عشق فولاد میر اسن تیرا مفاطیس  
 طاع دل چپ میری دم کی ہیوت سودا  
 بیل تصویر ہوں جو نقش دیا میں  
 کیا گلابا دستے رکھو دینیں گدڑی ہر عمر  
 زک سے کاٹو کر کچھ ہے لہو اعلیٰ افغان

[illegible]

[illegible]



جلی جلی اگر آب بپزد و در آن نمکین  
 و در آن کاه خاکی و در آن کاه  
 آتشانی و در آن کاه  
 برفان و در آن کاه  
 می و در آن کاه  
 گوشت و در آن کاه  
 از روی و در آن کاه  
 سبزه و در آن کاه  
 نان و در آن کاه  
 خال و در آن کاه

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

گذار ہو تو چہن سے کہ جای تزلزل آج  
 دشنام دیکے پاس وہ جہدہ کا کھینچنا  
 پوچھا کسی نے مارا تو سودا کو کس لیے  
 عیتر کے پاس یہ اپنا ہی گمان ہے کہ نہیں  
 صہ بہر ذرہ میں نہ جبکہ ہی نظر آتا ہے  
 پاس ناموس مجھ عشق کا ہر ای بلبل  
 دے گا کٹڑ و نکو اغل بیچ لیو پھر تا ہوں  
 آگے شمشیر تھار کی محبلا یہ گردن  
 جرم ہزار سے جفا کا کھانا کے تقصیر  
 پوچھا ایک روز میں سودا سکر کراہی آوارہ  
 یکہ یکہ ہو کے یہ رشتہ لگایہ کھنے  
 آنکر قصر فریدون کی دراو پر یک شخص  
 اسباب سے جان کو کچھ اب پاس کو نہیں  
 گو منتظر دعا کا ہمار ہے اب قبول  
 آنکھیں تو ایسی خلق منوین میں ہنویں  
 باز نام اس چن میں اگر ایشیان تو کیا  
 سرگوشتی پر میری تو آشفته کیوں ہوا  
 جو چاہیں یا ر حال کو میری دین اشتہار  
 سودا کرتے کاش تیرا وصف چن یا

کھینچے بے آہ مرغ گلستان تان تار  
چبھتی ز میسر دلین وہی آن کآن  
بولاجھی وہ گھوڑی بھاپر آن آن  
جلوہ گر یار میرا ورنہ کمان ہر کہ نہیں  
تم بھی لنگ دیکھو تو صاحب نظران کہ نہیں  
ورنہ یہاں کون سا انداز خان ہر کہ نہیں  
کچھ علانی الکا بھی ای شیشہ گران ہر کہ نہیں  
موسا یار یک ترا خوش کمران ہر کہ نہیں  
کوئی تو بولو میان موغھیں زبان ہر کہ نہیں  
تیری رہنم کا معین بھی مکان ہر کہ نہیں  
کچھ بھی عقل ست بھرا بھی میان ہر کہ نہیں  
حلقہ زن ہو کے پکارا کوئی یہاں ہر کہ نہیں  
یہ فکر تو نہیں کہ یہ ہے اور وہ نہیں  
دست و دھن پساری اپنی یہ خونین  
پر چاہیے کہ آن مروت ہو سو نہیں  
ہر گل میں آب درنگ و فاکہ تو نہیں  
میں درد دل کہا ہو یہ کچھ اور تو نہیں  
پرو کچھ ایسی باتوں کی اُس شمع کو نہیں  
اب ہلکوا نہیں آکھ ملانی کار و نہیں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

۲۴۷  
خط سبوح

[illegible][illegible]



نہاں چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں

مہنوز آئینہ گرد اس غم سے اپنے موصوفہ کو ملتا ہے  
 گرہ لاکھوں ہی غنچہ کی سبب ایک دم میں لہو آ  
 دیوانہ ان لہو کا ہون قسم پر روح مجنونی  
 بھری تلوار ہو گیا گیل بل میں گلشن میں  
 کھلائی گو کہ شہ سوتھم اپوزلف کو مہمت  
 تھے اس دیوانی کی بھولی کی بھولوں کے  
 بچہ بچہ گل کے کھلتے ہیں نہ زلف کے کھلیں گلیاں  
 کہیں بھٹانے دیکھا ہے اس خورشید تابان کو  
 لب و لہجہ ترسا ہے کیسے خیابان عالم میں  
 تبسم یوں نمایاں ہوتی آلودہ ہو مہجون  
 دیوانہ ہو گیا سمہ و اتوا آخر رختہ پر ہر  
 بلبل حسن ہن کر ہیں یہ بہ ہنرا بیان  
 بچھ کھ پتہ تاشکر کرین مہر مہراہ کو  
 میاں دکھ تو کہنے کیو تر کو دام میں  
 ایون میں گرا کے تو زباں سے شراب  
 فراد و قیس دونوں گئی سو و اکابر یہ حال  
 باتیں کہ ہر گھن و وہ تری بھولی بھولیاں  
 ہر بات ہو لطیفہ ہر یک غن ہے رمز  
 چہرے نے اس کو نہ نہ گئی دی بھر کھو

خدا جانو کہ کیا کیا صوفیوں اس عالم میں گزرا  
 نہ بھین تجھی ہے آہ سحر اس کی گلیاں  
 نہ مار و جوب گل مجلیغیر از سید کو چھڑا  
 تھاری سے کھو دو نوینوں کے آگے بیان  
 نہ سمجھو کسی دل میں ہزاروں ہیں گرہ پر  
 اگر سو و اکو چھڑا تو لڑ کو مول کو چھڑا  
 چمن میں لیکر خیمہ زار کسی ایک بیان  
 پھر بھی ڈھونڈتا ہر شب جہاں کی گلیاں  
 یہ غلطی عام ہو چکی ہے کہ سب کی ہن گزرا  
 خوب ابرہہ میں اس طرح بجلی کی اچلیاں  
 نہ میں کھتا تھا ظالم کہ یہ باتیں میں بھید  
 ٹوٹی پڑی ہیں خون کی ساری گلیاں  
 لیر زسیم و زرسے ہیں نور کا بیان  
 سکھلا دیاں ہیں دلی سے خطر بیان  
 سحر کی دین سنگا کے بچھ ہم گلیاں  
 کیا کیا کیا ہیں مشق و غنا و خراپاں  
 دل لیکے بولتا ہے جواب ثوبہ بولیاں  
 آواز ہر کس یہ وہ دم ٹھہریاں  
 آنکھیں جب آرسی نی تری کھ کھ لیا

۲۴۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۰

نہاں چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں

نہاں چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں  
 چھوڑی ہوئی ہے جس کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں چلیں گئیں

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱









دہان لاس کے جھگو مار کر گرنے لگا جب گ  
 ورنہ خدا کی واسطے انصاف تو کرو  
 اوڑتا پھر رہے نامہ گلی میں کیسٹون  
 وقتیکہ ولسبران جہان کا ہو سلوک  
 بل کھین پتنگ کھین اور ہم کھین  
 کت تک یہ سرکشی میری ستمشا دگر حضور  
 گردون پھر جیاب کی صورت بہا بہا  
 لیکر چلے ہن مہرتان ہم سو حرم  
 آہوین کورام کیا ایک عسیرین  
 در کا کچھ نہیں تجھے چلنے میں خضر راہ  
 سو واری گی آہ اگر آتی متصل  
 ست پھر تو ساتھ غیر کے آمان ہر کھین  
 جز سنگ کیا ہو دیو حرم میں جو سر نہجکے  
 سچا تو ہو دیو و بدہ میں کس طرح ہر یار  
 میری ہی دل پہ یار چلے ہو یہ بیٹ تیرا  
 جو جو ستم میں ہم یہ کہم او سکے بر خلاف  
 معمر وہ پھر قتل و اسکا میں رہ چکا  
 کعبہ سے کچھ ہو کام نہ کچھ دیر سو غرض  
 یاد میان اب دلین سیر کی باتیں میں لڑنا

پانچو قطرے کا بھی ہو وہی اثر کھین  
 آتا ہے ایچی پہ زوال اس قدر کھین  
 دہر سے جدا پڑا ہے سر نامہ ہر کھین  
 پھر دل کو دون کھو تو کس مید پر کھین  
 اکٹھے یہ دل جلی ہوئی ایک دم کھین  
 اسی مردنگ تو ہو تو خیالت ہو تم کھین  
 آجاوین سوچ پر جو میری قسم کھین  
 ہو جاے شیخ کعبہ نہ بیت الصنم کھین  
 ہر آن ہو یہ خوف نگر جاوے ہم کھین  
 کوئی سنا نہ بھوتا راہ عدم کھین  
 ایشہ ہے مجھے نہ نکل جاوے دم کھین  
 نیاں نہ حسن اپنی کی کر شان ہر کھین  
 سجدہ کیا ہو تجھ کو میں بھی جان ہر کھین  
 وعدہ تجھو ہر ایک سے بیان ہر کھین  
 ہوتا نہیں ہو شوق تو نادان ہر کھین  
 کرتے ہیں ہم بیان تری احسا ہر کھین  
 یوں ہیں اور تھا جوا شک کا طوفان ہر کھین  
 سو واری ہو دیدہ یہ ایک ہر کھین  
 اکس موش کی چاہ کر جو اکھیں بھی نہ لکھیں

دہان لاس کے جھگو مار کر گرنے لگا جب گ  
 ورنہ خدا کی واسطے انصاف تو کرو  
 اوڑتا پھر رہے نامہ گلی میں کیسٹون  
 وقتیکہ ولسبران جہان کا ہو سلوک  
 بل کھین پتنگ کھین اور ہم کھین  
 کت تک یہ سرکشی میری ستمشا دگر حضور  
 گردون پھر جیاب کی صورت بہا بہا  
 لیکر چلے ہن مہرتان ہم سو حرم  
 آہوین کورام کیا ایک عسیرین  
 در کا کچھ نہیں تجھے چلنے میں خضر راہ  
 سو واری گی آہ اگر آتی متصل  
 ست پھر تو ساتھ غیر کے آمان ہر کھین  
 جز سنگ کیا ہو دیو حرم میں جو سر نہجکے  
 سچا تو ہو دیو و بدہ میں کس طرح ہر یار  
 میری ہی دل پہ یار چلے ہو یہ بیٹ تیرا  
 جو جو ستم میں ہم یہ کہم او سکے بر خلاف  
 معمر وہ پھر قتل و اسکا میں رہ چکا  
 کعبہ سے کچھ ہو کام نہ کچھ دیر سو غرض  
 یاد میان اب دلین سیر کی باتیں میں لڑنا

۱۵۳  
 حیات سوا

اپنی طرف سے ایل ہم تو بھلاست ہیں  
 ملک مردی خدا کا کافر تو نہ دیکھیں  
 یا عاشق کفر کی بیگم کو دی او فغانی جانیں  
 زندہ کر کے کیسی گھوڑی او فغانی جانیں  
 گردن میں دھڑکے ہیں سودا دار کیوں کر  
 سو واری تو فغانی میں نہ جوم کر  
 زندہ کر کے فغانی میں نہ جوم کر  
 یوں فغانی کی عاشق ہے ہر کھین  
 فغانی جو یوں فغانی ہے ہر کھین  
 فغانی جو یوں فغانی ہے ہر کھین  
 فغانی جو یوں فغانی ہے ہر کھین

دہان لاس کے جھگو مار کر گرنے لگا جب گ  
 ورنہ خدا کی واسطے انصاف تو کرو  
 اوڑتا پھر رہے نامہ گلی میں کیسٹون  
 وقتیکہ ولسبران جہان کا ہو سلوک  
 بل کھین پتنگ کھین اور ہم کھین  
 کت تک یہ سرکشی میری ستمشا دگر حضور  
 گردون پھر جیاب کی صورت بہا بہا  
 لیکر چلے ہن مہرتان ہم سو حرم  
 آہوین کورام کیا ایک عسیرین  
 در کا کچھ نہیں تجھے چلنے میں خضر راہ  
 سو واری گی آہ اگر آتی متصل  
 ست پھر تو ساتھ غیر کے آمان ہر کھین  
 جز سنگ کیا ہو دیو حرم میں جو سر نہجکے  
 سچا تو ہو دیو و بدہ میں کس طرح ہر یار  
 میری ہی دل پہ یار چلے ہو یہ بیٹ تیرا  
 جو جو ستم میں ہم یہ کہم او سکے بر خلاف  
 معمر وہ پھر قتل و اسکا میں رہ چکا  
 کعبہ سے کچھ ہو کام نہ کچھ دیر سو غرض  
 یاد میان اب دلین سیر کی باتیں میں لڑنا

[illegible]

۲۵

[illegible]

\_\_\_\_\_



دل پر تو چھو کر کیا تجھے میرا یار تو  
 اب غل سکنائیں نکلن تجھ پر بیان سوا  
 ہو گیا آشفقے سر پر ایک اوسکو دیکھ کر  
 کچھ تو یہاں نسبت بزدلوں پر بھلو گوی صنم  
 گھر میں تک رخصت اویسیا رتین تیاہن  
 گر نہیں اب کی تیر سہا سہا و ابر بہار  
 زندگی اپنی اگر ہے نامتھا بھگون عزیز  
 تھو اس چشم کا پوچھو سے ناسخ بند کیونکر ہو  
 سب سے عجز غل خاک میں یک لب تیرم  
 فراہم مال و زر گھر میں کیا اپنی تو کیا اصل  
 مقابل ہو کر میری محروشی کو نائن پاست  
 ملاوت شمار ہو بھی زیادہ تر جہلی باتوں  
 خیال زلف کو تیرے ٹھنڈے دون میں دھو  
 نہ وہ دل مبتلا میرا شبک شکل میرے  
 نزال شست کی چونکہ میں الہ ذرب آکھیز  
 بننے ہر وہ عن کر نہیں تیرے اثر ہی کی اپنی پر  
 آری مکت فضل کوئی میری بیداد قاتل کو  
 اسی ہر سکت نعم البدل کی تجھ کو دینو کی  
 گر کیا تیغ گھسنے دل نگار آئندہ کو

سن لو جا عالم ہو ہر کوچی میں ہر بازار تو  
 زلف کے حلقے میں ہر چون نقطہ پہ کار تو  
 بانڈہ کر نکلا کر یہ پٹھے دستار تو  
 گو کہ تین باغ جہان میں خار ہر گلزار تو  
 بیانیہ فصاحت جہنم دے تاسر دیوار تو  
 جام دے اس دل میں اسویدہ خونبار تو  
 مان سوو اسی نکر ہر وقت یہ گفتار تو  
 جو دل لوستے کیسے کہتا ہے سو پند کیونکر ہو  
 کسو کا دل کھو اس باغ میں خورسند کیونکر ہو  
 غنی جس کا نہیں ہر دل وہ طالع من کیونکر ہو  
 جو پیاسے ماہ نووہ چنہ ہو وہ چنہ کیونکر ہو  
 براہ پاوس لب شیریں کی یار وقتہ کیونکر ہو  
 یہ کالا ہر کہ جب کوئی سی غلامہ کیونکر ہو  
 کیسے روی آتشاک پر سہند کیونکر ہو  
 پر اکھینو کھاتری اریارہ نہیں چنہ کیونکر ہو  
 اثر سوو اکی نہیں ناسخ تیری پند کیونکر ہو  
 دیکھا دے خاک پر واز پر گراں فصیح مصل کو  
 مجھے اسکی عوض تو کچھ نہی پر پھیر لی کو  
 تیرے مرگان لڑ کیا غزال پیرا تینہ کو

۲۵۶  
 سودا

دل پر تو چھو کر کیا تجھے میرا یار تو  
 اب غل سکنائیں نکلن تجھ پر بیان سوا  
 ہو گیا آشفقے سر پر ایک اوسکو دیکھ کر  
 کچھ تو یہاں نسبت بزدلوں پر بھلو گوی صنم  
 گھر میں تک رخصت اویسیا رتین تیاہن  
 گر نہیں اب کی تیر سہا سہا و ابر بہار  
 زندگی اپنی اگر ہے نامتھا بھگون عزیز  
 تھو اس چشم کا پوچھو سے ناسخ بند کیونکر ہو  
 سب سے عجز غل خاک میں یک لب تیرم  
 فراہم مال و زر گھر میں کیا اپنی تو کیا اصل  
 مقابل ہو کر میری محروشی کو نائن پاست  
 ملاوت شمار ہو بھی زیادہ تر جہلی باتوں  
 خیال زلف کو تیرے ٹھنڈے دون میں دھو  
 نہ وہ دل مبتلا میرا شبک شکل میرے  
 نزال شست کی چونکہ میں الہ ذرب آکھیز  
 بننے ہر وہ عن کر نہیں تیرے اثر ہی کی اپنی پر  
 آری مکت فضل کوئی میری بیداد قاتل کو  
 اسی ہر سکت نعم البدل کی تجھ کو دینو کی  
 گر کیا تیغ گھسنے دل نگار آئندہ کو

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد  
 انما العلم بالتقوى  
 والعلم بالايمان  
 وبما اشبه ذلك  
 من العلم هو الايمان  
 والاعمال الصالحة  
 التي هي اثاره  
 والاعمال الصالحة  
 هي التي توجب  
 الايمان والاعمال  
 الصالحة هي التي  
 توجب الايمان  
 والاعمال الصالحة  
 هي التي توجب  
 الايمان والاعمال  
 الصالحة هي التي  
 توجب الايمان



میں گرانہ کنج نفس کیسے تو آتا ہے  
 فراموش اندون ہم شہر یو کی لسی سو دیا  
 میری نامہ کے خاطر مرغ و لسی کون بتر ہے  
 لکھون گرش سوز دل تو ہر یک حرف نامہ پر  
 کیا ہو وعدہ و بیان اشتیاق اپنی خوبہ میں نے  
 روئین چشم داغ سینہ سو اس وقت اس خاطر  
 خط اپنی مرغ جان کی سو باندہ باندہ سو دیا  
 ناصح کو حسیب سیرتے فرست کبھو نہو  
 اوس دل کو دیکھ کون دجھان یہ کبھو نہو  
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا  
 جھگڑا تو حسن و عشق کا چکتا ہے بلکی پیچ  
 طرہ کے کھل گئی ہو گرہ ورنہ انی سیم  
 گوری سو گزری ال زمین او پرانی فلک  
 دل لیکے جسے برق کی شعلہ کو دیکھے  
 گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تماش  
 برل کی قافیہ تو اس غنڈل کے لکھو شوا  
 تجھ بیت تو دوجھان ہو کچھ اپنی شین نہو  
 آرنہ وہ خاطر دیکھی جو آنکھو لسی نم چنے  
 دلدار او سکھو خواہ دل آدر کچھ کہو

چمن کے زفری کرنا گرفتار لسی مت چوہ  
 جزا و سکی جھان آباد کی یار لسی مت چوہ  
 تجھی نامہ لکھون اور نامہ بریہ لکھو نہو  
 شہرہ کاغذ آتش کے طع و مضطرب  
 کہ جس ساعت گلی گنا مجھ تیرا سیر ہو  
 مبادا مانع نظارہ اشک آنکھو نہیں اگر نہو  
 نہ کھینچا انتظار اتنا کہ تاپا لکھو نہو  
 دل یار سے پیٹے تو کسو سے رفونہو  
 سو دیا تو ہو ورت یہ کہ جب اس میں تونہو  
 رو در میان نہ پوچھیں ہم کو رو نہو  
 گر کھکے من خاست کی تیرہ برو نہو  
 شور داغ مرغ چمن گل کے بو نہو  
 آئندہ یہاں ملک تو کوئی خوب نہو  
 پر ہوتہ ڈر کہ اوسکی بھی ایسی ہے خونہو  
 ہم خام فطرتوں سے تری جستجو ہو  
 اے بے لوب تو دور دوسر میں بد نہو  
 ہو وین نہ ہم کھین کی اگر تو کیس نہو  
 پیاری تمھار سی ماتہ کی وہ آستین نہو  
 سنا نہیں کسو کی میرا رکھ کبھو

میں گرانہ کنج نفس کیسے تو آتا ہے  
 فراموش اندون ہم شہر یو کی لسی سو دیا  
 میری نامہ کے خاطر مرغ و لسی کون بتر ہے  
 لکھون گرش سوز دل تو ہر یک حرف نامہ پر  
 کیا ہو وعدہ و بیان اشتیاق اپنی خوبہ میں نے  
 روئین چشم داغ سینہ سو اس وقت اس خاطر  
 خط اپنی مرغ جان کی سو باندہ باندہ سو دیا  
 ناصح کو حسیب سیرتے فرست کبھو نہو  
 اوس دل کو دیکھ کون دجھان یہ کبھو نہو  
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا  
 جھگڑا تو حسن و عشق کا چکتا ہے بلکی پیچ  
 طرہ کے کھل گئی ہو گرہ ورنہ انی سیم  
 گوری سو گزری ال زمین او پرانی فلک  
 دل لیکے جسے برق کی شعلہ کو دیکھے  
 گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تماش  
 برل کی قافیہ تو اس غنڈل کے لکھو شوا  
 تجھ بیت تو دوجھان ہو کچھ اپنی شین نہو  
 آرنہ وہ خاطر دیکھی جو آنکھو لسی نم چنے  
 دلدار او سکھو خواہ دل آدر کچھ کہو

۲۵۹

میں گرانہ کنج نفس کیسے تو آتا ہے  
 فراموش اندون ہم شہر یو کی لسی سو دیا  
 میری نامہ کے خاطر مرغ و لسی کون بتر ہے  
 لکھون گرش سوز دل تو ہر یک حرف نامہ پر  
 کیا ہو وعدہ و بیان اشتیاق اپنی خوبہ میں نے  
 روئین چشم داغ سینہ سو اس وقت اس خاطر  
 خط اپنی مرغ جان کی سو باندہ باندہ سو دیا  
 ناصح کو حسیب سیرتے فرست کبھو نہو  
 اوس دل کو دیکھ کون دجھان یہ کبھو نہو  
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا  
 جھگڑا تو حسن و عشق کا چکتا ہے بلکی پیچ  
 طرہ کے کھل گئی ہو گرہ ورنہ انی سیم  
 گوری سو گزری ال زمین او پرانی فلک  
 دل لیکے جسے برق کی شعلہ کو دیکھے  
 گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تماش  
 برل کی قافیہ تو اس غنڈل کے لکھو شوا  
 تجھ بیت تو دوجھان ہو کچھ اپنی شین نہو  
 آرنہ وہ خاطر دیکھی جو آنکھو لسی نم چنے  
 دلدار او سکھو خواہ دل آدر کچھ کہو

میں گرانہ کنج نفس کیسے تو آتا ہے  
 فراموش اندون ہم شہر یو کی لسی سو دیا  
 میری نامہ کے خاطر مرغ و لسی کون بتر ہے  
 لکھون گرش سوز دل تو ہر یک حرف نامہ پر  
 کیا ہو وعدہ و بیان اشتیاق اپنی خوبہ میں نے  
 روئین چشم داغ سینہ سو اس وقت اس خاطر  
 خط اپنی مرغ جان کی سو باندہ باندہ سو دیا  
 ناصح کو حسیب سیرتے فرست کبھو نہو  
 اوس دل کو دیکھ کون دجھان یہ کبھو نہو  
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا  
 جھگڑا تو حسن و عشق کا چکتا ہے بلکی پیچ  
 طرہ کے کھل گئی ہو گرہ ورنہ انی سیم  
 گوری سو گزری ال زمین او پرانی فلک  
 دل لیکے جسے برق کی شعلہ کو دیکھے  
 گل کی نہ تخم مرغ چمن کر سکے تماش  
 برل کی قافیہ تو اس غنڈل کے لکھو شوا  
 تجھ بیت تو دوجھان ہو کچھ اپنی شین نہو  
 آرنہ وہ خاطر دیکھی جو آنکھو لسی نم چنے  
 دلدار او سکھو خواہ دل آدر کچھ کہو

دیکھی ہے جو خلق نے تیرے سیر سعادت  
 داس سے اوٹھا کر دست پر نہ خود ہوا گارستا  
 چہ تو میں رات دن خراب گوشہ پر عین ام  
 تمہارے فہم میں پیاری جو ہم میں نہ یوں تھجو  
 کھاؤ تو نہ ملنی کو بھلا جان پڑ جانب میں  
 زمین کو دیکھنا رنگین برابر غوث عاشق سے  
 تو ایچ مجھ فاسق شیخ جی ہم خوب میں آگ  
 بڑا از تو مت آتا ہے سودا کی ای بیاب

لاکھین میں مشورہ پناہ خانہ بجانہ کو کج  
 یہ چھوٹا پناہ بانا حسانہ بجانہ کو کج  
 رنگ تیری محو ماہ حسانہ بجانہ کو کج  
 اگر تھجو بہ بنگالین کو پناہ یوں تھجو  
 جو تم اس دیکھی کر تھجو تھجو بہ یوں تھجو  
 اگر تھجو جو تم اسکو نہیں کہیر یوں تھجو  
 جو تھجو اگر تھجو جو تھجو تھجو تھجو  
 کہ اسے بات کہہ کر تھجو نہیں سر یوں تھجو

دیکھی ہے جو خلق نے تیرے سیر سعادت  
 داس سے اوٹھا کر دست پر نہ خود ہوا گارستا  
 چہ تو میں رات دن خراب گوشہ پر عین ام  
 تمہارے فہم میں پیاری جو ہم میں نہ یوں تھجو  
 کھاؤ تو نہ ملنی کو بھلا جان پڑ جانب میں  
 زمین کو دیکھنا رنگین برابر غوث عاشق سے  
 تو ایچ مجھ فاسق شیخ جی ہم خوب میں آگ  
 بڑا از تو مت آتا ہے سودا کی ای بیاب

دیکھی ہے جو خلق نے تیرے سیر سعادت  
 داس سے اوٹھا کر دست پر نہ خود ہوا گارستا  
 چہ تو میں رات دن خراب گوشہ پر عین ام  
 تمہارے فہم میں پیاری جو ہم میں نہ یوں تھجو  
 کھاؤ تو نہ ملنی کو بھلا جان پڑ جانب میں  
 زمین کو دیکھنا رنگین برابر غوث عاشق سے  
 تو ایچ مجھ فاسق شیخ جی ہم خوب میں آگ  
 بڑا از تو مت آتا ہے سودا کی ای بیاب

روایت ہمار

کہ ڈالے چھو لانا رخ پر گاہ  
 کرے دو جہان کو سحر گاہ  
 کہ جہانہ کر دے عطیہ گاہ  
 ترے کیسات ہے بھڑ گاہ  
 ہے باطن یہ بر ہے لہا ہر گاہ  
 اونھو کا ہے نیندہ سر ہر گاہ  
 جفا دہن مرغان سحر گاہ  
 کوے تھا تو اگر جو اکشر گاہ  
 کئی یوں بھوتے ایدہ گاہ  
 کہ آئینہ کو کندہ گاہ

کہ ان گرم بادیدہ تر گاہ  
 بچہ کیونکہ تخیل سے ملک دل  
 کیسے یہ زکس کا والد ہے گل  
 ہوا زو عاشق برنگ طلا  
 نہیں نہ خستہ اس کے واقف کئی  
 جو ہیں ترک چشم اس کے اہل سوار  
 دل و جہان کا حصہ ہر ابرہ بیان  
 نسلی تھی محک و کو اب کیا کردن  
 کن اکھیر ن سے دیکھو ہوجن میر کر  
 کہ راو سکی دل میں یو سے کا آب

کہ ان گرم بادیدہ تر گاہ  
 بچہ کیونکہ تخیل سے ملک دل  
 کیسے یہ زکس کا والد ہے گل  
 ہوا زو عاشق برنگ طلا  
 نہیں نہ خستہ اس کے واقف کئی  
 جو ہیں ترک چشم اس کے اہل سوار  
 دل و جہان کا حصہ ہر ابرہ بیان  
 نسلی تھی محک و کو اب کیا کردن  
 کن اکھیر ن سے دیکھو ہوجن میر کر  
 کہ راو سکی دل میں یو سے کا آب

کہ ان گرم بادیدہ تر گاہ  
 بچہ کیونکہ تخیل سے ملک دل  
 کیسے یہ زکس کا والد ہے گل  
 ہوا زو عاشق برنگ طلا  
 نہیں نہ خستہ اس کے واقف کئی  
 جو ہیں ترک چشم اس کے اہل سوار  
 دل و جہان کا حصہ ہر ابرہ بیان  
 نسلی تھی محک و کو اب کیا کردن  
 کن اکھیر ن سے دیکھو ہوجن میر کر  
 کہ راو سکی دل میں یو سے کا آب



[illegible]

[illegible]

دولت و مملکت را که در این عالم است  
و هر یک از اینها را که در این عالم است  
و هر یک از اینها را که در این عالم است



جگر کشش تو سبک بخت و خوش  
 جگر کشش تو سبک بخت و خوش  
 جگر کشش تو سبک بخت و خوش  
 جگر کشش تو سبک بخت و خوش

تجھے جو کہنے عالم اوکو تو بھنڈی کشتا ہر  
 چلو ہر حسن ظالم کوئی بس عشق بکس کا  
 فلک نے فتنہ تو کیا کیا ہم بھنڈا نام آور  
 مین اوکو شمع سوز دل کو کس طرح کبھی چون  
 سیریں مانع خوش طالعی کچھ بونہیں سکتی  
 ہوئی ہے سیخوی یہ دور مین ساقی تیری آبر  
 فقیر اب جانی سودا ہوا کسی آنکھوں پر  
 بولا وہ جی تیری تصویر نظر آئے  
 دی نا لوجہ موم اکثر کرتے مین پھاڑ دیکو  
 مین نگہ رخ عاشق مانند ظالم دیکھا  
 حلقے جو چڑتو باہم ہے جا کر گرفتاری  
 دل دینو یہ جو چاہو تو تیر کر وہم کو  
 کچھ اوکو کسی نگہ کا یک مین مین نہ سحر ہوں  
 مستو کی سخن ہو سو وایہ بہت بھکا  
 سووی کی میری حبس کو تیر نظر آئی  
 مقتل پہ میرے آکر انصاف لگا کر فر  
 نامہ کا جواب انچو آتے نہ کہو دیکھا  
 کرتے ہو مراد اکب بیمار غم انچو کا  
 دل پھر نہیں سکتی تجھے وہ دعا ہرگز

خدا جانو بلا کیا لائیگی یہ تیری خود کئی  
 حمایت اوکو کسکی اور اوکو لاکھ بیڑا  
 جو دیکھا عشق کا فتنہ تو ہر سب پر نامی  
 زبان شمع تک لکھی ہر وہاب ہو کی بیغای  
 نہ کیا یاد دست شاد پر وہ جو ہنود می  
 بجا ہر اب جو ہر لاکو کہنے مولوی جامی  
 سنا ہر آج یوں کپڑے رنگین و تو لاجوی  
 یہ خواب نہ لیا کے تعبیر نظر آئی  
 اونکے نہ تیری دلیں تاشب نظر آئی  
 گرد و عشق اسے دل کسیہ نظر آئی  
 آنکھوں میں کچھ لڑنے مین نہ بچیر نظر آئی  
 اس امر مین اپنی ہے تعبیر نظر آئی  
 محکوم و جہانکی وہاں تسخیر نظر آئی  
 واعظ کی تو باتو نہیں تذویر نظر آئی  
 شمشیر کو جو ہر کی بخیہ نظر آئی  
 تقصیر سے چن آ کے تقدیر نظر آئی  
 قاصد ہر کی گلیوں مین تشہیر نظر آئی  
 جب کام ہوا آخر تیر نظر آئی  
 جس سے کہ یہاں پھر تی تقدیر نظر آئی

دانت پر او سب کچھ  
 دانت پر او سب کچھ  
 دانت پر او سب کچھ  
 دانت پر او سب کچھ

حیات سودا

۳۶۵

دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ  
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ  
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ  
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ

دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ  
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ  
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ  
 دل کو عاشق کہ نہ سمجھ کا ہے نفوذ



[illegible]

تیری تدبیر سے تقدیر بہت اچھی ہے  
گو عشق نہیں اس میں ولولہ تو ہی ہے  
عکس آئینہ میں دیکھ مقابل تو وہی ہے  
گوزخم نہ معلوم ہو قاتل تو وہی ہے  
میرا جودل ایک اور نہیں ہے بسمل تو وہی ہے  
اب میری ملاقات کی ہاں تو وہی ہے  
جو چاہیے آگاہ سو نافل تو وہی ہے  
جس گل سے نبا جسم ترا گل تو وہی ہے  
سو اجوہو عشق میں کامل تو وہی ہے  
جو چاہو سول پر کردار مل تو وہی ہے  
دل میں میری خیال جو کچھ ہو سو ہو  
اندسے سوال جو کچھ ہو سو ہو  
لاحق ہے قیل و قال جو کچھ ہو سو ہو  
اسکام کا آل جو کچھ ہے سو ہی ہے  
وہ حسن ہمیشہ ال جو کچھ ہے سو ہو  
اوس شوق کا جمال جو کچھ ہو سو ہو  
اوس یار کا کمال جو کچھ ہو سو ہو  
منون فرغیتہ کیونکر کہ آن باقی ہے  
چمن تو پھر بھی ہو گراغبان باقی ہے

۲۶۷

اسد کو تری دشمنی و دینیک نہیں ہے  
سودا یہ میرا دشمنی و دینیک نہیں ہے  
چون مہربان دشمنی و دینیک نہیں ہے  
وہل نہیں درویش دشمنی و دینیک نہیں ہے  
دیکھو تو کہین کوئی دشمنی و دینیک نہیں ہے  
تو قدر دشمنی و دینیک نہیں ہے  
حکومت ہر کسی کو دشمنی و دینیک نہیں ہے  
یاد نہ ہر کسی کو دشمنی و دینیک نہیں ہے  
سے عامی کو دشمنی و دینیک نہیں ہے  
دشمنی و دینیک نہیں ہے  
نہ ہر کسی کو دشمنی و دینیک نہیں ہے  
سدا ہر کسی کو دشمنی و دینیک نہیں ہے

[illegible]

دوسری دھڑکی کی آواز سن کر  
 وہ بے پروا ہو کر سو گیا  
 وہ سو رہا تھا کہ اس کی  
 آنکھیں کھلیں تو وہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا  
 وہ سو رہا تھا کہ اس کی  
 آنکھیں کھلیں تو وہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا

ایسے ہی کہ قدم ہیں تہاں تو ہم ہیں  
 نکال کر ہیں گے دوستانہ تو تار میں ہم ہیں  
 جتنی ہو تو رہا شک و گمان تو ہم ہیں  
 عاقلانہ تو وہی ہے نہ احمقانہ تو ہم ہیں  
 ہمارے ہر قدم پر ہے جہان میں ہم ہیں  
 بھگت کہ بھگت ہو یا نا بھگت تو ہم ہیں  
 تو نکس اور تہاں ہیں ہوا و ہوا تو ہم ہیں  
 اور ایک کھنکھاتا ہے آواز تو ہم ہیں  
 جہاں کھنکھاتا ہے آواز تو ہم ہیں  
 اور ناخوش تو ہوا و ہوا تو ہم ہیں  
 ہمارے ہر قدم پر ہے جہان میں ہم ہیں  
 کہ یا راجہ کہ بھگت ہو یا نا بھگت تو ہم ہیں  
 تو نے بھی کچھ نہ تو فطرت کے سکے  
 کشتی چھری پر عقل کی تبری بھی بھی  
 لاکھوں کرہ جہان ہیں تو یہ بھی بھی ہی  
 بنے بھی گو کہ تری ذہن کسی کسی  
 کہتے ہیں گو کہ اس کو سنل بھی بھی  
 اس رات خدا کی ہوتی ظالم وہ سحر

ہر جہاں قافیت کو نہ رہا ہے  
 قسمت حرم کو اپنے اب سے ملنا ہے  
 غم نہ ہونی ہے کار و عمل یہ دل کا بند  
 سکھ کر کہ پھر تیرے کو ہانت نہ رہا ہے  
 اسرار میں ہے وہی ہے نہ احمقانہ تو ہم ہیں  
 سو و او میں طلسم نہ رہا ہے  
 کھنکھاتا ہے آواز تو ہم ہیں  
 اور ناخوش تو ہوا و ہوا تو ہم ہیں  
 ہمارے ہر قدم پر ہے جہان میں ہم ہیں  
 کہ یا راجہ کہ بھگت ہو یا نا بھگت تو ہم ہیں  
 تو نے بھی کچھ نہ تو فطرت کے سکے  
 کشتی چھری پر عقل کی تبری بھی بھی  
 لاکھوں کرہ جہان ہیں تو یہ بھی بھی ہی  
 بنے بھی گو کہ تری ذہن کسی کسی  
 کہتے ہیں گو کہ اس کو سنل بھی بھی  
 اس رات خدا کی ہوتی ظالم وہ سحر

وہ سو رہا تھا کہ اس کی  
 آنکھیں کھلیں تو وہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا  
 وہ سو رہا تھا کہ اس کی  
 آنکھیں کھلیں تو وہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا

۲۹۸

تجلیات سودا

وہ سو رہا تھا کہ اس کی  
 آنکھیں کھلیں تو وہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا  
 وہ سو رہا تھا کہ اس کی  
 آنکھیں کھلیں تو وہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا

وہ سو رہا تھا کہ اس کی  
 آنکھیں کھلیں تو وہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا  
 وہ سو رہا تھا کہ اس کی  
 آنکھیں کھلیں تو وہ  
 دیکھ کر حیران رہ گیا



[illegible]



[illegible]

بیوفائی کیا کمون دل ساتھ تجھ محبوب کے  
 مچاؤں انگوٹھ محبوب اس جیسے ہو کیا  
 شمع کو آذر دیا یا پھر خلوت میں کھبو  
 محبت ہنر تو دمی بھی دختر رز کو طلاق  
 کب تک اس دکھ ظالم صبر ہم دیر بہن  
 چشم ہمت میں ہمارے قدر کیا دینار کے  
 جو جانیں تو فرعون تو قلی مرانی سمجھ میں  
 معتقد ہرگز نہیں کفر اور اسلام کے  
 ہمسے دیوانہ کے عاقل درپے تیر بہن  
 عشق کا آغا تو جو توں گزرتا ہے ایک  
 نے تلاش میں ہو مہر اور زدنیا کی شکر  
 گزری تھی آرام سے میتک نہما دل مبتلا  
 شاغر دل خون سوا مال دل رستہ ہی میرا  
 ہے بیمار او کی سچا ہو نہیں آسودا پھر  
 ہو پھر نہ کہو اشک وہ معشر در کسو کے  
 تو کہہ کے جین سخت نہ بنام ہوا صبح  
 قسمت کہ دل اپنا میں کیا پس کے سر  
 جو چشم کو کیا ہی جو نزدیک تو پھر کیا  
 عاشق پہ تھدی ہو کوئی چرخ سے اچھا د

[illegible]



[illegible]



سو دوا میں اس پرین ہون دون غنہ دل گرفتہ  
 تھی تھم زلف کی سنبل سمجھنے میں تامل ہے  
 عبور اس بحر بی پایان کی کر نہیں تر و در کیا  
 کسو کی گوتش فہم یار شہناہر مہنیں ورنہ  
 بغیضیت ہیں ساقی جلو با برق چشمک زن  
 بنایا صلح قدرت فی تجکو رشک گلگشتہ  
 رنخندان سبب گلشن حسن قامت سرو پایا  
 جمن میں چھپر کرنی ہو گیا ہما سو دوا کو  
 صورت میں میں کہتا نہیں ایسا کوئی کہے  
 یوسف تجو کہو بیٹھ زلیخا تو کون کیسا  
 کیا چیز ہو وہ دل جسے کہتے ہیں آسے  
 ایک طرز ہولٹ جانیکے دلی تو کون میں  
 طور جو میرا شیشہ دل ہنس کے یہ بولا  
 دشنام تو دین کی قسم کہا ہے لیکن  
 کہتے ہیں جو عشق سو وہ چیز سو دوا  
 دل ہو تو نالہ سکے تاثیر سنگ ہے  
 لٹا نہیں لکھا جو نصب بیو نگار ظاہر  
 دون ان لبوں کو لعل ہے نسبت نہیں

قذیری کی تو واسطے تقصیر ہے  
 ماتم ہر میں صورت دگریر ہے  
 کہ قاتل نہ ہو کہ کار کی ہی ایک نہ ہر سنبل ہے  
 گذار عمر کی خاطر قدیم پر کاہل ہے  
 خموشی میں ہمارے شور ہیاد ہو غل ہے  
 خروش ابرو دسار کیا آواز قفل ہے  
 دہن پر غنچہ آئینہ زکس شہلاہر ج گل ہے  
 یہ لب پیو فری ہو خال کا کل شکل سنبل ہے  
 کر گل نقش پا پر دوست جن کا لبیل ہے  
 ایک دج ہو کہ وہ قہر آفت ہو غنچہ ہے  
 عاشق وہ ہو و مان کہ جہان جا آدینا  
 ایک قطر خون سینہ میں آفات طلب ہے  
 ہے جو حرکت جانک غارت کا سبب ہے  
 مت رو کہ پر لڑ شیشہ گر ان شہر طلب ہے  
 جب دیکھو ہے وہ مجکو تو یک جنبش ہے  
 جو ذات خدا جسے ہے نہ ہے  
 اس سینہ میں معاف ہو تقصیر ہے  
 وہ تو کہ جس پر کہ تری ہیں تحریر سنگ  
 اگر امنو کو کہہ کر دتیر سنگ ہے

سو دوا میں اس پرین ہون دون غنہ دل گرفتہ  
 تھی تھم زلف کی سنبل سمجھنے میں تامل ہے  
 عبور اس بحر بی پایان کی کر نہیں تر و در کیا  
 کسو کی گوتش فہم یار شہناہر مہنیں ورنہ  
 بغیضیت ہیں ساقی جلو با برق چشمک زن  
 بنایا صلح قدرت فی تجکو رشک گلگشتہ  
 رنخندان سبب گلشن حسن قامت سرو پایا  
 جمن میں چھپر کرنی ہو گیا ہما سو دوا کو  
 صورت میں میں کہتا نہیں ایسا کوئی کہے  
 یوسف تجو کہو بیٹھ زلیخا تو کون کیسا  
 کیا چیز ہو وہ دل جسے کہتے ہیں آسے  
 ایک طرز ہولٹ جانیکے دلی تو کون میں  
 طور جو میرا شیشہ دل ہنس کے یہ بولا  
 دشنام تو دین کی قسم کہا ہے لیکن  
 کہتے ہیں جو عشق سو وہ چیز سو دوا  
 دل ہو تو نالہ سکے تاثیر سنگ ہے  
 لٹا نہیں لکھا جو نصب بیو نگار ظاہر  
 دون ان لبوں کو لعل ہے نسبت نہیں

۲۶۵  
 احکامات سو دوا  
 یار و شہر سنگ لان سہل زمین ہے  
 یون باز اذت وارت سے بکودر سکے ہر جم  
 کہ ہونہ خضوت اہ سکے پائل زمین ہے  
 قاتل غزل کی پائی فہم سبب ہے  
 کہ نہ قابضہ سے نہ واقف روین ہے  
 اس کے لیے قصیدہ کے قابل زمین ہے  
 ست دیکھ خاک را سو دوا بچم ہے  
 گر آسان ہو تو مقابل زمین ہے  
 جنت جو عشق کی ہو تو مقابل زمین ہے  
 جنت جو عشق کی ہو تو مقابل زمین ہے

دوزان مثال دوزین دوزین دوزین  
 لکھو دوزان کا بھی خاک لکھو دوزان  
 دوزان کا بھی خاک لکھو دوزان  
 دوزان کا بھی خاک لکھو دوزان





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



کچھ نقد حبیب غیب کی طرف سے ہوا  
 چنانچہ وہ دیکھ کر حجاب و خوار و عجز سے  
 چہرہ پر ہنس کر بولے کہ کیا ہوا  
 چنانچہ وہ دیکھ کر حجاب و خوار و عجز سے  
 چہرہ پر ہنس کر بولے کہ کیا ہوا

بدترین جو شکوہ ہر جاگردن میں تیرا  
 کرتا ہوں جانفشانی کیا کیا رقیب ہیں  
 تھی ہر دم و اسکی آب حیات دل کو  
 گردش و محبت کی یون جہان یاروں ہوں  
 رکھوں قدم ناسکو کوچن گو کہ کچھ ہو  
 سب کو حال کے تو صبح کو کیا خبر ہے  
 مست سماجت اکاح سب کچھ کیے پر اپنے  
 اب طشت دینے لیکر جاتا ہوں پائل و سکون  
 وقت اخیر سو و ابالین پر اسکو رو د  
 مرضی اگر ہو تیری جا اسکو ہم نے آدین  
 سنکر یہ بات بولا اتنا ہے آہ ہر کر  
 تیری آنکھوں کی گزستہ چمن میں یار اسکو  
 تری دوری جہاں باغ میں جو کچھ کہہ کرتی ہے  
 نظر بہر دیکھ جائز میں منتا افتاد و ملازل  
 و قاعلی کا شکر ہوں جہاں کا اکی شکوہ کیا  
 جو دیکھو زباں اسکو دیکھو دیر سجانہ پر ہونے  
 بدالی سو مجھ کو دوست ہو کر جدا کرنا  
 مٹے میرا نہیں جو تیرے دیکھو ابو نشو کی مٹی  
 رکھی طرح ملاقات اس کی بھینچ کر ہی مٹی پر

چھرا بنے تین اس میں مطلقہ بات بائی  
 لیکن نہیں ہے اسکو کچھ پاس آشنائی  
 جو لڑتیا کے تو کچھ لگ سہ لگائی  
 جون وصل و جبر کو ہی گر عشق کی جدائی  
 محکو تو اسنے اپنے سر کی قسم دلائی  
 ہر سو تو بھیڑ گئے میرے لیو جگائی  
 یار کو سپر سے اسید بر نہ آئی  
 اک بات رہ گئی ہے یہ سخت آزمائی  
 بیٹھا ہوا کہ تھا ہر دوست یار بہائی  
 دوری کے جسکی تیری صورت یہ کچھ بنائی  
 ہر ترع میں ادیت بیمار کو دوائی  
 کہ اب کچھ نہیں آتے نظر یار اسکو  
 خزان تو کس چمن میں باگل و گلزار اسکو  
 مجھے کہنے کس آسان کو تین دشوار اسکو  
 بہت روزوں جو لپو کر تو دن و جاں اسکو  
 مغان و ختر ز اس بوس تیار اسکو  
 کسی دشمن سے دشمن نے نہیں کیا اسکو  
 تو کیا جب میں کچھ چار تو پھر ناچار اسکو  
 گوارا جو تھم مل پر سودہ ہوا اسکو

کچھ نقد حبیب غیب کی طرف سے ہوا  
 چنانچہ وہ دیکھ کر حجاب و خوار و عجز سے  
 چہرہ پر ہنس کر بولے کہ کیا ہوا  
 چنانچہ وہ دیکھ کر حجاب و خوار و عجز سے  
 چہرہ پر ہنس کر بولے کہ کیا ہوا

کچھ نقد حبیب غیب کی طرف سے ہوا  
 چنانچہ وہ دیکھ کر حجاب و خوار و عجز سے  
 چہرہ پر ہنس کر بولے کہ کیا ہوا  
 چنانچہ وہ دیکھ کر حجاب و خوار و عجز سے  
 چہرہ پر ہنس کر بولے کہ کیا ہوا

کچھ نقد حبیب غیب کی طرف سے ہوا  
 چنانچہ وہ دیکھ کر حجاب و خوار و عجز سے  
 چہرہ پر ہنس کر بولے کہ کیا ہوا  
 چنانچہ وہ دیکھ کر حجاب و خوار و عجز سے  
 چہرہ پر ہنس کر بولے کہ کیا ہوا

۲۷۹  
 کلمات سودا



[illegible]



شہزادی جالینا بخت میں بیٹھی تھی کہ ایک روز وہ اپنے  
 باپ کے دربار میں حاضر ہوئی اور اپنے دل کی بات  
 اپنے باپ کو کہنے لگی کہ میں نے ایک شخص کو  
 دیکھا ہے جس کی نظر میں میری تصویر ہے  
 اور وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے  
 میں نے اس شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا ہے  
 کہ وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے  
 میں نے اس شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا ہے  
 کہ وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے

حرف واعظ محکو سجد میں گھولایا ہر دے  
 زخم سینہ کا تو بہر آہ ہر لیکن داغ دل  
 او سکو کو چرمین تو کیوں جاتا ہر سو و  
 نہ قافلہ زماں ہر سہرہ بہشتیائی  
 یہ آنکھیں جون شد کبار بنیان نظر کو  
 سنیں روشندان کو وسعت روز و زمانہ  
 ہوا زلزلہ و عشق خوش لبان پر کج عالم  
 زکھار داغ و لغو تن بدن سیر کچھ غیب میں  
 مار از خمی تیغ زبان کو نفع کیا تھے  
 شہید رسم ملک عشق ہوں سو واکہ لیتو ہر  
 کیا جانیر کس کس سے گامہ او سکی لڑی ہے  
 جزدست قضا ساخت نہ سمون سین کی  
 بچتی ہر سنیں چوب میر و دلی تری بات  
 ہے خوبی دندان دہن خوبونین لیکن  
 ست سہجو کہ بے گوشہ نشین ہر عبادت  
 بے باورہ وہ ساقی بچن ابرسیہ سے  
 میں حال کمون کس سے تری حمد میں اپنا  
 کو چسپن تری کیا کمون اللہ ری کثرت  
 محکوم تصور کی میر و ہے تری صورت

ہر اذان ہر وقت کی مانع اناستہ کیسے  
 رہ گیا جو درستی کی یہ علامت کیلے  
 غلق کی سیر اپنے لینے کو علامت کیلے  
 کہ خواب پاسبان ہر گرگ کو طالع کی بیدار  
 عطا اوسکے بنا مذہب کا شہد ہر دیا کا ہر  
 کہ نہ کو ان کا ہر پاؤ گمہ آدھو گئی ساری  
 پڑی ست آتش باقوت سے پند میں چنگاری  
 اجل کے چور کے جون شمع کب تک ہو جودار  
 سنیں مریم پڑی یا جب مر زخم ہو کاری  
 جہان جرم گمہ ہر زندقہ جان رو دل گمہ گاری  
 جس کو چسپن جا دیکھو تو ایک توبہ چڑی ہے  
 کب تیغ گمہ تری متوڑ و سنی گھڑی ہے  
 اس زور کی عشق کی باز میں اڑی ہے  
 پیشے کہون او سکی کہ موتی کی لڑی ہے  
 خرم زر کے نموشخ کی خنایہ کہ گری ہے  
 برسا ہر گرگ آج کہ ایک بار جڑی ہے  
 روتی میں کہیں دل کہ کہیں سبکی تری ہے  
 یہ حسن کا شہرہ ہر کہ پیر زکی چڑی ہے  
 آگی میری آنکھوں کی شب و روز کھڑی ہے

شہزادی جالینا بخت میں بیٹھی تھی کہ ایک روز وہ اپنے  
 باپ کے دربار میں حاضر ہوئی اور اپنے دل کی بات  
 اپنے باپ کو کہنے لگی کہ میں نے ایک شخص کو  
 دیکھا ہے جس کی نظر میں میری تصویر ہے  
 اور وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے  
 میں نے اس شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا ہے  
 کہ وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے  
 میں نے اس شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا ہے  
 کہ وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے

شہزادی جالینا بخت میں بیٹھی تھی کہ ایک روز وہ اپنے  
 باپ کے دربار میں حاضر ہوئی اور اپنے دل کی بات  
 اپنے باپ کو کہنے لگی کہ میں نے ایک شخص کو  
 دیکھا ہے جس کی نظر میں میری تصویر ہے  
 اور وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے  
 میں نے اس شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا ہے  
 کہ وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے  
 میں نے اس شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا ہے  
 کہ وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے

شہزادی جالینا بخت میں بیٹھی تھی کہ ایک روز وہ اپنے  
 باپ کے دربار میں حاضر ہوئی اور اپنے دل کی بات  
 اپنے باپ کو کہنے لگی کہ میں نے ایک شخص کو  
 دیکھا ہے جس کی نظر میں میری تصویر ہے  
 اور وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے  
 میں نے اس شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا ہے  
 کہ وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے  
 میں نے اس شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا ہے  
 کہ وہ میری تصویر کو دیکھ کر ہنس رہا ہے







کس سے جو جھوٹا ہے  
 جان اپنے جواب سے دین سودا  
 دل بکھار دینے کو اگر کیا ہے  
 قتل کو ایک شمشیر ہے  
 عشق سے ڈر نہ وہ عاشق ہے  
 آگ سے شعلہ سے حذر ہے  
 غم و غم کہان ہے خلق کا کہ خود  
 عین ہے لطف سے خالی ہے یاد گمان

اگر بد پر غصہ ہو یہ ہر زیادہ لغو کا طول اور سکے  
دل کس سے کہ جب پلٹتا ہے  
طرز زلفت شکل چغل باز  
مزدہ برگشتہ بتان کا حسن  
گل ہے عاشق تیا قنیمت کما  
خفچہ سٹے تو سٹے ممکن ہے  
سنین شرم اتنی کم زبنا سے  
کیا کمون او س صفا کی مارض کو  
عشق سے تو سنین ہون میں قیغ  
خط کے آنے سے غم نہ کہا پیار  
حسن فطرت و شب کو روشن ہے  
نا سحر دل و یا بہت میں اپنا  
رات و دن آ کے تم میں سر ہر ایک  
صفت مزگان کی یہ سخن ہر ایک  
لکاک دل قتل کر کے سودا کا  
جگہ میں تخم شراب ہے و وہی  
میر حصہ میں یون تو کب آوین  
سارے سیوون میں باغ و ہر کی بیج  
عرق اب کینچ کر گھون و دن گھا

[illegible]

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note. The text is dense and covers the lower half of the page.

[illegible]



کتابخانه عمومی هیئت امنای کمالیہ  
کابل

یہاں تک کہ اس کی خوشی ہو جو  
نیکو کاروں کا تو ہے ذکر نوبت یہاں  
لیکن اگر کسی کو اب اس قوم پرست  
جو افغانیاں الف پیر سے جھکا کر قادیان  
پر سوار ہیں جن کا ایک آہ بے حد  
اور ان گلوں میں چکر میری

ایک سو و پندرہ

[illegible]

میری آنکھ بندین تو لبستا ہر کیوں بھل کر و لگا  
 دیکھان ہر شوق لہو کا میرے نام کے کا کھنڈ  
 میرے ہر آنکھ اب تیرے ترقیق ابرو کے  
 منتخب ہمت بین باری عین سودا گن کیا  
 اس قدر سادہ و بے کار گمین ، کیا بات  
 خواہ کہیں بین تجھ خواہ میں تھی نہ میں  
 انکار و پسند اور بے بین دیکھ کہ سو گز کی  
 نظر آتی ہے نہیں شکل ، مانی مہر کو  
 اپنے ہی بے لوی پر ہر دین تو گمین سودا  
 کیا جانیے کہ اس کے دل کا لہو جلیا  
 صاحب دین یہ اپنے نام پار سے باب ہو کا  
 تہہ تہہ تنہا کو کانٹا و شہد کہ قریات  
 مجھ مال مال کی شام ہو ہیکس کی مہلو  
 خطا پڑا ہر خاک گین تیرے عجیب زاحہ  
 شانہ بین شیخ بنا و اثر ہی پس نہ سمجھو  
 انبات کہ گرتھ سے ایک بات اب گومین  
 آتا ہر یاد کوئی ترین وقت تم کو  
 روز کے تیرے سودا تا تیر کیا گمین  
 آرزو و عاشق زو گومین ہر دیا ہے

[illegible]

[illegible]

جو گندی رات میری یاد آئے  
دل پر وہ لکھ لکھ کر  
نہیں پڑھوئے غزل سہم  
وہ ان طرہوں سے کہ  
تھیں یہ میری گلی کی طرف  
میں آپ کو بلا کر کوئی  
پہنچی نہ ہو کہ وہ  
فاسد گداؤں کی  
کوئی نہ ہو کہ وہ  
کوئی نہ ہو کہ وہ  
کوئی نہ ہو کہ وہ

دکھو کہتے ہیں نہضت نفس کے بیڑا  
بیقرار رہی دل کی راہ جادوی جو توجوش کردی  
خط کے آؤ ہیڑا کشر غلاسی سی نکل  
گوئی ہو بے بال و پر تو کی کیا امر آسمان  
شاعرانہ منہ کا تو گر پتہ پیمبر نہیں  
پیر و اعصبت ہی ہے یہ خاطر نشان رہا  
رہیو اسے طرہی جو پیارے جہان نہ  
جو غصہ دیکھتے تو کہی جو شے نگاہ  
ہیں کسی سے گر انظار در و آہست  
کیسکی ہے نہ نو داو خواہ ابر و پر  
بلوں ہوں شک سی میں خطہ سنا گلہیں ہے  
تہ پوچھ حال ہمارا کا ایسی باتوں سے  
غیر دل اپنی کی پوچھی جو اس سے جاسو و  
گو و دختر ز عشق میں یارو کی کمی ہے  
اوس شوخ صحبت ہی میں آپس جو شکو  
گھبرا پوچھو حال اسیران میں کسا  
سو و اگر جو بالین پہ کیا شور قیامت  
نہیں ممکن اسیر و کی کوئی فریاد کوئی پیچ  
عیش لان جو گنجین تو ای جیل خان

۱۰۹۲  
 ۱۰۹۳  
 ۱۰۹۴  
 ۱۰۹۵  
 ۱۰۹۶  
 ۱۰۹۷  
 ۱۰۹۸  
 ۱۰۹۹  
 ۱۱۰۰  
 ۱۱۰۱  
 ۱۱۰۲  
 ۱۱۰۳  
 ۱۱۰۴  
 ۱۱۰۵  
 ۱۱۰۶  
 ۱۱۰۷  
 ۱۱۰۸  
 ۱۱۰۹  
 ۱۱۱۰  
 ۱۱۱۱  
 ۱۱۱۲  
 ۱۱۱۳  
 ۱۱۱۴  
 ۱۱۱۵  
 ۱۱۱۶  
 ۱۱۱۷  
 ۱۱۱۸  
 ۱۱۱۹  
 ۱۱۲۰  
 ۱۱۲۱  
 ۱۱۲۲  
 ۱۱۲۳  
 ۱۱۲۴  
 ۱۱۲۵  
 ۱۱۲۶  
 ۱۱۲۷  
 ۱۱۲۸  
 ۱۱۲۹  
 ۱۱۳۰  
 ۱۱۳۱  
 ۱۱۳۲  
 ۱۱۳۳  
 ۱۱۳۴  
 ۱۱۳۵  
 ۱۱۳۶  
 ۱۱۳۷  
 ۱۱۳۸  
 ۱۱۳۹  
 ۱۱۴۰  
 ۱۱۴۱  
 ۱۱۴۲  
 ۱۱۴۳  
 ۱۱۴۴  
 ۱۱۴۵  
 ۱۱۴۶  
 ۱۱۴۷  
 ۱۱۴۸  
 ۱۱۴۹  
 ۱۱۵۰  
 ۱۱۵۱  
 ۱۱۵۲  
 ۱۱۵۳  
 ۱۱۵۴  
 ۱۱۵۵  
 ۱۱۵۶  
 ۱۱۵۷  
 ۱۱۵۸  
 ۱۱۵۹  
 ۱۱۶۰  
 ۱۱۶۱  
 ۱۱۶۲  
 ۱۱۶۳  
 ۱۱۶۴  
 ۱۱۶۵  
 ۱۱۶۶  
 ۱۱۶۷  
 ۱۱۶۸  
 ۱۱۶۹  
 ۱۱۷۰  
 ۱۱۷۱  
 ۱۱۷۲  
 ۱۱۷۳  
 ۱۱۷۴  
 ۱۱۷۵  
 ۱۱۷۶  
 ۱۱۷۷  
 ۱۱۷۸  
 ۱۱۷۹  
 ۱۱۸۰  
 ۱۱۸۱  
 ۱۱۸۲  
 ۱۱۸۳  
 ۱۱۸۴  
 ۱۱۸۵  
 ۱۱۸۶  
 ۱۱۸۷  
 ۱۱۸۸  
 ۱۱۸۹  
 ۱۱۹۰  
 ۱۱۹۱  
 ۱۱۹۲  
 ۱۱۹۳  
 ۱۱۹۴  
 ۱۱۹۵  
 ۱۱۹۶  
 ۱۱۹۷  
 ۱۱۹۸  
 ۱۱۹۹  
 ۱۲۰۰  
 ۱۲۰۱  
 ۱۲۰۲  
 ۱۲۰۳  
 ۱۲۰۴  
 ۱۲۰۵  
 ۱۲۰۶  
 ۱۲۰۷  
 ۱۲۰۸  
 ۱۲۰۹  
 ۱۲۱۰  
 ۱۲۱۱  
 ۱۲۱۲  
 ۱۲۱۳  
 ۱۲۱۴  
 ۱۲۱۵  
 ۱۲۱۶  
 ۱۲۱۷  
 ۱۲۱۸  
 ۱۲۱۹  
 ۱۲۲۰  
 ۱۲۲۱  
 ۱۲۲۲  
 ۱۲۲۳  
 ۱۲۲۴  
 ۱۲۲۵  
 ۱۲۲۶  
 ۱۲۲۷  
 ۱۲۲۸  
 ۱۲۲۹  
 ۱۲۳۰  
 ۱۲۳۱  
 ۱۲۳۲  
 ۱۲۳۳  
 ۱۲۳۴  
 ۱۲۳۵  
 ۱۲۳۶  
 ۱۲۳۷  
 ۱۲۳۸  
 ۱۲۳۹  
 ۱۲۴۰  
 ۱۲۴۱  
 ۱۲۴۲  
 ۱۲۴۳  
 ۱۲۴۴  
 ۱۲۴۵  
 ۱۲۴۶  
 ۱۲۴۷  
 ۱۲۴۸  
 ۱۲۴۹  
 ۱۲۵۰  
 ۱۲۵۱  
 ۱۲۵۲  
 ۱۲۵۳  
 ۱۲۵۴  
 ۱۲۵۵  
 ۱۲۵۶  
 ۱۲۵۷  
 ۱۲۵۸  
 ۱۲۵۹  
 ۱۲۶۰  
 ۱۲۶۱  
 ۱۲۶۲  
 ۱۲۶۳  
 ۱۲۶۴  
 ۱۲۶۵  
 ۱۲۶۶  
 ۱۲۶۷  
 ۱۲۶۸  
 ۱۲۶۹  
 ۱۲۷۰  
 ۱۲۷۱  
 ۱۲۷۲  
 ۱۲۷۳  
 ۱۲۷۴  
 ۱۲۷۵  
 ۱۲۷۶  
 ۱۲۷۷  
 ۱۲۷۸  
 ۱۲۷۹  
 ۱۲۸۰  
 ۱۲۸۱  
 ۱۲۸۲  
 ۱۲۸۳  
 ۱۲۸۴  
 ۱۲۸۵  
 ۱۲۸۶  
 ۱۲۸۷  
 ۱۲۸۸  
 ۱۲۸۹  
 ۱۲۹۰  
 ۱۲۹۱  
 ۱۲۹۲  
 ۱۲۹۳  
 ۱۲۹۴  
 ۱۲۹۵  
 ۱۲۹۶  
 ۱۲۹۷  
 ۱۲۹۸  
 ۱۲۹۹  
 ۱۳۰۰  
 ۱۳۰۱  
 ۱۳۰۲  
 ۱۳۰۳  
 ۱۳۰۴  
 ۱۳۰۵  
 ۱۳۰۶  
 ۱۳۰۷  
 ۱۳۰۸  
 ۱۳۰۹  
 ۱۳۱۰  
 ۱۳۱۱  
 ۱۳۱۲  
 ۱۳۱۳  
 ۱۳۱۴  
 ۱۳۱۵  
 ۱۳۱۶  
 ۱۳۱۷  
 ۱۳۱۸  
 ۱۳۱۹  
 ۱۳۲۰  
 ۱۳۲۱  
 ۱۳۲۲  
 ۱۳۲۳  
 ۱۳۲۴  
 ۱۳۲۵  
 ۱۳۲۶  
 ۱۳۲۷  
 ۱۳۲۸  
 ۱۳۲۹  
 ۱۳۳۰  
 ۱۳۳۱  
 ۱۳۳۲  
 ۱۳۳۳  
 ۱۳۳۴  
 ۱۳۳۵  
 ۱۳۳۶  
 ۱۳۳۷  
 ۱۳۳۸  
 ۱۳۳۹  
 ۱۳۴۰  
 ۱۳۴۱  
 ۱۳۴۲  
 ۱۳۴۳  
 ۱۳۴۴  
 ۱۳۴۵  
 ۱۳۴۶  
 ۱۳۴۷  
 ۱۳۴۸  
 ۱۳۴۹  
 ۱۳۵۰  
 ۱۳۵۱  
 ۱۳۵۲  
 ۱۳۵۳  
 ۱۳۵۴  
 ۱۳۵۵  
 ۱۳۵۶  
 ۱۳۵۷  
 ۱۳۵۸  
 ۱۳۵۹  
 ۱۳۶۰  
 ۱۳۶۱  
 ۱۳۶۲  
 ۱۳۶۳  
 ۱۳۶۴  
 ۱۳۶۵  
 ۱۳۶۶  
 ۱۳۶۷  
 ۱۳۶۸  
 ۱۳۶۹  
 ۱۳۷۰  
 ۱۳۷۱  
 ۱۳۷۲  
 ۱۳۷۳  
 ۱۳۷۴  
 ۱۳۷۵  
 ۱۳۷۶  
 ۱۳۷۷  
 ۱۳۷۸  
 ۱۳۷۹  
 ۱۳۸۰  
 ۱۳۸۱  
 ۱۳۸۲  
 ۱۳۸۳  
 ۱۳۸۴  
 ۱۳۸۵  
 ۱۳۸۶  
 ۱۳۸۷  
 ۱۳۸۸  
 ۱۳۸۹  
 ۱۳۹۰  
 ۱۳۹۱  
 ۱۳۹۲  
 ۱۳۹۳  
 ۱۳۹۴  
 ۱۳۹۵  
 ۱۳۹۶  
 ۱۳۹۷  
 ۱۳۹۸  
 ۱۳۹۹  
 ۱۴۰۰  
 ۱۴۰۱  
 ۱۴۰۲  
 ۱۴۰۳  
 ۱۴۰۴  
 ۱۴۰۵  
 ۱۴۰۶

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



*(Faint handwritten Persian script)*

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کجا از خیم کعبه  
خون دل آن خلعت  
گر سکه ای بخری  
عش مطلب  
رونی پایا  
گفتار تو که گشت  
چیز بود در کو  
عالم با اسب  
جن مسکن بر  
از دما و دی

پہنچا ہوا دسویں تک یہ سخت زحمتوں سے  
ہر شاخ و سرنگون ہو گل کی بجائے تنوں سے  
اوسو اچیشخ جمی ہین اپنی ہماقتوں سے  
آوارہ غریب ہے اتنے دنوں سے  
نامہ جو اوسکو پہنچاؤں بیڑ توں سے  
قاصد سے پہنچی معنی اور روانہ توں  
مہر و ساکچہ مہین ہسکایہ مونہہ کی لکھنؤ سے  
پتیری قد کو تشبیہ اوسو دیکھو یہ قیامت  
ملین گی اور سی جا کر جو اپنا مسراست  
باعث ہی یہ کہ یار کے جا ماتہ سچ رہے  
جو وہو م تیری کو چہ باز باج رہے  
اسطرح زلف یار کو قد سے بلج رہے  
چڑیاں لگا لگا کی تو برسات پچ رہی  
دستاخیز شیخ بی کی توسو او کی کج رہی  
کیا جاؤ انکے تجھو بین کس گڑھی لگائی  
میں سو طرح کس کس بوٹی چڑی لگائی  
ستی کی تو زخاں تم سپرد ہڑی لگائی  
تو نے نہ زنج گندم اوسکی دھڑی لگائی  
فریہ دل گری نے سبکو چڑی لگائی

[illegible][illegible]



[illegible]



[illegible]

ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر

شب نہ گلو کی موندہ میں چو آتی ہی پانی  
 بیسے کہ نہ سمجھتا تو چہ پڑا کی کمانی  
 مالاخچون رات کو بے اشک فشانہ  
 کو اپنے ہی میوب کی دیکھو نہ جوانی  
 مہو سے گی کسی زلف چلیا کی فشانہ  
 کہیں ہن سو وادو دل آگاہ کہ مہو  
 اگر بے دہان ہو وہی تو جاوہ کا کہ مہو  
 اندر سو دور رہتی ہیں اپنی آہ کہ مہو  
 زین اس پیش لبتادور واسن کہ آہ کہ مہو  
 ہماری خاک ہی باقی ہی تیری آہ کہ مہو  
 تو بل بل شمع پہ جادو میں ہوں مل کر کہ مہو  
 جو ہر انصاف تو جادو تو اسکی پاؤ کہ مہو  
 جو کچھ تو چاہی کیک شب مہو پاؤ کہ مہو  
 وہ تو چنا کر ہی ہے اسکے سدا مہو  
 کتنی رقیب سے کہ شمشیر کو توڑے  
 کہا نیس کو جارا ہے کشمیر کو پٹی  
 دل غم کی تاب ہر وی اور چشم مہو رو  
 بزمون کے کہیت او پر چٹیکہ جگ کہ مہو  
 گذری میں جا کہ تو تر لبتا ہے مول کہ مہو

بیل ہی سکتی سنیں کچھ باغ میں تھیں  
 ہے گوش دوہ خلق میرا قصہ جانماہ  
 ہون تن مجھ شرم بہت زندہ کے اشخ  
 کیا کیا ٹیلے نشان خاکین سو وادو  
 مسرت نظر میں سرک رہی تو یہ جان  
 رہیں بیکہ کے کھینچ بیت اسہ کہ مہو  
 بتا دین جسکے مہو کہ اپنے ناتوانی  
 نہ ہی تکلیف جنت کی کسک کہ مہو  
 محبت شغل میں تو رات تو اسکی شمع مہو  
 سنیں بیوہ کو چہ تری او تنہا کیو کہ مہو  
 کہو وہ شب ہی ہی پر دانہ حق نہ کہ مہو  
 دیکھا تو میں تجھ کو کہیں سو وادو کہ مہو  
 اسی لاجھی تو کب غیب نہ نکلتا مہو  
 کہیں سے تہذیب کو تہذیب کیو نہ کہ مہو  
 ہے سیر استخوانین تیرنگہ ترارو  
 شب و یک کا نہ کچھ ہوتا ہوا سو کہ مہو  
 انصاف کچھ ہی بار وہو عشق کو مگر مین  
 وہتقان پسروہ ہر ویوں صلح کہ مہو  
 وہ تو کچھ کا مہو کہ ہر کسے کہ مہو

ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر

۳۳۳

ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر

ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر  
 ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر ہر کسے کی ہر بات کو سن کر



جس کو دیکھ کر ہر جانور ہلکا ہوا  
 جس کو دیکھ کر ہر جانور ہلکا ہوا  
 جس کو دیکھ کر ہر جانور ہلکا ہوا  
 جس کو دیکھ کر ہر جانور ہلکا ہوا

<p>ہر کان یاس بڑھنی حرم امیکشتی                  پروکاسنین یہ پٹنا جھہ سینہ چاک کی ہے                  کوچی میں لو سکی باقی جھہ خاکسار پاپ                  مرننگان کی بر جیون فی وکو تو چمان مارا                  زلف سیہ میں ایدل بکر انہا یہ ناک                  خون جگر کا کمانا دل سپر سین گوارا                  آئینہ کسد نامتاخو بونکو صاف موندہ پر                  کیا پست فطر تو نکو بخشہ ہے سر بلندی                  تو نے بھای سو دایہ تافہ و گرد</p>	<p>دن حشر کا جو اب تو فرقت کی ات کشتی                  ہر صبح بار غم سے جاتی فلک کی پٹنی                  یا آسمان کا گرنایا ہے زمین اولشٹی                  اب بوٹیاں تہی باقی اونلی مگر کی ٹٹی                  یہ جنس تیرو سہ بین مشکل ہے پر سٹنی                  اوس ترش ابرو دہلی جتک ہنو وٹنی                  ہے لکین نیکلین سب خاک پچ اسی                  دینکے تبعیدی سے تعلیم ہووے منتی                  پاسے قلم کو کیسے ہے یزین رشتی</p>
---	--

### مطلعات

<p>آجماز موندہ تھے ہوتی لب کو کام کا                  بساط اپنی میں تھا جو ایک دل سوچی کھو بیٹا                  یکر ہے بقدر جیج ہشتادس سپس کا                  خط مع نامہ برنے تھے کون سا دیا                  چتون کو کو شگفتہ چن میں صبا کیا                  کیا جانیے نگہ نے تیرے کیا بلا کیا                  کسو فی روم کی قسمت میں کوئی شام کیا                  ہر تحت جبروت وہ بت و فاکر سے کیا                  ہر سر پر چشم میں ای شوق خانہ جنگ لگا</p>	<p>کیا ذکر ہے سچ علیہ السلام کا                  محو مت ہوئی پیار سے یوں سے لٹہ مٹو                  شل ماہ حید کے پورا جو ہووے تیس کا                  مضمون تو فی شے نہ جس کا اوڑا دیا                  لیکن ہادی غنچہ دل کون نہ مل گیا                  جیسے کے دل کو لپٹنے طرف بتا گیا                  ہین لے کچھ نہ آیا ایک تیرے نام لایا                  پر اب تو لگ گیا دل و کیسین خدا کر گیا                  چلے گی خاک جو تیج نگہ کو زنگ لگا</p>
---	--

فنا  
 ۳۰۱  
 حیات سوا  
 نامہ اعمال  
 میں دفن شدی ہر ایک اہل قبر ہون  
 گوہر نہ سمجھتے تھے غلاب  
 ای میان عشق زکاردن کو کین ہو پون  
 دل میں مہر نہیں آہ نہیں اور نہیں  
 یکنان روم ہمارے ہی کھوٹا کر د  
 شش گزیم میں شیشہ تو میں یاد کر د  
 سکا یہ کھٹکے سے کھٹکے سے کھٹکے سے  
 جیون سچا یا سنا گیا کون  
 عشق سے کھینچا جیون جیون کون  
 عشق سے کھینچا جیون جیون کون  
 عشق سے کھینچا جیون جیون کون

کیا کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

سب کا چہرہ ہے نینب نہ زخمی نہ زخمی  
 سب کا چہرہ ہے نینب نہ زخمی نہ زخمی  
 سب کا چہرہ ہے نینب نہ زخمی نہ زخمی  
 سب کا چہرہ ہے نینب نہ زخمی نہ زخمی

عاشق تو کہی آپ ہوا ہے ایل  
 سو واکو میں پایا سی وحدت میں  
 ناقوس و آذان سسکی یہ پسے آزاد  
 کیا زلف میں اوس شوخ کو تھی دب کی صبح  
 جب زلف کو میں مانتہ لگا یا دوسر  
 گرم سے بلندی میں ہوا تو وہ چند  
 جتنے کہ بلند زلفی میں نظر و مین پست  
 یا رب ہو مدام تنج کو حق کی تائید  
 ہر روز رہے تجھ کوں سرور نور و زور  
 جس ذات کو افاق میں کہتے ہیں  
 گر ہندسہ دان ہے تو سمجھ لے قناد  
 ہے فوج سو غزہ کی نہایت بیداد  
 یہ حال رہی ہے دلکا جیسے و ہقان  
 اسی دوست تجھ و مین تو پاتا ہوں سدا  
 تہہ گندہ کو لیکن نہ کہو پس چہ فہم  
 مقدس کو مین مین مین یہ دستور  
 جگنا ہے اگر شاخ شہر دار کا مانتہ  
 لنتون کا جامین زرواں جو شکر  
 دن بھر کوسب کرتے ہیں بسکین

جاد سے کیونکر پہلا نصیب کی گھوٹ  
 اوس سے نہ کسی شیشہ دل کو ہو شکست  
 ای برہن و شنج صدر اعرش  
 جون شام ہو پتی ہر کسی شب کی صبح  
 ہمایہ پکارا کہ ہوئی کب کی صبح  
 پستو کی طرف دیکھ کر مت ہو سنا  
 پستو کی بھی نظر و مین مین اوتو ہی  
 اور ہوئی سدا دولت و اقبال مزید  
 آیا کرے تاکہ مین شرف کی خبر شنید  
 وہ اور امام ایک مین تر و خسر  
 گفتی مین احد کے یہ حساب کج  
 ست او مٹہ ہو میرا خرم طاقت برباد  
 لٹے ہوئی کیت کے کوری ہر طرف یاد  
 آنکھوں مین تیری ڈانکھو دیکھوں ہون نور  
 اسی مین بہہ تر و یک تو کتنا ہو دور  
 مغلط یہ کرم کر کے نہو دین سفر دور  
 پہل دیکے دو مین آپ کو کینچہ دور  
 لکھنوں کا ہو با دولت و اقبال جو شکر  
 شا کو ہی دو ہی جسک بہر حال جو شکر

الطاف و شکر  
 انوار و شکر  
 انوار و شکر  
 انوار و شکر

سو واکو میں پایا سی وحدت میں  
 سو واکو میں پایا سی وحدت میں  
 سو واکو میں پایا سی وحدت میں  
 سو واکو میں پایا سی وحدت میں

سب کا چہرہ ہے نینب نہ زخمی نہ زخمی  
 سب کا چہرہ ہے نینب نہ زخمی نہ زخمی  
 سب کا چہرہ ہے نینب نہ زخمی نہ زخمی  
 سب کا چہرہ ہے نینب نہ زخمی نہ زخمی



[illegible]



بہارِ ناز و نغمہ  
 بزمِ گل و جام  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت

<p>حسرت سوز و ہول و ہمتا کرتا ہر شاعر ہی پر          گر شاعری یہی ہی ہو دہلین تو کیا ہل کدین          جون بیت چار پارا ہو گئی کون او کی          یوں کون کوی پر اپنی سو واکے آلت پر          صحبت بر آردی کس طرح او کی مجھے</p>	<p>یہاں تنگ فضا پر کرتا ہے یہ بگلا          پاپوشین کما کسوٹی ٹروا می گاہ کلا          ہو گا سہرین پاپوشی جیشا عروں کا ہلا          انگشت مین نہاوی جسطح کوی چلا          چلاسی گاڈ او کی آلت ہی سہل ہلا</p>
---	--

ہجو فردی متوطن پنجاب

<p>ہجو جو سو وادی کتیک لکھنوی بر کمان وند          ہجویت کندا کی ہن لکھن میں ہم آتہا کتو          ہجو کلم نال میتہ او سکدہ کمری گھصیر اکھینو          یہ کل سنگر کمانو سا نو کہ بنین او سکدہ کمری ہیرا و          ہجو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری          سو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری          سب نین سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری</p>	<p>بہارِ ناز و نغمہ          بزمِ گل و جام          بختِ بخت و بخت          بختِ بخت و بخت          بختِ بخت و بخت          بختِ بخت و بخت          بختِ بخت و بخت          بختِ بخت و بخت</p>
---	--

قطعہ کہ در سوا الی و شاہ و جواب در ویش گوشین بر واکر ترک دنیا کر چوہ

<p>یوں سنا ہے کہ خسر و ایک عصر          ویکس در ویش کو جو خسر و نے          رو کیے آخرت کو بیٹھا تھا          دست مطلب کو کینچ عالم سے          بادشہ نے کیسا جب او کو سلام</p>	<p>ایک در ویش کے گیا تھا گھر          آیا اس حال میں دو او سکدہ کمری          پشت وینا می وون طسوف دیکر          پا ورتا اپنے پوریا          سری سا ہوا وہ دست سہر</p>
---	--

۳۰۰  
 خلیات سواد  
 ہجو جو سو وادی کتیک لکھنوی بر کمان وند  
 ہجویت کندا کی ہن لکھن میں ہم آتہا کتو  
 ہجو کلم نال میتہ او سکدہ کمری گھصیر اکھینو  
 یہ کل سنگر کمانو سا نو کہ بنین او سکدہ کمری ہیرا و  
 ہجو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری  
 سو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری  
 سب نین سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری ہجو سکدہ کمری

بہارِ ناز و نغمہ  
 بزمِ گل و جام  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت  
 بختِ بخت و بخت











三











پہیلی نہ کب بخت بہت چن دن  
 چھوٹی سواری نین چن دن  
 چھوٹی سواری نین چن دن  
 چھوٹی سواری نین چن دن  
 چھوٹی سواری نین چن دن

پہیلی چن دن  
 چن دن چن دن  
 چن دن چن دن  
 چن دن چن دن  
 چن دن چن دن

۳۱۶  
 کلمات صواب  
 موزون ہونٹ او سکی بیت

پہیلی  
 اور اس کا  
 اور اس کا  
 اور اس کا  
 اور اس کا

پہیلی چن دن  
 چن دن چن دن  
 چن دن چن دن  
 چن دن چن دن  
 چن دن چن دن

دہری پستی گون رہن		بہاے ری ہم انے کہین
پہیلی		پہیلی
تختہ دیکھا ہے آج ایک تورنگ	قدین چوٹا م رنگ سو رنگ	بہاے ری ہم انے کہین
تب سے کچھ باہ راہی جانوں میں	بدلے سہ کے رانوں میں	بہاے ری ہم انے کہین
ہوئی کہل کے جو دے ہیک ہونی	چوڑے لینے کو وہ کرے جوتی	بہاے ری ہم انے کہین
چوٹ جانے تو پھر ناتھ نہ آئے	کپڑوں کی کڑواو سے اوڑھ جائے	بہاے ری ہم انے کہین
پہیلی		پہیلی
ایک پرکھ دو نار کھاوین	بن جی اور جی تن کو بہاوین	بہاے ری ہم انے کہین
پانی میں جب ڈوبے ایک	تہی دوسری ملکی بیک	بہاے ری ہم انے کہین
کے برکھ سون بیک پچار	پہر او چہرے جو دو ہر نار	بہاے ری ہم انے کہین
پہیلی		پہیلی
دو اکسون کی ہے ایک چیز	سمجھے جے ہو قسم و چیز	بہاے ری ہم انے کہین
ایک چہرہ اور ایک پرند	حسرت علت میں پابند	بہاے ری ہم انے کہین
صورت سیرت میں ہی ایک	کھاوین او کھون بد اور نیک	بہاے ری ہم انے کہین
نام میں باہم یہ سب جوگ	فندق سے لیوین کہو نہ لوگ	بہاے ری ہم انے کہین
خلقت میں تو وہ ہے نبات	اسم ہانا ہین حیوانات	بہاے ری ہم انے کہین
توں میں اسکے نین غل	سجھے تو پاوے تو پہل	بہاے ری ہم انے کہین
پہیلی		پہیلی
برکھ نار کو دیکھو نت	بن گناہ سپہ کائنات	بہاے ری ہم انے کہین



پہیلی ہار تیش بازی

پہیلی چار پائی

پہیلی گھر پائی

پہیلی بیکر

پہیلی روپیہ

پہیلی غولکان

پہیلی باز

پہیلی ہار تیش بازی

پہیلی چار پائی

پہیلی گھر پائی

پہیلی بیکر

پہیلی روپیہ

پہیلی غولکان

پہیلی باز

ایک جو دو کری نوشتہ کرے پیار		دو کرے تو پت رکے تو کلوتی نار	
<b>پہیلی سپر</b>			
سیام برن ایک دیکھی نار		پانو دو اور آنکھین چار	
اپنے کر بت ایسی کرے		جو پنی کے دے اپنی مرے	
<b>پہیلی زکرس</b>			
تو یا ایک سبھا کے بیچ		رو پا سونا وا کی اسیں	
میںنا بیسے دا کے پانو		چیری جیسا دا کا نا نو	
<b>پہیلی پورانی</b>			
ادھی بو بو ساری رانی		جو بو بھے سو بڑا گیسانی	
<b>پہیلی مسمی</b>			
زنا ری پھان کوئی کوئی بنا لگاں جھوڑ		لوہو کو وہ نار بنای طائر کو وہ کتھوڑ	
<b>پہیلی ارگج</b>			
اوتا ار نار سارا نا تھی		جن دیکھا اون لایا چھاتی	
<b>پہیلی شمع</b>			
سر طر مہنیش کا اور گوری من گات		کڑی کڑی رومی ہنسی اور کتھوڑ	
<b>پہیلی گلگیر</b>			
کال ہولاسے لینا تاکے		جب سہہ سہولے سر کو کاٹے	
<b>پہیلی شمع</b>			
پتھر چوکی پر بیٹھے رانی		سہ پر آگ بدن پر پائے	

پہیلی ہار تیش بازی

پہیلی چار پائی

پہیلی گھر پائی

پہیلی بیکر

پہیلی روپیہ

پہیلی غولکان

پہیلی باز

پہیلی ہار تیش بازی

پہیلی چار پائی

پہیلی گھر پائی

پہیلی بیکر

پہیلی روپیہ

پہیلی غولکان

پہیلی باز

پہیلی ہار تیش بازی

پہیلی چار پائی

پہیلی گھر پائی

پہیلی بیکر

پہیلی روپیہ

پہیلی غولکان

پہیلی باز

۳۱۹

نہایت سودا

پہیلی ہار تیش بازی

پہیلی چار پائی

پہیلی گھر پائی

پہیلی بیکر

پہیلی روپیہ

پہیلی غولکان

پہیلی باز

[illegible]



[illegible]

پہیلی دھوتی

پہلی آئینہ

ایک نار پیا کون بہنے      تن و اکو سنا بون پاتے  
 آپ رکے چو پانے نانہ      سر چورا کے سب جوانانہ

پہلی عینک

ایک تیب جاسون کچھ ملاوے  
مکین مارا تاک میڈاؤ کے  
مے کوئی ایسا یا کون ہو جے  
جو پوسے مسندہ توڑا سو جے

ایضاً  
ایک ناز و کین کو آوے جو دیکے سو آگے لگا دے  
پیشوا قبلہ نما

سندھ مندر پیشہ کی کونجی نہ آپن شور	اتھون . سا پیرت ہی ریت چکا اور
الینا	
ایک ناراست ہی تہر تہرا ہی ہوت	وای کی سنگہ سو ماسون لاکہ نہ

ایک بار کبھی کسی نے کہا کہ یہ سب  
پہیلی خبریں

ایک نرکا ایک نرین آج پسیلی دودھ دہی بھی کھایا جسم سہ آیا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کون سے تیری عبادت کا ذکر ہے اور کس پر ادنیٰ کی بات کہ تو ان کے لئے دعا کرے  
اور ان کو نصرت فرمائے۔

سولے ایک مادہ نسخہ بنی لگا  
 عمر باقی تھی منہ من پانی شفا  
 آخر کار اس مرض کے بھی سنے  
 ریم سوزاک پدری تو شیر  
 سن تو کنگ اسی نصف انسان نصف خر  
 قتل حرمت پر خدا کے خلق کے  
 ریزہ چین جس کے ہنہ نوحوان کا  
 رات دن پر تاپہری جو اسے امین  
 بیش و کم تجمہ میں نہ کیا عقل جوت  
 گھر سے اپنے کہا کے جاو جو کربینا  
 عقل کستی ہی کہ کسای پر نہ کہا  
 ظاہر تو اس گدی کے پیٹ میں  
 تھا خیال او کو قصب الشور کا  
 سیدای سیر مثلث آپ کو  
 ریم سوزاک پدری تو شیر  
 مال سر سے ہے تیرا لگانا پر سے  
 دخل ملک صورت پر کو ہی تو دے  
 امن خیر سیر پر کرتے ہیں ملہم  
 ہمال پر بیکار دے ہو مردان

ہر قسم اس شیر کا ایک ہر کی ہام  
 پھر ہوا سوزاک جو مہ احتلام  
 وہ جو مادہ منہ تھی اسکے آتی کام  
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر  
 بننے کیا سید بنین دیکھے مگر  
 کب کہ سید بن باندہ ہی بنے مگر  
 جو کہ اس اسکی سرشام و حمر  
 اسکی اوکے گھر میں او کو اسکے گھر  
 نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر  
 ماتی ہے مانگے ہے اتنی ماحضر  
 من کہتا ہے کہ نیسے سے نذر  
 سبکداری ٹھہر کا تھا ای ہرج و مرج  
 اس سبب سے ہے نئے جوع اہجر  
 کہتا اٹا ہو کے بے خون و خطر  
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر

کلمات سودا  
 ۳۲۴  
 ہر قسم اس شیر کا ایک ہر کی ہام  
 پھر ہوا سوزاک جو مہ احتلام  
 وہ جو مادہ منہ تھی اسکے آتی کام  
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر  
 بننے کیا سید بنین دیکھے مگر  
 کب کہ سید بن باندہ ہی بنے مگر  
 جو کہ اس اسکی سرشام و حمر  
 اسکی اوکے گھر میں او کو اسکے گھر  
 نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر  
 ماتی ہے مانگے ہے اتنی ماحضر  
 من کہتا ہے کہ نیسے سے نذر  
 سبکداری ٹھہر کا تھا ای ہرج و مرج  
 اس سبب سے ہے نئے جوع اہجر  
 کہتا اٹا ہو کے بے خون و خطر  
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر

ہر قسم اس شیر کا ایک ہر کی ہام  
 پھر ہوا سوزاک جو مہ احتلام  
 وہ جو مادہ منہ تھی اسکے آتی کام  
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر  
 بننے کیا سید بنین دیکھے مگر  
 کب کہ سید بن باندہ ہی بنے مگر  
 جو کہ اس اسکی سرشام و حمر  
 اسکی اوکے گھر میں او کو اسکے گھر  
 نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر  
 ماتی ہے مانگے ہے اتنی ماحضر  
 من کہتا ہے کہ نیسے سے نذر  
 سبکداری ٹھہر کا تھا ای ہرج و مرج  
 اس سبب سے ہے نئے جوع اہجر  
 کہتا اٹا ہو کے بے خون و خطر  
 رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر



بہارِ نبوت و شہادت  
 در بیانِ احوال و سیرت  
 و مناقب و احوال و سیرت  
 و مناقب و احوال و سیرت

وہ جو بہن مت ساز زیر آسمان  
 گھر گھر بہر خیر و برکت  
 روز محشر میں شفیع الن جان  
 کچھ ہی جہد میں قتل ہے اور قتل  
 ڈر خدا سے تو کمان اور وہ کمان

وہ جو بہن مت ساز زیر آسمان  
 گھر گھر بہر خیر و برکت  
 روز محشر میں شفیع الن جان  
 کچھ ہی جہد میں قتل ہے اور قتل  
 ڈر خدا سے تو کمان اور وہ کمان

جو کرتا ہوں تو ان افسانہ کی  
 کونسا سید بنا ہے سحر  
 یک نشان تہمین بنین لگا کر جو  
 نسل میں اوکے گئے ہے آپ کو  
 پر وہ جانے ہیں جنکا سبب

رحم مادرین اولٹ کلا ہو میر

ریم سوزاک پدر ہے تو شیر

کہتے ہیں سید کہ جس کا گھر ہو نیم  
 گو تجھے ہے سچیں سید نائیم  
 گھر گھر دو شاتی پرتی ہے نیم  
 تہ سوا حارث بہ شقا ج سلیم  
 پر تو سچے ت جو ہو ذہن سلیم  
 تو ہنادی او کو جب کا ہو نیم  
 سر و سچا ہے مگر نازیم  
 تا بہر خیر گنا جا دے کریم  
 دل غلامی کا کرے ہے تو وہ نیم  
 لعنت ای ہر دے جب نہم مقیم

اوسل اجنی کو بھی کشد امی لیم  
 سوزی کے ملج کا ایک کتاب ہے تو  
 کہہ تو کس سید کو بر بوسے طعام  
 کونسا سید بنا عاشورے میں  
 فی الحقیقت ہے تو صفحہ نما کا  
 وہ تو ہے ضامک منہی بن تہد غیر  
 سید کی گئے تو آپ کون  
 ہے وہی سید کہ جو پشتیں سے  
 بر غلام اسکے سو باقی زبان  
 اس محل پر تو کو سید ہوں میں

رحم مادرین اولٹ کلا ہو میر

ریم سوزاک پدر ہے تو شیر

سو منوں کے جو ناحی کیوں کرے  
 خنس کے پیسے تو بہن گھر میں دہرے

گر تو ہوا کہ بنے اسے سحر  
 جو تو سید ہو تو دیون تہ

۳۲۵  
 گشت کیا کہ استوان تو دواست  
 یہ تو کی سنی زبان سے تو دواست  
 سناست یہ ترس اگر ظہر کے تو دواست  
 کوئی ہے خون بان کی تو دواست  
 بیت عالم سناست تو دواست  
 یون یون انار او کو تو دواست  
 سناست یہ ترس اگر ظہر کے تو دواست  
 کوئی ہے خون بان کی تو دواست  
 بیت عالم سناست تو دواست  
 یون یون انار او کو تو دواست

بہارِ نبوت و شہادت  
 در بیانِ احوال و سیرت  
 و مناقب و احوال و سیرت  
 و مناقب و احوال و سیرت

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



[illegible]

۱۲۸۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کچھ ناز و گداز نہ کرنا  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت

<p>باندھنا لٹھی دستار سکھایا ہے                  رکھ کے جہم کو تہجے بانٹنا بنایا ہے                  شوخی و ناز کے طرزوں سے بنایا ہے                  ایں کویم کہ مران دست تو گشتہ درلش</p>	<p>سنگ جا کو ترے برین کھایا ہے                  اگر چلنے کو تہجے سب سے بنایا ہے                  ہاتھ اپنے سے غرض تجھ کو گنویا ہے                  کوڑہ خویش مثل ست کی یہ پیش</p>
<p>اتو کتے ہن حریفان دغا بازیم                  ہوگا معلوم کالو گے جو خط انکر کام                  پہر تو رسوا کرینگے ملکہ ہمیں خالص عام                  نران بنیدیش کہ از کردہ پشیمان ہے</p>	<p>ای میان مٹی بہت کے تری ہمیں غلام                  سب چلے جائینگے آخر یہ ہمیں گنہگار                  دیکھ اب بھی سمجھ ای یا نہ کر ایسا کام                  جمع تاجع نباشی تو پریشان ہے</p>
<p>کاشکے تہجے مرے مہر کے سنے ٹوٹیں                  غنیر سے ملکہ کہو، جھوٹے چوہن                  کب تلک زہر کے گھونٹو کو پہلا ہم                  آنقدر زندگی خویشی مہار سوار است</p>	<p>تب تو اسے یار جلد لکے چوہن                  ہم ترے سنے رہیں غیر مزے یوں کوٹیں                  مار بھی ڈالو بلا سے تو بلا سے چوہن                  گر تو ناحق کہتے حق تو برین یار است</p>
<p>کیا کوئی تہجہ سارے یار تھا دنیا میں                  کیا کسو کو کسو سے پیار تھا دنیا میں                  عشق سے کسو سرو کار تھا دنیا میں                  ہیکس مجھ من از دست کنی از شد</p>	<p>کیا کوئی اور طرح دار تھا دنیا میں                  کیا کھیں اور گرفتار تھا دنیا میں                  یکہ ستم اور پر زہار تھا دنیا میں                  خوار و رسوا سر کوچہ و بازار شد</p>
<p>دل مرا سہمہ منط سنگ تم سے ہر چور                  اسی میان دیکھتے بہاویکا خدا کو یہ غور                  ہاتھ تیرے کدھر جاؤں پڑا ہوں مجبور</p>	<p>تو بھی آنکھوں میں تری یار ہمیں غور                  کیا کروں ہاں زمین سخت خلک سگاور                  دیکھ بتیاب مجھے حسن پرست ہو غور</p>

کچھ ناز و گداز نہ کرنا  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت

۳۲۹

دیکھ ایسے ہی کہو ایک نظر باری  
 کہ حاکم کو دیکھو کہ حاکم کو دیکھو  
 کچھ ناز و گداز نہ کرنا  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت

کچھ ناز و گداز نہ کرنا  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت

کچھ ناز و گداز نہ کرنا  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت  
 نہ ہر کام میں ہر وقت

۳۳۲  
 ۱۷۹۰  
 ۱۷۹۱  
 ۱۷۹۲  
 ۱۷۹۳  
 ۱۷۹۴  
 ۱۷۹۵  
 ۱۷۹۶  
 ۱۷۹۷  
 ۱۷۹۸  
 ۱۷۹۹  
 ۱۸۰۰  
 ۱۸۰۱  
 ۱۸۰۲  
 ۱۸۰۳  
 ۱۸۰۴  
 ۱۸۰۵  
 ۱۸۰۶  
 ۱۸۰۷  
 ۱۸۰۸  
 ۱۸۰۹  
 ۱۸۱۰  
 ۱۸۱۱  
 ۱۸۱۲  
 ۱۸۱۳  
 ۱۸۱۴  
 ۱۸۱۵  
 ۱۸۱۶  
 ۱۸۱۷  
 ۱۸۱۸  
 ۱۸۱۹  
 ۱۸۲۰  
 ۱۸۲۱  
 ۱۸۲۲  
 ۱۸۲۳  
 ۱۸۲۴  
 ۱۸۲۵  
 ۱۸۲۶  
 ۱۸۲۷  
 ۱۸۲۸  
 ۱۸۲۹  
 ۱۸۳۰  
 ۱۸۳۱  
 ۱۸۳۲  
 ۱۸۳۳  
 ۱۸۳۴  
 ۱۸۳۵  
 ۱۸۳۶  
 ۱۸۳۷  
 ۱۸۳۸  
 ۱۸۳۹  
 ۱۸۴۰  
 ۱۸۴۱  
 ۱۸۴۲  
 ۱۸۴۳  
 ۱۸۴۴  
 ۱۸۴۵  
 ۱۸۴۶  
 ۱۸۴۷  
 ۱۸۴۸  
 ۱۸۴۹  
 ۱۸۵۰  
 ۱۸۵۱  
 ۱۸۵۲  
 ۱۸۵۳  
 ۱۸۵۴  
 ۱۸۵۵  
 ۱۸۵۶  
 ۱۸۵۷  
 ۱۸۵۸  
 ۱۸۵۹  
 ۱۸۶۰  
 ۱۸۶۱  
 ۱۸۶۲  
 ۱۸۶۳  
 ۱۸۶۴  
 ۱۸۶۵  
 ۱۸۶۶  
 ۱۸۶۷  
 ۱۸۶۸  
 ۱۸۶۹  
 ۱۸۷۰  
 ۱۸۷۱  
 ۱۸۷۲  
 ۱۸۷۳  
 ۱۸۷۴  
 ۱۸۷۵  
 ۱۸۷۶  
 ۱۸۷۷  
 ۱۸۷۸  
 ۱۸۷۹  
 ۱۸۸۰  
 ۱۸۸۱  
 ۱۸۸۲  
 ۱۸۸۳  
 ۱۸۸۴  
 ۱۸۸۵  
 ۱۸۸۶  
 ۱۸۸۷  
 ۱۸۸۸  
 ۱۸۸۹  
 ۱۸۹۰  
 ۱۸۹۱  
 ۱۸۹۲  
 ۱۸۹۳  
 ۱۸۹۴  
 ۱۸۹۵  
 ۱۸۹۶  
 ۱۸۹۷  
 ۱۸۹۸  
 ۱۸۹۹  
 ۱۹۰۰  
 ۱۹۰۱  
 ۱۹۰۲  
 ۱۹۰۳  
 ۱۹۰۴  
 ۱۹۰۵  
 ۱۹۰۶  
 ۱۹۰۷  
 ۱۹۰۸  
 ۱۹۰۹  
 ۱۹۱۰  
 ۱۹۱۱  
 ۱۹۱۲  
 ۱۹۱۳  
 ۱۹۱۴  
 ۱۹۱۵  
 ۱۹۱۶  
 ۱۹۱۷  
 ۱۹۱۸  
 ۱۹۱۹  
 ۱۹۲۰  
 ۱۹۲۱  
 ۱۹۲۲  
 ۱۹۲۳  
 ۱۹۲۴  
 ۱۹۲۵  
 ۱۹۲۶  
 ۱۹۲۷  
 ۱۹۲۸  
 ۱۹۲۹  
 ۱۹۳۰  
 ۱۹۳۱  
 ۱۹۳۲  
 ۱۹۳۳  
 ۱۹۳۴  
 ۱۹۳۵  
 ۱۹۳۶  
 ۱۹۳۷  
 ۱۹۳۸  
 ۱۹۳۹  
 ۱۹۴۰  
 ۱۹۴۱  
 ۱۹۴۲  
 ۱۹۴۳  
 ۱۹۴۴  
 ۱۹۴۵  
 ۱۹۴۶  
 ۱۹۴۷  
 ۱۹۴۸  
 ۱۹۴۹  
 ۱۹۵۰  
 ۱۹۵۱  
 ۱۹۵۲  
 ۱۹۵۳  
 ۱۹۵۴  
 ۱۹۵۵  
 ۱۹۵۶  
 ۱۹۵۷  
 ۱۹۵۸  
 ۱۹۵۹  
 ۱۹۶۰  
 ۱۹۶۱  
 ۱۹۶۲  
 ۱۹۶۳  
 ۱۹۶۴  
 ۱۹۶۵  
 ۱۹۶۶  
 ۱۹۶۷  
 ۱۹۶۸  
 ۱۹۶۹  
 ۱۹۷۰  
 ۱۹۷۱  
 ۱۹۷۲  
 ۱۹۷۳  
 ۱۹۷۴  
 ۱۹۷۵  
 ۱۹۷۶  
 ۱۹۷۷  
 ۱۹۷۸  
 ۱۹۷۹  
 ۱۹۸۰  
 ۱۹۸۱  
 ۱۹۸۲  
 ۱۹۸۳  
 ۱۹۸۴  
 ۱۹۸۵  
 ۱۹۸۶  
 ۱۹۸۷  
 ۱۹۸۸  
 ۱۹۸۹  
 ۱۹۹۰  
 ۱۹۹۱  
 ۱۹۹۲  
 ۱۹۹۳  
 ۱۹۹۴  
 ۱۹۹۵  
 ۱۹۹۶  
 ۱۹۹۷  
 ۱۹۹۸  
 ۱۹۹۹  
 ۲۰۰۰  
 ۲۰۰۱  
 ۲۰۰۲  
 ۲۰۰۳  
 ۲۰۰۴  
 ۲۰۰۵  
 ۲۰۰۶  
 ۲۰۰۷  
 ۲۰۰۸  
 ۲۰۰۹  
 ۲۰۱۰  
 ۲۰۱۱  
 ۲۰۱۲  
 ۲۰۱۳  
 ۲۰۱۴  
 ۲۰۱۵  
 ۲۰۱۶  
 ۲۰۱۷  
 ۲۰۱۸  
 ۲۰۱۹  
 ۲۰۲۰  
 ۲۰۲۱  
 ۲۰۲۲  
 ۲۰۲۳  
 ۲۰۲۴  
 ۲۰۲۵  
 ۲۰۲۶  
 ۲۰۲۷  
 ۲۰۲۸  
 ۲۰۲۹  
 ۲۰۳۰  
 ۲۰۳۱  
 ۲۰۳۲  
 ۲۰۳۳  
 ۲۰۳۴  
 ۲۰۳۵  
 ۲۰۳۶  
 ۲۰۳۷  
 ۲۰۳۸  
 ۲۰۳۹  
 ۲۰۴۰  
 ۲۰۴۱  
 ۲۰۴۲  
 ۲۰۴۳  
 ۲۰۴۴  
 ۲۰۴۵  
 ۲۰۴۶  
 ۲۰۴۷  
 ۲۰۴۸  
 ۲۰۴۹  
 ۲۰۵۰  
 ۲۰۵۱  
 ۲۰۵۲  
 ۲۰۵۳  
 ۲۰۵۴  
 ۲۰۵۵  
 ۲۰۵۶  
 ۲۰۵۷  
 ۲۰۵۸  
 ۲۰۵۹  
 ۲۰۶۰  
 ۲۰۶۱  
 ۲۰۶۲  
 ۲۰۶۳  
 ۲۰۶۴  
 ۲۰۶۵  
 ۲۰۶۶  
 ۲۰۶۷  
 ۲۰۶۸  
 ۲۰۶۹  
 ۲۰۷۰  
 ۲۰۷۱  
 ۲۰۷۲  
 ۲۰۷۳  
 ۲۰۷۴  
 ۲۰۷۵  
 ۲۰۷۶  
 ۲۰۷۷  
 ۲۰۷۸  
 ۲۰۷۹  
 ۲۰۸۰  
 ۲۰۸۱  
 ۲۰۸۲  
 ۲۰۸۳  
 ۲۰۸۴  
 ۲۰۸۵  
 ۲۰۸۶  
 ۲۰۸۷  
 ۲۰۸۸  
 ۲۰۸۹  
 ۲۰۹۰  
 ۲۰۹۱  
 ۲۰۹۲  
 ۲۰۹۳  
 ۲۰۹۴  
 ۲۰۹۵  
 ۲۰۹۶  
 ۲۰۹۷  
 ۲۰۹۸  
 ۲۰۹۹  
 ۲۱۰۰  
 ۲۱۰۱

پوش از گوی خرابات گذر کرد و چون

سرد  
جلیجلی تیرا چوکو دوں  
ہیچا دل میں نہ کہیں  
پیشم از بد بوی می خور  
کافر شو از حق مندرید  
کہ حسن ک کوئی آوازی نماند

ایستہ احوال یہ ہیں کہ ہندوستانی کہ حکومت  
پہلے کسٹنٹنصر میں جاسا نے (دیکھ کر)  
نہیں اس میں کوئی چر کویت تراغہ  
ای مہم فرم کر لیا کہ  
کریج لایا ہے کہ ہر مشق  
نہیں کرنا کہ فرعون جہانوں  
گفت کہ میں نے  
نہیں کہ میں نے  
نہیں کہ میں نے

جی بی







[illegible]



یہ سچا ہے کہ جو میں لایا ہوں وہ  
 ہر نہ مشیت و رحمت کا ہوں نہ کہ یہ میری مشیت  
 آہ وہ کہ کہ یہ کیا سچ ہے جو کہتا ہے تو  
 سب میرے کوزے پر ہے ان سب مجھ کو  
 عرصہ سے تیار ہوں بتا کر دینے  
 محبت میں ہوں  
 نشہ نامہ ہے بانی ہے میری ہوں  
 فکر غمخیز ہے بہت آرمیدہ ہوں  
 نہ بلبل تیرا نہ گل نو و سیدہ ہوں  
 میں تو ہم ہا میں تیرا ہوں  
 یاب مری کی ہر طرح میں ہوں  
 شائبہ تنگیو تم سے نہ کہہ نوری تو کام  
 اس سیکرہ کہنے محبت آفریدہ ہوں  
 ایوں محبت میں ہوں ابھی اب میں  
 اتھار اڑ کا نہیں ہے کیا معنی اس کے ہیں  
 ایک سو تیرا زو سولاب میں ہوں  
 کشتا نہیں ہوں در دریت کا پاؤ شاہ  
 اور کو تو ال شہد کی رشوت پہنچا  
 جو کل ہزار جانشین کریمان میں ہوں  
 ہو سکتے ہیں جہا کے تنگ و کسین میں  
 کہہ سکے ہوا و سکا بجز آستین میں  
 قافس تو سن دست بتا کو ہوا اس راہ  
 کوئی جو پوچھتا ہو یہ کس پرچہ داؤ خواہ  
 مت پوچھ اپنے جور کا میرے تین میں  
 تیغ نگاہ چشم کا تیرے نہیں میں  
 ظالم میں غمخیز ہوں چکیدہ ہوں

چرخ لالہ گون سے محبت کہان ہے  
 آس پاس عاشق کی غزل کہان ہے  
 چرخ لالہ گون سے محبت کہان ہے  
 آس پاس عاشق کی غزل کہان ہے  
 چرخ لالہ گون سے محبت کہان ہے  
 آس پاس عاشق کی غزل کہان ہے

پوچھو میں ایک بات حق سونہ گدڑی تو	گر ہوش شراب و خلوت و معشوق جو برو
زادہ تھے قسم جو تو ہو تو کیا کر	
لگتا نہیں ہے صحن چمن لالہ گون بجے	آیا نظر ٹپکتے نہ گلشن میں خون مجھے
ای باغبان خوش ہے تری سر کیوں مجھے	بلبل کو خون گل میں لٹایا کروں مجھے
نایکے کر حرم میں قہر صفت دیا کر	
ہر چند کرتے آئے ہیں معشوق خود سری	کرتے پہلے گئے ہیں وہ عشاق ہیوری
پر تو نے اپنے عہد میں ہم ساتھ ایسی کی	عالم کے پنج پھیر ہی رسم عاشقی
گریم لکھ کی تری شکوہ سدا کر	
آو کہ میرے گریہ بی اختیار کو	نخت جگر نے داغ کیا لالہ زار کو
اتنا اثر ہے اب بھی مرے چشم زار کو	تعلیم گریہ دون اگر ابر بھار کو
بزرخت دل صد فتنہ میں سہید ہا کر	
گلشن میں کیا بہا ہے کہتا ہی باغبان	صدر برگ جدید ہوئے ہو ویسے ہے ارغوان
بزم صحت تیرے سیر کی لیکن بہن کہان	فکر معاش عشق بتان یاد رفت گمان
اس نندگی میں کبھی کیا کیا کر	
ہو جسکو اس جہان میں راحت ہی بیش و کم	بھاکرے وہ یار کو ہر آن مفتنم
اوسکی جدائی کا ہی ہر ایک شخص پرالم	تہ نہ روز بھر ہی سودا پر ہر قسم
پڑا نہ سانہ مال میں شب جلا کر	
محبت نر و ہم	
مگر عاشقوں میں محبت کہان ہے	سدا ایک سی انکی الفت کہان ہے

چرخ لالہ گون سے محبت کہان ہے  
 آس پاس عاشق کی غزل کہان ہے  
 چرخ لالہ گون سے محبت کہان ہے  
 آس پاس عاشق کی غزل کہان ہے  
 چرخ لالہ گون سے محبت کہان ہے  
 آس پاس عاشق کی غزل کہان ہے  
 چرخ لالہ گون سے محبت کہان ہے  
 آس پاس عاشق کی غزل کہان ہے  
 چرخ لالہ گون سے محبت کہان ہے  
 آس پاس عاشق کی غزل کہان ہے

کیا علم

[illegible]

[illegible]

ہنس اب ستم سے درگزر ای یا تاجا  
 کہائل لمر کی مکافات ہو گئی  
 و سہ پہی تہا ہی کہ میں آؤنگا دن پہلے  
 لیکن نہ بعد شام کے پیش از میر جیلے  
 اسی انتخاب رو کے ٹلک آنا زمین تلے  
 پینچام پرے زیر لگانی تو بہ تلے  
 دہر کے بھول کہ یہ نہ کو برات ہو گئی  
 مس بدین دا غلو تک تین لگ گئی خبر  
 زاب نے ٹھونکا شیخ کو پگڑی اوتا کر  
 قاضی نے ٹھکدین پچایا ہے شور و شر  
 عالم تمام بزم خرابات ہو گئی  
 شکوہ جو ہرزہ کی کا تیر ہی میاں کروں  
 پیدا بجاتی ہر بن ہو سدا زبان کروں  
 دنیا و وضع سے تری با کر کہان کروں  
 ملنا تہا ہر ایک سے میں کیس بیان کروں  
 عالم سے پہلے تک ملاقات ہو گئی  
 ملنے کی تو بہ ایک سے جہوئی قسم کیا  
 ہر ایک نے سنا کہ سچے شعر میر پڑا  
 کل ہی جو میر سے ساتھ تو بازار تک گیا  
 یا وہ مشہور سے بونہ ہوا تو کیا ہوا  
 نظروں میں سوا علی کیا بات ہو گئی  
 فریاد کر کے جس سے کروں واد میں طلب  
 اس پرومیں طالب نہ کر تو پہلو پہنچا  
 حاضر ہو دوں کہ ہی تو معلوم ہو وی تب  
 سیوا کو کو وہ تو ستاد ہی نہ زبیب  
 کیا جائی کہ خبر تو ہی کیا بات ہو گئی  
 حسن بست و دووم  
 ہکو دکھا ب اپو تم رطوار رہ گئے  
 عشاق کر کے عشق سے اٹکار رہ گئے



دور بین کے سول اور کے پانچ چھ  
 برہنہ کے پانچ چھ اور کے پانچ چھ  
 عیاں کی ساری دیکھو اور کے پانچ چھ  
 کتبہ کے پانچ چھ اور کے پانچ چھ

بہرہ ساہلا کوئی ہے تیرا اور گلزار	عارض کے گرد و یکسے پہ چٹا شکار
پوچھو پوچھو تھے مین ہی رور و کر یا بار	کلمہ باغبان قسم سے تھے کیا چلی بہار
دامان گل پکڑ کے جو بہہ خارہ	
دور کیو آسان کی جو ہم کرتے ہیں ننگا	گردش و وہی سار و کی وہی ہیں مہر مار
وہی چلن زمانہ کے وہی سبہو کی را	کیا گل بگڑ گئے ہنہیں معلوم ہکو آہ
لٹے سے تم ہمارے جو کیا رہ گئے	
دل نیکے بھگو یا مین حاضر مین جان	خواہش ہو سیم و ز کی جواب سے کہاں
پہنچی ہے کار و آ کے میری استخوان	غارت کیا جنون نے میری بجاویاں تلک
لی جیب کی خبر تو کتنی تارہ گنو	
جانب مین اپنی کرتے ہیں جتنا کہ ہم خیال	پائے کسو ہی طرح نہیں صورت ملال
بان اسکی تو نہ کہیے کہ ہم بعد ماہ و سال	تیسے جو موہ نہ لگے تو کیا غرض کمال
دیکھتا ہنہیں وقت تو مین بارہ گنو	
جا با جو ایک وقت نہیں دیکھنے کو ہے	آئے تمہاری بزم مین اپنی بون کو سے
چپکے سنی جو غیب سے تم بات چیت کی	رہی کو گھر مین شب کے جاہر تھے دی تو دی
رخسرت ہو ورنہ جاسے بازار گنو	
لگتی نہ شکل تو ہی یہ جو کہہ کے	اس پر ہی خوش نہیں ہوا اگر خوب یون ہی
سو آرزو تھی دل مین تو یہ ہی رہی رہی	پر غم ہے بہہ تہین ہوئی ہم سے آگہی
ہر چند کر کے تھے ہم اٹھارہ گنو	
خوبی ہی کیا رقیب مین جو بھگو بھا گیا	دلال کون سا تھے اوس سے ملا گیا

لیکن ہمارا خیالات کوئی مانتے تو ہم  
 اپنا سامان تو تو کتنی ہی بار گنو  
 کتبہ کو پڑھ کر غم سے غم سے  
 کتبہ کو پڑھ کر غم سے غم سے  
 کتبہ کو پڑھ کر غم سے غم سے

۳۴۳  
 حیات سودا  
 بیغیر کسی کو بانی ہنہیں ہے جو فنا  
 تیری کلی سے جب پہلے ہم تھے ہو فنا  
 ہمارا کون سا قدم کہ تھارہ سو سے تھا  
 اسین جہاں جو تھیں ہمارے گھر  
 ہر چند دوزخ وشت کی ہی ہے خون وشتان  
 ہر چند دوزخ وشت کی ہی ہے خون وشتان  
 ہر چند دوزخ وشت کی ہی ہے خون وشتان

نہ ہونے کی کوئی بات نہ ہونے کی کوئی بات  
 نہ ہونے کی کوئی بات نہ ہونے کی کوئی بات  
 نہ ہونے کی کوئی بات نہ ہونے کی کوئی بات  
 نہ ہونے کی کوئی بات نہ ہونے کی کوئی بات  
 نہ ہونے کی کوئی بات نہ ہونے کی کوئی بات

[illegible]

سے درود کا اب بوجھل اور کھار سہوا  
کیا کر نسبت خیر علی کی کوئی کبریا

[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

تیرے غیب سے روئے لایا آسمان کی تو  
 جب بھی کراہی بد کہ سپر کر کہاں گئی تو  
 شیطاں بنی باپ تیرا اور تو ہو سکا  
 بوسے اس سر ملتے تا اس سر تر ملک اب  
 اون میں سے لیلیا تو بس عذابی کو جب  
 بھر ساتھ اس ملاو اور کر جائیلا  
 جب جیج ہوئے نصرت وہ نہ لٹی سب کو  
 جالاگ جلد تے لے گوروان کی تو نہ کو  
 سستور میں کا تھم لیا میا سوا  
 اتنے بھارت تیرے جیسے میں ہی رنگی  
 پیرا پتی سی کر ہی پری پسہ غورانی  
 ہم ساتھ تو نہ نہ لکڑی آپ کو دیا  
 کڑا ہے جو سب کی تھم کو نہ کچھ ملے ہے  
 ایک غلام کے پسہ پر گیدی پھر نظر ہے  
 ہر پند زیر جل ہے میں آپ کو چاہیا  
 ہے جسے تیری امین بھائی تاب لاکر  
 اور اپنے مدعا کی چاہے جو کچھ دعا کر  
 اس واسطے وہ قالب پر نکاب کہا یا  
 جب کہ کو چھوڑ پڑے جب کہ آپ کو چھوڑا  
 کو مستحق کرے گا ہرگز نہیں سونگھا







[illegible]



مرد دایم و نکر دست هیچ  
پایان

[illegible][illegible][illegible]





محسن سے دودوم درجہ مولوی کے ندرت شریف  
 شہر ناموزون توجہ بہت کمنا کریت  
 دیوانی ہے بچہ کھٹا سنگے یہ کریت  
 آبروی کریت اچوش سوداگریت  
 قاضی اوکو تو ال خر و یا تین تابد  
 پہرے کھٹا ہے اور پھر توبہ ازراہ غدا  
 برک سودا کے خود از یہ ہفت  
 عرس میں جا میرا بیدل کر تین باشندہ  
 کہتے تھے سب سنگی تیر جوتین سب یونین  
 این لعین و بزم طرب شور و غوغا  
 سود کما نامولوی بہتے دیندارت سے یہ  
 وہ کے بچہ کو کہ اتار وسیہ ہے یہ پاید  
 طرح خلعت از سیا تا ہینا  
 لوگ کے ہین بچے کشیر سے ترا حبش  
 استیج یہ ندرت کہ شکل آونی از غ و ن  
 خاک در پیرا من بیت اٹھا بار عینہ  
 حق ہیں امرغ تو داغ از او جرنے لیلہ  
 اچھے کہنے ہیں بلون سلطان کا شہر  
 خویش دایر خاک از بالا دویا کھاتہ

[illegible]



بول میں اپنی تم دعا دو جو کسو کو میرا لال  
 جوئی کو لیسے ہاتھ میں تھر کر دو یہ سوال  
 گھوڑ کیو دوند و لگام موہ نہ کو تونک لگام دو  
 کرتے ہیں یہ گلا جو ہم کھانیا سکوا پڑا جینے  
 جا کے یہ بانے تم کو ہم اسی شہر سے  
 گھوڑ کیو دوند و لگام موہ نہ کو تونک لگام دو  
 آدین جو آن مولوی گھوڑی چہ انڈر ہوا  
 مولیٰ نہ کہہ تو اب ہی شوق ہو کہنے پیا  
 گھوڑ کیو دوند و لگام موہ نہ کو تونک لگام دو  
 یہاں تو سپہا فخر سامان ہو وہ یہ کس طرح فر  
 اب تو یہ بات ہو گئی خانہ بخت نہ کو کو  
 گھوڑ کیو دوند و لگام موہ نہ کو تونک لگام دو  
 میں کون تھے موکو کیونٹے شے یہ شہر  
 یہ تو مٹی کی سطح چاہیے یہ کہ اگر تم  
 گھوڑ کیو دوند و لگام موہ نہ کو تونک لگام دو  
 محنت سے وچا ہم  
 ہر دے ایک پڑوا کا شہر ہے ایک پٹنا  
 یاد رہے تو اسکو ہر طرح سے دیکھنا  
 لو کو کر پھوچ لے دی پیر پار دنا  
 شہر کے محل سے کل بات جو گنوائی  
 شہر سے ٹھٹھ سے میں ایک فاش بولا



لیکن میں یہ کہہ کر کہ کل ان کے پاس  
 تھے جن کا بیٹا وہی تھا جس نے  
 میرا دل بھانپا تھا میں نے یہیں  
 کون سے بار بار اس کے ادا کیا تھا  
 لیکن میں نے اس کو کبھی نہ  
 سہا ہے اس کو خدا کا چہرہ  
 جو اس کو پہچانتا تھا  
 جس وقت میں نے اس کو پہچان لیا  
 اس وقت میں نے اس کو پہچان لیا

جہان میں کون بنا ہے التوحید کا  
 کیسے بن کر آیا ہے التوحید کا  
 جہان میں کون بنا ہے التوحید کا  
 کیسے بن کر آیا ہے التوحید کا  
 جہان میں کون بنا ہے التوحید کا  
 کیسے بن کر آیا ہے التوحید کا  
 جہان میں کون بنا ہے التوحید کا  
 کیسے بن کر آیا ہے التوحید کا

ایک خراہیدہ کہتا ہے کہ حلال ہے	انفارسی سب آنکے اسبات چٹے
بہم کوڑیاں طلب کی تو لینے کے کھر کھر کر	یہ بھلے میں لڑو گھا وہ بھلے کہ بس
ایک خراہیدہ کہتا ہے کہ حلال ہے	تخواہ دینے کو نہ درم اون کو نہ دام
ناچار ہوا انہوں نے کیا صلح کا پیام	سنگ لگ وہ کہنے کہ اپنا نہیں کلیم
ایک خراہیدہ کہتا ہے کہ حلال ہے	گنڈان ہم تو کرتے تھے کھا کھاکر بیان پنے
انکے زبان کے سپکو نے لیکش اب بنے	کو تو دل میں اونکی غذا آنکر ٹھنے
ایک خراہیدہ کہتا ہے کہ حلال ہے	پکوا کس آج کو او انہوں کو کری پیہوم
کل یوں کہیں گے واسطے سیر کھا دویم	یہ نوکر سے نو وہ کر خا سیا ہی ہو خوشوم
ایک خراہیدہ کہتا ہے کہ حلال ہے	ہوینے ہم اگر تو اسی شطرت اب تین
عالم تمام کھانا ہو جو گوشت سویہ کھائیں	آئینہ چیل و کو تو یہ ہرگز نہ دل چلائیں
ایک خراہیدہ کہتا ہے کہ حلال ہے	انقصہ کشتی دیر رہی جب یہ بات حیت
ہا ری سیاں غصہ ہوئی پا جو کی حیت	بدلی حرام غریبی ان خوشنوسے ریت
ایک خراہیدہ کہتا ہے کہ حلال ہے	

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

وہ لوگ اب جسے آقا ہر آن پہچانتے	جو چھوڑا دس سو کہ تم کچھ روپی لگو پاتے
کے ہر آہ وہ بہر کسو آملہ آنے	روپی کی شکل نہیں نہ کہی ہو خدا جانے
کہ اسے باخین چیلہ بنی ہی یادہ گول	
غرض کہ جب میں تھا ہوا ہر سی چون	کہ یہ وہ لوگ سی جسکو گودہ خط و خون
نہ سمجھو کہ نہیں جب سپہ گری کی فزون	یہ فی تو سپہ گریوں باندہ گریوں
زمانہ دیکھ کے ہستیا ہستی والی کھول	
سخن جو شہر کی ویرانی سے کون آغاز	تو اسکو سن کر گرین ہوش چند کرواز
نہیں ہ گہر نہ ہو حسین شحال کی آواز	کوئی جو شام کو مسجد میں جا بھر نماز
تو وہاں چراغ نہیں ہو بخیر چراغ غول	
کے بیان نہ آسے تا بہ اوج باغ	ہزار گہر میں کہیں ایک گہر جلو چراغ
سو کیا چراغ وہ گہر ہو کہ نہ گم غم چراغ	اور اون کا تو نہیں بہت ریسکی ٹیٹا غ
جہاں جہاں میں ستر ہی ہر شکر ہندول	
خواب میں عمارت کی کہوں تھہرے	کہ جسکو دیکھو سی جاتی رہی تھی بہو اوپر
اور اب جو دیکھو تو دل ہو زنگی ہو نوکر	بجا ہو گنج جنوین کمر کر ہو گہاں
کہیں سنوں یہ اس کہیں سے مرعول	
یہ باغ کہا گئی محسوس نظر نہیں معلوم	سنا دے کہ کہا بیان قدم کو پہن ہشوم
جہاں ہر صندو بمان گویا ہر قوم	مچو ہر باغ و غن سے اب سچ چن میں ہوم
گھول کر ساتھ جہاں بلبلیں میں ہی گول	
رکھیں سر پہنگیت گرد و دیہات	کہ اب جہاں کی تھی پھاریوں کے آجیات

<p>دعوت کی کسی مین نہ مجبور ہو گئے آگاہ</p>		<p>جوا میری شجرت کے تین تہس ارادت</p>		<p>نہت مین مجبور ہر خیرات کی سمیت</p>	
<p>اور گشت ہندی میری عمر میں ہی دیکھا</p>		<p>یہ فرض کیا ہوں میں سچا ہر ترا قول</p>		<p>ہر کجا سبب اس نیت کا خبر یہ کہ تھا</p>	
<p>سو ہی کسی کو چھین گھسین کہ ونگاہ</p>		<p>اکثر تو میری نیت میں کہتا ہوں یہی بات</p>		<p>کتو نہیں غلامی کی شب و روز ہر آفات</p>	
<p>یہ چاہی صحبت میری کہ کسی کی اگر اہ</p>		<p>یہ سچ ہے جو کہتا ہے تو مجھ پر بھی یقین ہے</p>		<p>لیکن وہ سنگ نفس نخل اس سے کہیں ہے</p>	
<p>تو اوسکا نہ کہنا کہ سے تب پاک ہے وہ شہر</p>		<p>دینا کو بھی جیفو کا سنگ نفس ہی طاب</p>		<p>وہ مدد ہے جو اس میں کہے قوت مٹا</p>	
<p>اس حرف میں نہ شک تھا کو میری شاہ</p>		<p>سہا ہر سنگ نفس کو تو اپنی شکاری</p>		<p>تو میری دیش ادس کو میں ہی باؤت و حار</p>	
<p>لیڈر کہو کہلوای میری جھگو کہو رو باہ</p>		<p>اسو اسطراوس ساتھ تھو دل میری پاری</p>		<p>مردار سوا صید حلال اور سونہ ماری</p>	

سو دینا کو بھی جیفو کا سنگ نفس ہی طاب  
 وہ مدد ہے جو اس میں کہے قوت مٹا  
 دینا کو بھی جیفو کا سنگ نفس ہی طاب  
 وہ مدد ہے جو اس میں کہے قوت مٹا  
 دینا کو بھی جیفو کا سنگ نفس ہی طاب  
 وہ مدد ہے جو اس میں کہے قوت مٹا  
 دینا کو بھی جیفو کا سنگ نفس ہی طاب  
 وہ مدد ہے جو اس میں کہے قوت مٹا

دینا کو بھی جیفو کا سنگ نفس ہی طاب  
 وہ مدد ہے جو اس میں کہے قوت مٹا  
 دینا کو بھی جیفو کا سنگ نفس ہی طاب  
 وہ مدد ہے جو اس میں کہے قوت مٹا





[illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the previous page, containing several lines of prose.

یہودی اور نصاریٰ کی لکاسے بیکر اور پر	آدمین میں طیاران قسبان غرضین اور
بہت سید بکار یہ اوہنیں تلقین کرتے ہیں	جو قسم یہ کام کرتے ہو نہیں دین کرتے ہیں
غرض ہ حیدر گرا کو عکس کرتے ہیں	تو یوں چوڑی اون کو تین فرین کرتے ہیں
اگر قحط الرجال افتدازین تم اس کم گیری	اگر قحط الرجال افتدازین تم اس کم گیری
دیگر	دیگر
سرگزڈانہ مجسمہ توامی بدشور ہرے	آنیون میں لکھنا آخر قصہ ہرے
آتا ہی مجھکو غصہ جب تو نظر ڈرتے	اگر سی پیری ہو جا اسوقت دور ہرے
تیرا خلاف وعدہ تجھ پر خرابی لایا	واحد نہیں ہی اس میں میرا قصہ ہرے
پہنچی نہیں ہی تیری اس قیل پر شرافت	تو جو ک نام پر کا جا کہ تو ہرے
اب ایک پیسی خاطر ہر بار ہی اوٹھاتا	تو گاندہ سیتی اپنی دال سو ہرے
مروا گاندہ اپنی تودہ ہرے کی لالچ	ہرگز نہیں ہی تجھ سے بات دور ہرے
کب چوکتا تھا تیری میں جو سوا کلاب	سمجھا غلط تھا دل میں ہی بیشور ہرے
ازراہ میں منسی کر اک بات یہ کہی تھی	پہرنا کہنا تجھ کو کیا تھا ضرور ہرے
پرسون میں اب خاطر لاؤنگا اب ڈال	کسکا ہی سوچ دلیں اب یہ قصہ ہرے
اس واسطے کہی ہیں تیری میں دانت کھٹو	وہ جاو جو حسین تیرا سارا غور ہرے
تیری یہ بجاو پر اس شہر میں چین	ہو دیگا اسکو شکر اونکو سوز ہرے
محشر کے روز تجھ کو سن امی عید قلیق	کہتا اوٹھیکا ہر اک اہل تجور ہرے
وعدہ خلافی کرنی شاعر سے تھی لازم	یونچر گی اب یہ تیری سن بچو دور ہرے

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

دیکر جھنگا جڑی وہ ایسی لات  
 دودھ اسکو چھٹی کا یاد آیا  
 پستی وہ اسکی میٹی روٹی تھی  
 بہت وہ خصر پکڑے کتب گلیات  
 بڑی صاحب کی پردہ دانی بہت  
 لئے اوس جادو یا اوہنو کو چڑا  
 دون ہی خدی تنجو اگر میں طلاق  
 شج کی ذات سے نکلتا ہوں  
 ساری اس بات کی یہ عسرت ہے  
 لیکن اوس سے ختم نہ ملتا وہ ہٹا  
 باندھ کسی اپنا یون بریو سلوب  
 مان ہی اوس بند کی نیش تھی  
 میں ہی ابو بڑوں کی کرتی ہوں  
 کسیوں کی چوڑا سی نوروزی  
 اور وہ خدیان میں سب اجلاں  
 کیوں جو لئے میں سیر لگتی ہوگا  
 لگا کہنے کہ اس سے کیا بہتر  
 لیے جانا ہو کیا شرافت کو  
 یہ سخن تو زبان پرست لا

اوس سنا: "اے ہی بکرے کے اینڑات  
اور سر بیان تک وہ منکرایا  
تا کہ میں اس کے اوسکی جوتی تھی  
کہیں جب اس کی پہر اسپر چوٹ  
اسکی رگت بری بنائی ہے  
لوگ جھسانے کے۔ شکے صدا  
تب یہ کہتا ہے کیا وہ قرم ماق  
اسیے جی میں اب دلتا ہوں  
بیچ کی اینڑ جھکو غیرت ہے  
یوں ہزاروں سر جو روکیوں چلا  
شیخ کی ذات میں نہیں خوب  
تیر ہی گھر انے کی یہ چال  
وہ ہی رکھتی تھی ہر کسی کو بیت  
اسیے کہتا ہوں زول سوزی  
اپنی تو ذات کی ہو بس شہر  
تب تو زن بولی اوس کو بھلا  
جب کہ قابل ہوا وہ ماچہ خسر  
دیکھو پڑوسے کی حماقت کو  
بیسر پر زن بولی اوس سے جھلا

دینی بین لویان خندی اسبان کو  
 ہنگو جدو سے کسی کو پین کام  
 تیرے لور سے ہو کوئی بدنع  
 مولوی کی یہ ہو رو کا ہوا  
 کیجی کو بن جو چھٹا سے  
 لور دین کس کس سے  
 سو تھک ہی نہ خال کما جائے  
 ایسی قہم کی قہم جا  
 یاد رہی ہے اور نا کی ہے  
 بیان سودا

[illegible]

[illegible]







[illegible]

کہ یہ بختی فتنہ والوں کا ڈب ہے  
 سنا کہ یہ مرثیہ یو نہیں سب  
 ہر اک گہرین ماتم کی مجلس سب  
 کہ روز قیامت کی گویا شب  
 سو وہ ہر صرع میں صورت کہاں  
 تو یہ قافیہ ہر طرح سے کہ سب  
 وہ دل ویر ہے جس میں یہ غم نہوی  
 قیامت میں یہ کچھ نہوی کا جوا ہے  
 تو افزو دی ہنر دیا ہی ظاہر  
 ہنر کا ہی موندن نہوی کا گب  
 زمین آسمان ہو رہا ہے تل اوپر  
 ہر اک جان اس غم سے خنجر طلب  
 زمانہ میں ہر سمت ہے شور و غم  
 زبان پر فحیون کو لانا غضب  
 یہ کشتی فلک کی ہو میں ڈوبے  
 یہ کس ہند سے کہو کہ وہ خشک ب  
 کہیں ہر صرع میں ہکا نشان  
 تو یوں کہہ کہی کا اسکی یہ ڈب  
 یہ کشتی فلک کی ہو میں ڈوبوں

یہ مطلع جو ہر آچکا تو عجب ہے  
 دلی فیض کا اظہار کی سبب  
 نبون دوسو خوشی سب سنجی  
 عجب طرح کی داسی ویلاچی  
 سنجی کا رچی قافیہ شائگان ہے  
 رچی اور سنجی قافیہ جب کہ بیان  
 کوئی دل نہیں جسکو ماتم نہوی  
 یہ دن کچھ قیامت سے ہی کم نہوی  
 جو قطع سے شکر کی تم ہو یا  
 مرا صاحب اس بھر کے رکن آخر  
 ہو چارہ نظر ہو رہا شور و غم  
 حسین علی پر چلایا ہے خنجر  
 کہو یہ صرع کو یوں مجھ سے شکر  
 یہ قطع نامزدوں ہی بندہ  
 بجا ہے کہ لو ہو کے دریا ہائے  
 شہ تشذب کا کس غم سنائے  
 کس کہو ہو کون ہے وہ کہاں  
 جانیو یہ اس گفتگو کا کہاں  
 بجا ہے کہ لو ہو کر دریا ہائے





میں اس چار صرح میں جمبات جان ش  
 انہیں اس میں لکھ لئے گا کیا سبک  
 کہ میں سوچ تیرے برادر کی خام م  
 کہو میرے مہنگا سہی کوئی تیرے  
 یہ لفظ اپنی جانب میں نے سوچا یہاں ش  
 نہوں یہ وہ لفظ اس میں نے سوچا تب ہو  
 سرے جینے میں نے رکھوا کی تم سے م  
 میں تم بعد جیون کی یہ کیا عیب  
 یہ کہتے کہ وارث ہو تھا اس سے بہتر ش  
 جانا مجھ انکا یہاں فرض اب ہو  
 جو سوتا یہ ہو پاسانہ کھانا ہو ش  
 نہ یوں بولے ہو گو کہ دور از اوست  
 کہوں کیا غرض وہ وصلو و جلو ش  
 جہان دین ہو آشنا قوم سب ہو  
 گریبان اپنی ہو دونوں نے پیارا م  
 کہلا دے اگر زہر کی کوئی حب ہو  
 کیا تنہو یہاں ہو کوئی دوست کا ہو ش  
 تہیں تو یہی پیشناخت تب ہو  
 نہ صحت قافی ہی کی اب ہو اس میں ش

ایسی مین ادھر عایدین نے پکارا م  
 کہ بابا جی مین کیا کروں گا بچارا م  
 اسی بابا اکیلا مین اب کیا کرونگا م  
 اسی بابا مصیبت مین کیا کیا ہووگا م  
 مین تم بعد احوال کسکو کہوونگا م  
 اس آتشکدے مین مین کب تک بیٹگا م  
 مجھو کہے ناموس کید ہر لیجاؤن م  
 کہان جسکے عورات کو مین چھپاؤن م  
 ولیکن مین اب انکو کید ہر لیجاؤن م  
 کہان سو مین اب یہاں میں کو لائون م  
 تہا شہ نے ہر ایک کو چھاتی لگا کر م  
 بوقت مصیبت زاریات اطر م  
 یہ قریب کے شبیرن کو سدھارو م  
 کہ دیکھو اب اگر جو ہو مرد بارو م  
 کسی بند یہ جو کیے غور مین نے م  
 قوافی والفاظ مین اور مین نے م  
 اسی ناکارو مین متوجہ حجت ادا کی م  
 پہر اسکو رفیقون کو شہ نے نذا کی م  
 کہ وہم کے یون گوش دہر روٹ م

سر اپنوکے تین چار پانی سے مارا م  
 مرادل عجب طرح سو مضطرب م  
 یہ ناموس کید ہر مین لہو ہرونگا م  
 مین کیا جانوں قیمت مین کیا کیا م  
 بچوں کا بلکنا مین کیونکر سہوونگا م  
 مرادل تو تند ورسا ملتہب ہو م  
 یہی چاہتا ہوں کہ سر کو گٹاؤن م  
 کروں کیا وصیت کا پاس دب ہو م  
 مین چہنر کو اوں کو کید ہر گہنایون م  
 یہ صحرا تو بیرون حد عرب ہو م  
 کہ اسی بیکو صبر ہے اتلا پر م  
 قصیر احمیلہ مین متجب ہو م  
 کہ بڑے ہو مخالف کمنہ پر پکارش م  
 کہ یہ دست و تیغ امیر عرب ہو م  
 درست انکا پانا کچھ لاک طور مین م  
 قیاحت نہیں پائی یہ کیا سبب م  
 تمہیں کہ حکایات ساری خدا کی م  
 کہ اسی یارو یہ قوم دارالحرب ہو م  
 سوا شہ کے جب پاسچکے سجاوت م

ایسی مین ادھر عایدین نے پکارا م  
 کہ بابا جی مین کیا کروں گا بچارا م  
 اسی بابا اکیلا مین اب کیا کرونگا م  
 اسی بابا مصیبت مین کیا کیا ہووگا م  
 مین تم بعد احوال کسکو کہوونگا م  
 اس آتشکدے مین مین کب تک بیٹگا م  
 مجھو کہے ناموس کید ہر لیجاؤن م  
 کہان جسکے عورات کو مین چھپاؤن م  
 ولیکن مین اب انکو کید ہر لیجاؤن م  
 کہان سو مین اب یہاں میں کو لائون م  
 تہا شہ نے ہر ایک کو چھاتی لگا کر م  
 بوقت مصیبت زاریات اطر م  
 یہ قریب کے شبیرن کو سدھارو م  
 کہ دیکھو اب اگر جو ہو مرد بارو م  
 کسی بند یہ جو کیے غور مین نے م  
 قوافی والفاظ مین اور مین نے م  
 اسی ناکارو مین متوجہ حجت ادا کی م  
 پہر اسکو رفیقون کو شہ نے نذا کی م  
 کہ وہم کے یون گوش دہر روٹ م

ایسی مین ادھر عایدین نے پکارا م  
 کہ بابا جی مین کیا کروں گا بچارا م  
 اسی بابا اکیلا مین اب کیا کرونگا م  
 اسی بابا مصیبت مین کیا کیا ہووگا م  
 مین تم بعد احوال کسکو کہوونگا م  
 اس آتشکدے مین مین کب تک بیٹگا م  
 مجھو کہے ناموس کید ہر لیجاؤن م  
 کہان جسکے عورات کو مین چھپاؤن م  
 ولیکن مین اب انکو کید ہر لیجاؤن م  
 کہان سو مین اب یہاں میں کو لائون م  
 تہا شہ نے ہر ایک کو چھاتی لگا کر م  
 بوقت مصیبت زاریات اطر م  
 یہ قریب کے شبیرن کو سدھارو م  
 کہ دیکھو اب اگر جو ہو مرد بارو م  
 کسی بند یہ جو کیے غور مین نے م  
 قوافی والفاظ مین اور مین نے م  
 اسی ناکارو مین متوجہ حجت ادا کی م  
 پہر اسکو رفیقون کو شہ نے نذا کی م  
 کہ وہم کے یون گوش دہر روٹ م





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱









۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

۲۳۱	میری
احوال روزگار معترض کلبہ کیا	کوئی پڑھا کیا اور سو کوئی سنا کیا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

گدڑی میں دروٹو نکڑ سو آج تیرن  
 کانٹو ہمارے حلق میں پڑ گئی ہیں نیرن  
 پانی سو بھی نہ منو کیا آج تک ملو کہ  
 آتی ہے منہ پولو میں لوہو کی ہلو کہ  
 سمجھو جو یہ گناہ کہ جتنی ہیں آج تک  
 مرنیکو تو مرنیکو کہو اسمین کیا ہو شک  
 تو تہین ہم اپنی کارلین فرصت تم اپنی  
 آل بنی پاتنی تو اب ہر تم کر د  
 اس سو زیادہ ہو کو تم اب زارت کر د  
 رسو امری شہر کو چوہ بازار است کر د  
 بہتر ہو کر د ہمیں خضت دینو کو  
 شہد اگر د ملک ایک تو ہر اک سنو کو  
 کہتا تھا عابدین بھی بامست تمام  
 مانین تہو یہ سخن کوئی وہ زادہ حرام  
 القصبہ بختیونیہ وہ غارت کو کر کو بار  
 نقاب و سروان ہو کر بل سار بکا  
 کہتا ہے اگر مائل جالسو یہ سخن  
 بولایہ سن زید وہ ملعون گدہن  
 ایسا انہو نے دلو مرے شاد کر دیا

آئندہ نہیں ہمارے تہنہ اس لیے کہ چہن  
جنگل کا چار پائیہ بھی پانی پیا کیا  
قطرہ تہارے ماتہ کا ہی ہو خون خوک  
اس غم میں بسکہ سینہ ہمارا کٹا کیا  
جاگ میں کوئی موا نہیں سوت ہنگ  
موت نہ گئی پر اکیو ہم ادہ موا کیا  
جیدر کو چاہو یہ چیل اوہر کو لیچو  
جو کچھ کہہ چلی ہو سو تہنہ ہل گیا  
چڑھو اسے آسترونہ نمودارست کرو  
کم ہی یہ جو تہنہ جو ہم پر روا کیا  
دلہری ہلا وال محمد کہ کینے کو  
مدت ہوئی کہ ماتہ تہارے جلا گیا  
رخصت انہو کو تم کر دلیجا وچھا کٹام  
اپنا ہی دن لعینوں نے آخر کہا کیا  
الطوم کو جبر سر اوٹونہ کر سوار  
چالیں نہیں آپ کو دان پونچھا کیا  
پونچھو حرم جو شام میں بارخ و باجر  
اس دغ غریب فوج نے جھکوا کیا  
اس خرمی کو میری سراپا میں بہر دیا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

عابدان  
اگر سب ان  
چو چایادس  
یون جو تامل  
یکون جو یل  
جودہ عابدین  
اس کی ہر  
ان کے اس  
کو عابدین  
سن کر کہتے ہیں  
داد ازا کہ  
از این سخن  
از او دم

[illegible]

کتابخانه عمومی  
موسسه تخصصی  
تفحص و تدقیق  
در کتب خطی  
و چاپی  
از سال ۱۳۰۴  
تاکنون

[illegible]

یہی آئی جو دلمین لہریں عمارت کی ناری  
 شہ عباس سے جب سکو شہ دین دنیا  
 کہا جان برادر پتو جیتو جی نہ وں جیتے  
 غرض خست یہ یکہ گر میں دلخاک و زاری  
 کہو ہوا تند برق لسمیں او نکو مقارسی تہی  
 چلا عباس جب قریب سن میں شنگ کو ہر  
 رکھا جن قدم تک الکی اپنا چوڑا لشکر  
 جگہ سے اپنی کوئی نو حکو ماری نہ ملتا تھا  
 کوئی دیکھہ او نکو جی جیو نکو وہ اوہن ملتا  
 جو میں چا پیو چلو میں پادشہ و کم ہر  
 چلا پیاسا ہی وہاں شکر کو سودہ ہر  
 یہ ماری باگ تب لشکر لے میں ملو گ  
 جو پونچا شکر اب لیکر تو مار میں جاوے  
 یہ سنکر فرج شام و سپر گہا سچ جاگلی  
 کیا جو ان عدیہ نعر طرح یحلی کوں کہا کر  
 کہا اتنا م حجت کو لہو عباس سے اوس دم  
 جو اسن بانیکو تم دوگی تو کیا دریا ہو کالم  
 حرم کو سچ مستور میری او نکو میں  
 بنی کی دخترین اک بوند کی خاطر بلیکوتی

دیا سر تا تو میں دیا یہ جایا مشک ہلایا  
 کرو روں در کروں شنگ انکھو لکڑا  
 کہو گی خلق سر ہا یکا اگر دیکو کٹوایا  
 کہو جون برا ہم نہ پینہ رکھہ شکیاری  
 مرخص اس طرح سفلا دین او سکوفرمایا  
 تو لا ز رو میدان کا فراو سکو قصد پر اکثر  
 جہنم کو اوسو دین اجل کرنا تہ ہجایا  
 چلو تہا نیزہ اوس جاسی چاؤ نہ چلتا  
 لب دریا تک پونچن ہر طرح پونچیا  
 بیاوشنگان ہر گیا ہر سردم ہر  
 عنان کو پیر کرکب کو دیا سہو نکل آیا  
 کہ یہ تہا چلا کر خانہ رین سکر ڈن سونے  
 اسی نہ پو دیا تہو نو سکو قتل کروایا  
 پراڈنی یہی حکم کر تیج او سکو سانچا  
 کہ بہتون کا جگہ پر شکر لہو انکھو ترایا  
 سندو میر سخن ابترین خلقت آدم  
 دواب انکو جس پانی تہو کر دیا  
 زبانیں شنگی سواو نکو نو سچ چٹکتی  
 اوسن پانی یہی کو آج دین سر آیا

(Vertical text on the left margin, likely commentary or additional verses)

(Vertical text on the right margin, likely commentary or additional verses)







اور اس کے ساتھ کسی مملکت کی نزاری  
ہمیشہ اگر محرم کو اس کے

مرمر

پوچھا کہ مسلمان ہو لو یا یہ وہ خطرہ  
 کرتے تو ہمیں پستاد عوار مسلمان  
 سر کرتیں ہم اس کو کہتو ملو خیر  
 اور اب تو میں وہ کافر چکا کہ نہیں تانی  
 ہر سو ہر لگا میری سنتی ہی عرق کے  
 یہ پوچھ کر کیوں ناحق کہیں میں ہشتانی  
 لایا کہ عمل ایسا جس سے کہ عوا سر زد  
 کب راہ مسلمانان ان شیعوں کی ہم تانی  
 یونین میں تیار ہو تو تم کیے فاکم  
 ہر چند کہ وہ عاصی اس امر کا ہو یا  
 گہوڑی ہو اگر جس دم فرزند شہدوان  
 ہو وہ بھی بڑید اگر تم سب کی تاختانی  
 فرصت نہ تر پٹی کی درہ ہر سو تو تم  
 آخر تہدین شکل اپنی ایزد کو ہو کہ اعلانی  
 شمار اگر ہو اسب کہ امانہ میں شہد کیز  
 سب شکر کو مسجد میں کہتے ہی پیشانی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

آلودہ ہو کر ہو سزا دس سوید کی پیشانی  
 طوق اس کے گلہ نمہ من ایک کی پہنی  
 اس حال پر انٹوئی سوئی اور سر پانی  
 وانوئی اور سیکر ایک تنو کو کھڑا  
 چلنی کھڑا اور میں آخر زبانی  
 جلتو کو تین تاق کا سیکہ جلائی ہو  
 یہاں کا محال یہ تھی میں کھڑا  
 مگر قتل میں ہی یہاں ساہ کو کھی  
 خوش ہو پانیاں ہم سے دیات جو تم کی  
 عقلی میں کھ کو نہ کیوں کر کہا کو  
 لعنت کر تیکر کھ کیا انس کی جانی  
 خاموش ہو بعض دل پر میں بل کھا کر  
 خاطر میں کو لاف یہ و سوہ شیطانی  
 اوس لغش مطہ کو سمون کھ لوان  
 جس ظلم کو دنیا میں کھی کسی لاشانی  
 نزدیک یہ تھا سو دین اوراق خلک ہم  
 اور غش مطہ کی کر تیکو نگہاں  
 و غسل جازہ پڑہ سوئی زمین سار  
 و دفن کفن چھوڑ دوا کو تن بخورانی

[illegible]

نیز و کای کوک پرتی سرفراز و خوش  
 سرشت مبین کرد و کیدان کے پتین  
 نازک نند زردیلان از چشم بخت  
 کونین حرم سکونت کرد از بلبل  
 ماتی مین کرد از بوی نین کی کج  
 جسد مین کرد از بوی نین کی کج  
 ابن القشاده و بار و درون حسین

سکات اب بختیاری کی  
 کبریت حسینا و کیدان کی  
 اید پر شرا حسین و در بر اف حسین  
 احمد اوسکو و شکر علی کبر حسین  
 رشت شتر پتینی و حسین  
 سنجے بین اوس و حسین  
 اسج شکستہ و جان کال حسین  
 مارغوب بیکس بی اب حسین

۳۹۳  
 حیات

بانی شجر مبین جو چو کس  
 کو و مبین جو و لای انیون  
 مرجان کاپر سہ چوڑا عمر اب طین  
 کر بلین نفل و قید کی ساری  
 سہ پیر مین ایمین انون کو و مبین  
 چو مین جو اس لکین و تو پو مبین  
 با فضیلت اوسل و مبین یا واد  
 کو خاک و طین مبین یا واد

خورشید آسمان و زمین نور شرف مبین	پرور کج کنار رسول خدا حسین
کاری بین و دراوینی گہر تین ہوی ترا اس	جنگل مین جاسوے رہی کو و اس نہ پاس
جب رہن آکے شور و سالادین	یون یک غم نے آکر و مین گہر گہر
آل بنی نے ہاوی یہ کیسا ستم سہا	اہل حرم پیری ہوی یہ کہتا بہا بہا
کشتی شکست خورد و مٹوان	در خاک و خون قنادہ بر لک
دار و ہر بیان پیر مین کید و سار	پیری ہینے یا ناؤ کے بچ چٹک کو مار
جب زیر بیج آچک وشت بلا مین	جز عابدین رہا نہ کوئی زینت نسب
بہیمات کیا بیان کرد و وقت کباب	جسوقت گرد خیمہ کے پو ہجو وہ ادب
انہم غلک بر آتش غرت پختہ	گر ہم خصم و حرم افغان ملد شد
پیری پو سنجے اسی کی تیری دہلی پاس	بیک خبر لو یا نہیں اب پت کی نا مین اس
جسد مرا وہ زمین سے بھڑک رہا	جس لختہ سر کو اوسکو بدنی حد کیا
جس آن سب شہید ہو اوسکو آقا	جسوقت خیمہ گاہ مین پٹی وہ شفا
کاش آزمان سرادق کرد و مین	ابن خرگہ بلند ستون سید و سد
کبچ کبچ چوٹ اور سہ پیری دو عالم کوٹ	بیو و ن کو ڈریا کے کر لک گئی گہر کوٹ
یون لیچے حرم کو سو و شام جویر	اونٹون پنی بیان مین لکھار و شرف

زیر کاغذ مبین و اوسکو بدنی حد کیا  
 عابد کو مبین و اوسکو بدنی حد کیا  
 پشیمین کی مین و اوسکو بدنی حد کیا  
 اوزار لک مبین و اوسکو بدنی حد کیا  
 بوزان کج و اوسکو بدنی حد کیا  
 ادل صلا و اوسکو بدنی حد کیا  
 اوزان کج و اوسکو بدنی حد کیا  
 اوزان کج و اوسکو بدنی حد کیا

اس وقت پر ملائق تیج آبدار  
 ایسا ہوئے جوان سہ ماہ طفل شیر خوار  
 پالان نہیں ہے نہ بول نہ ٹھوکیہ سہم  
 عابد برتہ یاؤں کی سہ ماہی میں محلا  
 تاجیخ سفید بود خطا چندین  
 بیسج آفرین حجابین  
 دیہ بن فی سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 کس نے حکم میں اسی کی اس سہ سہ سہ  
 گو کو فیان سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 جتنا دیا سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 ال سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 جب دیکھاری غش کو پا پو کیڑ ہلا میں  
 تب ہین تیکو اپنی کرتب جانین جانین  
 زینب غشکہ کرتی تہین جو یہ سہ سہ  
 کرتے تہ ہر چار طرف ناکہ وفغان  
 ایچرخ غافل کی حیداد کردہ  
 کہو یو تہین زینب سہ سہ سہ سہ  
 جالم تہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 ہر چند ذات حق ہو مبرا الم سہ سہ  
 مصلحت شکک سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 ہست از حال گریہ سہ سہ سہ سہ

خداوند











کتاب توفیق الہی فی بیان حقائق دینی و دنیوی  
 فی بیان حقائق دینی و دنیوی  
 فی بیان حقائق دینی و دنیوی

سچھیں فرزند محمد کی نہ دینی میں مہربان  
 پیاس کی حالت تو یہ تھی اس جگر پر  
 اور ہم اپنی مصیبت کیا کہیں اس کے  
 آتی ہی شقیوں نے دھج پیڑ کریم کو لگا  
 لیکر لگا کر با دستور شعلیں دیاں سنو ہاگ  
 دست برد اس طرح پر کر فریاد وہ نابکار  
 آخر شادون چادر دن تک سہی نہ تار  
 بعد از ان اونٹوں پہ بٹھلا ہکسو سو قتلگا  
 جاڑے جو صدم سہار جانب مقتل نکلا  
 کیا کہوں اگر غرض کہ لڑو تو تیرے دن یہ  
 اور لو تھیں ڈال سارے خاک و خون ٹالکر  
 ظالموں کیوں تم سب کے عزیزوں پر  
 طعنے زن کا جو م کیا اگر ایسے کو طعنے دیر  
 ہمیں ہزاروں اسکو ہم جو دین طعنے باریا  
 مرگ کو ڈھونڈنا کی تیرہ ولسی ہم ملے مار  
 اس طرح باہم کہتی تھیں شہنشاہ خلیفہ  
 سامعین تاب نہیں سوسو آکر لگ گن

ہو مسلمان خدا نارسن نامہ رسانان  
 لاکہ ذیت اسع احوال ان تہو اسکی جان  
 واسطی غارت کو جب خیمہ پہنچیں باران  
 سمجھو ہم کیا فتنہ محشر اوٹھا سوسے جاگ  
 پس مرین آئیں تہا نزدکات گہان  
 فی زور و زور پھوڑا جھسے کھینکا مار  
 وقت خصت بہانے جو چادرین ہونیا  
 لاسی وہ ملعون بکر شامیان رسویا  
 سکے لاشو نام لیکر ہمیں تلبان  
 حضرت خیر البشر کی جو تہو دلند جگر  
 اپنے خوش واقربا کی لاشیں دفنان  
 دیکھہ یہ کچھ اور وہ دنیا سی فانیمن  
 رست فی باتیں تعرض کی ہمیں سوان  
 مرے جینے میں نہیں پر کچھ سیکھا جتنا  
 تن سوجی نکلا نہ اور لاکھوں چھاروں  
 جو جو سننا تھا یہ باتیں شکستے اوسکو  
 ابرو کان تو بوندین خون کی برسائیاں

کتاب توفیق الہی فی بیان حقائق دینی و دنیوی  
 فی بیان حقائق دینی و دنیوی  
 فی بیان حقائق دینی و دنیوی

۳۹۹

مرثیہ حضرت امام حسین (۱۲)  
 با کوہتی تہیں کہ رنگا قصہ کربلا  
 مرچا تیرے تو سبیش و بار و سائیاں

کتاب توفیق الہی فی بیان حقائق دینی و دنیوی  
 فی بیان حقائق دینی و دنیوی  
 فی بیان حقائق دینی و دنیوی

بچوں ساکتہ ایکیک اسکایون کھل گیا  
 کیا برون باسی مجھ کو تین کھل گیا  
 دیکھیں اگر اپنی پویشیہ خواہ کی طرف  
 دیکھیں اس معصوم کی تقصیر کی طرف  
 باسی بچہ میں لیک جلاؤ ملی اس  
 باسی میں دیا بلانید جلاؤ ملی اس  
 دیکھیں اس سلی خبیثی سے رو نہ دین جلاؤ  
 دیکھیں اگر یہ سی پوچھا کیا پوچھا  
 باسی دہالی سلیہ باسی پوچھا  
 جیسے پوچھی میں کا تھی پوچھی کھت  
 اس طرف شاؤ کشا عباس پوچھی کھت  
 سخت دشت پوچھی سو اس ختم کھت  
 مشک لیکر کون کیا پانکی طار تقصیر  
 کیون کیا او ان ظالموں کی فوجیں گھر پوچھی  
 دیکھیں لاہین بیگور و کھن ان پوچھی  
 سب بزرگ و خود دین اس پوچھی  
 تیری جا کی الم سے جان اپنا کھوتی میں  
 کوئی دم میں جان سے بچان و نہ ہوتی میں  
 باسی اس دشت بلا میں پھنسیت پوچھی

بندہ اوسکا برنگ شاخ کھل کا گیا  
 باسی یون کیا جیسے دہالیہ باسیان  
 دیکھیں جلق اوسکو میں کھریک لہا رنکی  
 دیکھیں اب کہہ کو روین پوچھی پوچھی  
 باسی میں تو ملی شاؤ کا سہ پناؤ نکلی کو  
 باسی سنو لہ پناہ جان دستان  
 دیکھیں اس سچا لہ پوچھی نماؤ کھلوا  
 پوچھی میں سو اوسکی تہا سہ باسیان  
 باسی پانکی خاطر پوچھی غصہ  
 پوچھی ساعت کی مہال میں دستان  
 لاشہ کہ باسی اوسکا پاس پوچھی کھت  
 ایسے دین تو اب باسی پوچھی باسیان  
 کیون لہا و ان تو دھیتا پوچھی  
 کیون کشا کشا آیا و لا و باسیان  
 خاک مانی میں ان کو پوچھی بن پوچھی  
 پھنسیت سر پوچھی پوچھی سر باسیان  
 پھنسی میں سر کو اور کھن پوچھی پوچھی  
 زینب و کھن ہر اک تیری خواہ باسیان  
 باسی پوچھی پھنسی پھنسی ایسی کھت

سنگون گرد محمد کی بہم دوش و دوش  
 غش سحر ویر تو دیکھ زمین میں یو ایش  
 اور روح الامین فوس کو مار تو گشت  
 شرح اس غم کی سی طرح نہیں کیجاتی  
 لکھنؤ بیٹھو میں تو کاغذ کی پٹی سحر جاتی  
 را آید ادر ز رست فلک دون پر  
 صورت کار جهان دیکھ کر سونیزون  
 جو بلا برین محمد کی سوا و سکا تو پاک  
 او سکو دورا ہجرم کر کر گیا کلو جا ک  
 او سکی عترت کو کہوں کیونکہ میں لنگھاں  
 پاک کر کے نکال دیا شک چھوڑا رومال  
 روز و شب پتہ میں دھون جگر کی سا  
 بلین بندہ چاہیں اسجا پہلو کو تھپتہ  
 نہ کوئی مونس ہونے کو نہ کوئی ہو غمخوار  
 رو دینے کی طرٹ لاکر یہ دھن صمد بار  
 یا بی بی اینو پتیمو کی خبر لو اگر  
 گوشہ دامن اشفاق سے یو چھو اگر  
 جسکے بن کی نہا ایک گہری تلو چھو  
 رنجن بجان تمہارا ہو سوہ نور لعین

چکدو پتو ہو جو سب دو کھلانے ہیں  
 سندن کو اپنے ملک کو تیرا ہندہ کو  
 شمع کی طرح لگا کر یہ دہان پڑتے ہیں  
 شام کو تین کچا بات نہیں بڑاتی  
 جون قلم حوت کو آتو زبان سے نہیں  
 سر او نہا جو کہا تو ہیں دو جاگ کر  
 تنکو زخمو کی طرح خنک زبان سے ہیں  
 آج میری بڑا دشت میں آو دہ بجا  
 موسیٰ ہر پتو برا گندہ کھان سے ہیں  
 نہ رہی دست میں انگشتو یا میں  
 مثل شمع دہ مصیبت دہ گمان سے ہیں  
 زخم میں آو کو لو کو ابھی اتھو آئے  
 جبکہ بیٹہ کو دہ ماتیاں سے ہیں  
 کہ کرین مرد دل اتھو کو یہ ادس نہا  
 اس طرح غم دل کر گریان سے ہیں  
 اس مصیبت میں تسلی ہمیں نہ واکر  
 کب سے بادیں خزانہ چکان سے ہیں  
 دو نظر و نسی ہوا تک تو بجا ہو کہ ہیں  
 او کو ماتم میں ہم فسرہ لان سے ہیں

[illegible][illegible][illegible]

Handwritten notes in Urdu script at the top of the page, likely serving as a preface or commentary.

وہ میں ہوں غائب کسی جگہ سرسبز گیارہ  
 تو کہہ پائی سواو سکی نہ نہ پہر احسن  
 پمیلان سلف پر ہوا سو کیا کیا کچھ  
 اس امر میں نہیں طاقت زبان پاکسین  
 وہ سو کہیں کچھ عیسیٰ کو دار پنج و محن  
 کہ سب میں تابع مرضی حق دہا  
 کہ روز حشر کہیں مجھ کو یوں حشریان  
 کہ اس کج سو جیب نواہی حسین  
 بنی کی گود میں بیٹو تہو کر کے حلقہ  
 یہ دونوں انگلیں ہیں سری میں احسن  
 خدا کہہ سو کہ مرگ انہیں سو کہ کس قبل  
 کہا کہ اس سو چاہو تو ماورای حسین  
 کہ بگاڑ لکھو علی کی غم حسین و دینم  
 کہ بگی خاطر یوں جگہ کر کہ دای حسین  
 کہ میں ہوں سرور علی میں نام بن نام  
 کہ اس قتب سو یہ کیا معنی و لیل لاکھ  
 رب کہہ کہے جاہ نگاہی میں سخن  
 یہی سو امر اسی طرح سو کھا میں حسین  
 کہوی تشنہ سو میری لہو چو تو چو

ایہ باب یاد اس غرض سے مناد اللہ  
 او کہ اور اسکو تینوں کا ٹین پر یہ کراہ  
 جفا پر پنج پر نہیں سو تنہا کچھ  
 عوض میں اسکو کہہ سو کہہ سو مانگا کچھ  
 سزا سوارہ سو تو کٹر و ذکر یا قاتن  
 تو میں یہ کہہ سو کہ تا اگر نہ میں گران  
 دیا میں اس لہو سرزیر خنجر زبان  
 تو العین رضا خدا جہا میں زبان  
 خنجر جو یاد کہ اگر زمین اور ابراہیم  
 تو دیکھ دو تو نہ کہہ سو لگو رسول کہیم  
 کہ اس میں تم تہو لگو پیام کہ کر دل  
 تو دلیں سوچ کہ اس دم خدا کا وہ قبل  
 جگر مری جلا و بگا داغ ابراہیم  
 پشنگی چاقی حسن کی یہ سنگر کہیم  
 امور مرتبہ میں مجھ پر ہو گئی ہیں نام  
 ولی ہر سیرت میں اپنی بندگی سو کام  
 جو کھسرو چوہو ہر روح الامیں دیشا کھن  
 کہ خلق کر کر میری روم روم پر گن  
 بہرہ جو کہ راہ خدا میں ہوا جدا تو ہوا

Handwritten notes in Urdu script on the right margin, continuing the commentary.

Handwritten notes in Urdu script at the bottom of the page, likely a conclusion or additional commentary.

Handwritten text at the top of the page, likely a continuation from the previous page or a separate note.

مرطبه فشرود جا کے جبریل پر عرض  
 ادا می بین پدر سپر پر کرنا عرض  
 کہا اکام روح الامین اسی سرور  
 دیت یا فکرتین دیو ی خالق اکبر  
 کہا امام سے روح الامین ہر ہدم  
 خدا کی راہ میں اگر قسبل تیغ ستم  
 نہ درد بیٹھی کا بھگو نہ دکھ ہو ہایکا  
 یہ روم روم تصدق ہو کربانی کا  
 تھی تو عین ہی رحمت ہوا یہ تیغ و قب  
 پراس عطا بھی منہ پیر نہ سواد  
 یسن امام سے روح الامین ہر ہدم  
 حسین جان گرامی فدا است کرد  
 بحق شاہ شہیدان ذبیح تیغ ستم  
 نہ ہو دھرم ہی اسکی بجز محرم غم

ذبیح تیر کیا میں نے ادا کیا حق  
 دیت لی تب کی سراسر کو جیبا حسین  
 جو عرض میں گردن ارشاد ہوا بارگر  
 شہید تیغ ستم وہ جو ہو سوا حسین  
 دیت کو دین میں او کو مجھ نہ شادی غم  
 اگر ہوئی تو ہوئی خویش اقربا حسین  
 نہ فکر بیو کا دلیلیں غم جوانی کا  
 حسین اوسے فدا ہی یہ سب فدا حسین  
 دیت ہی دین میں حق کا اگر خوشی ہو  
 تو ہو یہ امر کہ امت کو بخشوا حسین  
 جلا یہ عرش کو کہا ہوا وہ زور بند  
 رہت است اگر جان کنہ حسین  
 آہی غم نہ ہو سودا کو جیبا حسین غم  
 جو بعد مرگ ہو دفن کر بلا حسین

(۱۵) مرتبہ حضرت امام حسین

جسکو دیکھا زین فلک غم سنج مکدر ہو  
 ہنگ نامو تباہ دلس جی کا دم کجا نجاہ  
 غور کرد دیوار سرور تک جس کو آقا کجا  
 آہ و فغانی بہری ہوئی مگر کی گالی

جو صورت اب نظر ہو پر ہو خاک کے سر  
 جسکی اشک کہو نہ ہو جل ہو سخت جگہ کا سر  
 ہر اموا ہو ہو سر او سکا ہر ایک تہہ تر  
 چون کو چہ بجز کا ہو دیون کبر ہو تر

Extensive handwritten marginalia on the left side of the page, including the date ۱۲۰۴ and various religious and historical notes.

Handwritten text at the bottom right corner of the page.

کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون  
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی  
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا یہ کچھ  
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی

کس سے کہیں ہو رو کو اپنے داد میں نکا و در  
 دین غلاموں ہو سو و احاطہ صبر کی تہ  
 جو غلام اوپر آج ہو امقد و فلک سے تباہ  
 خوب رو لایا سب کو تو فی اسکی خراسی اگر کر

کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون  
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی  
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا یہ کچھ  
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی

مرثیہ

تشہد کہ بل میں ہوا آج حسین مظلوم  
 کس جگہ ہو کا پڑا آج حسین مظلوم  
 خوش و فرزند و برادر یہ سبھی کٹوا کر  
 ذبح خنجر سے ہوا آج حسین مظلوم  
 قول و فعل اذنی ہو وہ کرب بلا میں آیا  
 کہا گیا اذنی دعا آج حسین مظلوم  
 یون بھی ہوتا ہو کہ لڑ بڑا کردہ ہوتا ہو  
 ہو ورجون رنمین رہا آج حسین مظلوم  
 رات دن دش مبارک ہی چوتھا تھا  
 او سکو عالم کو کہا آج حسین مظلوم  
 خاک پر دبو پین تن او سکا پڑا ہو میر  
 سویا لو ہو میں ہوا آج حسین مظلوم  
 مگر سو داما دکا دیکھو تو بدن ہو سارا  
 لو عزیز دن کا گجا آج حسین مظلوم

کیا ہوا مای خدا آج حسین مظلوم  
 کشتہ تیغ جفا آج حسین مظلوم  
 گھنہ سے کو فونکو کرب و بلا میں اگر  
 تیغ اور تیر کے زخم اپنی بدن پہ کہا کر  
 مگر سے شامیوں او سکون تین بلوایا  
 آخر الام سراب ہو کے تین کٹوایا  
 لڑو میدان میں سپاہی کوئی جاتا ہو  
 مگر سو اس طرح کوئی آپ کو کروا تا ہو  
 لاڈ کی بات بنی جنکی سدا سوتا تھا  
 جسکو افاق حسین ابن علی کہتا تھا  
 وہ جگر فاطمہ کا اور علی کا دلبر  
 ظلم کی تیغ سے کربل کی زمین کے اوپر  
 تیس میدان میں بیٹھ کھا پڑا ہو نیارا  
 او سکا بہانی لب دریا پہ پڑا ہو مارا

اور دعا دے سونو مظلوم  
 کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون  
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی  
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا یہ کچھ  
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی  
 کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون  
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی  
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا یہ کچھ  
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی

کون ہو ایسا رحم کر جو حال از کجا نکون  
 غرض جو کچھ گندھی ہو اس میں تاب کس کی  
 عقل غلاموں چکریں کون میں کا یہ کچھ  
 اشک کی جاگدھون کو قطرہ و برہنہ چشم کی

[illegible]



درین کا خوشید و نیا سکیا قبت و مال  
 آج رور و یون پچارین منی سر چال  
 ویکنا جنکا غبار لود و تها تھیر مال  
 بار لایا شاخ بر باغ رسالت کا مال  
 لیجے میں آج ہم اسن باغیا میر مال  
 ناقہ صالح سے توبہ کہیں تیری مال  
 اوسکی امت پر خدا کو امر تو کیا مال  
 کاسٹ نیری پر کہا اوتن لیا لو ہون مال  
 لیجے میں شام کو تیر کریمہ بد مال  
 جنگلہ می قافلہ دار ہوا جاقال  
 منہ بقیکہ طوط کر یون لگی کرنی مقال  
 آسمان تیری نظر لگا سکا کہ احتمال  
 آج تک اوسکی نہیں فرق و کفن کا خیال  
 آج رفیق کو دیکھو اسکو کہ ہوا کیا حال  
 یون رخت خشک کا کاڑنہ کوئی ڈال مال  
 ٹوٹ کر تن میں ہر سو تن بیا مال  
 مگر مگر مگر یہ جسد رقیں جو اسکو مال  
 بعد اسکو خانہ رنجیر سی ہکو نکال  
 رات دن ہم پر اسیری میں صوبت ہو مال

روز عاشقہ یہ بھی کہ کم روز چشتہ نہیں  
 گوشت کباب سیریل کو پونہتی نہیں  
 یا رسول اللہ وہ لکھنویوں آغشتہ میں  
 شعلیاں لیتے ہیں سرنیر تیرے کہنے راہنہ  
 اسٹ خلعت لیتو کی امید پر پیش یہ  
 داد و لود کہ ہمار سی اب کہ نزدیقا  
 ناقہ جو مرکب تھا صالح کا سوا اسکو و اسطو  
 یہ تو راکب و ش کا تیر ہوا جسکو کواچ  
 اہلیت اوسکو جو ہم باقی رہتا ہے نہ  
 لکھتے ہیں کہ کتب میں راویان مقبر  
 جانشینی نقش براد پر جو ریب کی لکھ  
 یہ جگر گوشہ و تیرا سونہ لا تو تیرے  
 تابش نور شدہ سے سو کہی ہو گدو خاک میں  
 خلد میں کیا فارغ ابدال اوسکی حالت ہو  
 عضو عضو و سکا حد ایسا کیا ہو شیخ  
 کہنے والی تیر جلی اوسکی کسو ہو خبر  
 اگر جنت سے کتاب اب کر ملا کہ شہیر  
 اولاً تھینہ و کفنیں اگر اس نقش کی  
 جلد ہکو ہی چھڑا ان ظالموں کی قید کو

درین کا خوشید و نیا سکیا قبت و مال  
 آج رور و یون پچارین منی سر چال  
 ویکنا جنکا غبار لود و تها تھیر مال  
 بار لایا شاخ بر باغ رسالت کا مال  
 لیجے میں آج ہم اسن باغیا میر مال  
 ناقہ صالح سے توبہ کہیں تیری مال  
 اوسکی امت پر خدا کو امر تو کیا مال  
 کاسٹ نیری پر کہا اوتن لیا لو ہون مال  
 لیجے میں شام کو تیر کریمہ بد مال  
 جنگلہ می قافلہ دار ہوا جاقال  
 منہ بقیکہ طوط کر یون لگی کرنی مقال  
 آسمان تیری نظر لگا سکا کہ احتمال  
 آج تک اوسکی نہیں فرق و کفن کا خیال  
 آج رفیق کو دیکھو اسکو کہ ہوا کیا حال  
 یون رخت خشک کا کاڑنہ کوئی ڈال مال  
 ٹوٹ کر تن میں ہر سو تن بیا مال  
 مگر مگر مگر یہ جسد رقیں جو اسکو مال  
 بعد اسکو خانہ رنجیر سی ہکو نکال  
 رات دن ہم پر اسیری میں صوبت ہو مال



در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و

هر که ایستاده و سرافراز و سوار و در کمال خلقوم کعبین تهرانی بهین هر سو تهرانی جدا جدا کیا هر ایک از تین زنجیر چلو شتاب بهین غم بیشتر و آج که تها سرونکی پنهان بارشت حشر با بیان جکا سبونی زبان پر آج دیا هر خون جگر چشم سامعون هر سجا ششما جن ای او سکا دیده راج	هر که ایستاده و سرافراز و سوار و در کمال خلقوم کعبین تهرانی بهین هر سو تهرانی جدا جدا کیا هر ایک از تین زنجیر چلو شتاب بهین غم بیشتر و آج که تها سرونکی پنهان بارشت حشر با بیان جکا سبونی زبان پر آج دیا هر خون جگر چشم سامعون هر سجا ششما جن ای او سکا دیده راج
---	---

مرثیه دیگر

بعد سیر کردن هر غمخوار است که لیر سر سبی هر حاضر جو سود کار است که لیر جن در گذر و سب جگر آفا تا کرد یا ظالمون پر باند که تر و است که لیر کرد یا سینه سپر بی جفا که تیر کا سار هر خوش واقربا کیا دشت که لیر تنگ بون کنوایا ر که در سر شجر سطر حکم ظلم که سوار است که لیر خیمه لیسو یک که بر آه عاده س که لیر ظالمون کو که کیا مختار است که لیر	حجب کها سو کوشی در زار است که لیر تب نو اسو که او شو اقرار است که لیر ایک صبا در قبول او سب بر کیا کیا دوسرے بعد ازین شربت شهادت کیا کیا کچه نه آنا غم او سب اینی جوان و پیر کا کر بلا مین نکر طومر کیا ششیر کا آچو کهانی بهتیج و تیج و تبر آج فرزند محمد نے کیا سو آب پر یوی روایت هر که بعد از قتل شهید و ملا گهر کی تاراجی کو ای نو چشم مصطفی
---	---

در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و

در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و  
 در کمال استقامت و جرات و شجاعت و دلیری و کرم و سخاوت و



عجب دمی تھی جس میں جن کی ل شہرت کا لہا  
 بجای بان بان پہل کا گناہ کی حوالا تھا  
 کہوں کیا آہ اسی بار شہرت اس بجا میں سکی  
 جو کچھ صورت تھی وہا کی مصیبت کیا کہوں سکی  
 جہنم کی شادی یہ کچھ ہو تو ان کی غلگلیا کہوں  
 پہاؤں کو عشق میں باریں میں ہم سہم کو کیا کہوں  
 پیسہ کا جگہ گوشتہ برائی آب و دن ترس  
 شفاعت پہ طلب کیجی گا عقبی میں ہم سہم  
 سون میں فرزند او کو خاک و خون میں ہم سہم  
 مسلمان پہ کہات ہیں ہم اسے افعالی پر  
 ہنر ناموس میں کوزیر جرح جب پروا  
 سنجائیں کیا جواب اس بات کا تو گویا ہم  
 ملی او کو نہ مان خشک ہوں کہوں کہہ پاؤں  
 رہی ہر صبح کا خطرہ جو بجا ز شام ہم کو  
 مجھ چشم تو دوسری جواس کہہ کو سون  
 مسلمان ہوں علیٰ غیری اسی غم پہ جو  
 ترس و غم رسو و اخلاق اب بس و  
 یہ دست آویز از ترس کی ہر یا شہر گوئی

گلوں شک کی لڑیوں بسک مار ڈالا تھا  
 مقام پادان کا تو سرنگو و مان لڑکھا  
 جدا سر سڑی تھی خاک و خون میں شہر  
 کہ پاید نہ نظر آیا تو دست او دہر لڑکھا  
 جین ہم سہم کی ایسا کہ تو بار دہم کو کیا کہوں  
 کیا جو غور ہم اینو تیرے دراز و فادیکھا  
 پین ہم آب سرد اس حاکم لیں شہر  
 نہایت شرم میں ہم لانی کو جدا دیکھا  
 حرم خاک سید پر پیدل اور ہم فرشتہ قالی پر  
 مروت سہ نہایت اکیون آشتیا دیکھا  
 بٹھا دین اینی ہم ناموس کو پر دین دوز  
 کہ ہم اس امر میں ہر ایک کو دور زخا دیکھا  
 اور اینی واسطی ہم اطعمی اقسام کو پوین  
 غرض اس طرح کہ جین کو اینی ہر دیکھا  
 جہان میں ل او سہم کہیں جین ہر دیکھا  
 نہ دین اب ہمارا سا کہ فراسے دیکھا  
 سیاہی قتل نامی سہ عالم کی گئی دیکھا  
 کہ ہر اک بندیر کے درخت کھلا دیکھا

عجب دمی تھی جس میں جن کی ل شہرت کا لہا  
 بجای بان بان پہل کا گناہ کی حوالا تھا  
 کہوں کیا آہ اسی بار شہرت اس بجا میں سکی  
 جو کچھ صورت تھی وہا کی مصیبت کیا کہوں سکی  
 جہنم کی شادی یہ کچھ ہو تو ان کی غلگلیا کہوں  
 پہاؤں کو عشق میں باریں میں ہم سہم کو کیا کہوں  
 پیسہ کا جگہ گوشتہ برائی آب و دن ترس  
 شفاعت پہ طلب کیجی گا عقبی میں ہم سہم  
 سون میں فرزند او کو خاک و خون میں ہم سہم  
 مسلمان پہ کہات ہیں ہم اسے افعالی پر  
 ہنر ناموس میں کوزیر جرح جب پروا  
 سنجائیں کیا جواب اس بات کا تو گویا ہم  
 ملی او کو نہ مان خشک ہوں کہوں کہہ پاؤں  
 رہی ہر صبح کا خطرہ جو بجا ز شام ہم کو  
 مجھ چشم تو دوسری جواس کہہ کو سون  
 مسلمان ہوں علیٰ غیری اسی غم پہ جو  
 ترس و غم رسو و اخلاق اب بس و  
 یہ دست آویز از ترس کی ہر یا شہر گوئی

۱۳۲) مہر و مکر

عجب دمی تھی جس میں جن کی ل شہرت کا لہا  
 بجای بان بان پہل کا گناہ کی حوالا تھا  
 کہوں کیا آہ اسی بار شہرت اس بجا میں سکی  
 جو کچھ صورت تھی وہا کی مصیبت کیا کہوں سکی  
 جہنم کی شادی یہ کچھ ہو تو ان کی غلگلیا کہوں  
 پہاؤں کو عشق میں باریں میں ہم سہم کو کیا کہوں  
 پیسہ کا جگہ گوشتہ برائی آب و دن ترس  
 شفاعت پہ طلب کیجی گا عقبی میں ہم سہم  
 سون میں فرزند او کو خاک و خون میں ہم سہم  
 مسلمان پہ کہات ہیں ہم اسے افعالی پر  
 ہنر ناموس میں کوزیر جرح جب پروا  
 سنجائیں کیا جواب اس بات کا تو گویا ہم  
 ملی او کو نہ مان خشک ہوں کہوں کہہ پاؤں  
 رہی ہر صبح کا خطرہ جو بجا ز شام ہم کو  
 مجھ چشم تو دوسری جواس کہہ کو سون  
 مسلمان ہوں علیٰ غیری اسی غم پہ جو  
 ترس و غم رسو و اخلاق اب بس و  
 یہ دست آویز از ترس کی ہر یا شہر گوئی

دن اوسے چین ہو نہ شب آرام  
 تاب آگے بہن ہو سن کی  
 سودا اب تعریے میں اوسکو تو  
 مرثیہ مستحسن حضرت امام دین بان پنجاب معہ دو پیرہ  
 کھوکھری نینب پیٹ کر فون سے دیکھا  
 پیڑی ن سب سے ناہن نعل و ثوبہ ن جان  
 بیراقتندی حال ہی بہن کبیر باسی  
 او تہی جنون پیچھو را تہی پیرہ آبی  
 دوس لو جاند انوہن سیرا تہی ن کا ساد  
 کبیر ن ساد جو کھنڈا ہی کل اوسد ہی ن  
 بہن سادون اوندھی رس جاسے جرنی ن  
 کیا جاسے کت ہو ہی دہب ساد یا جاسے  
 سادھی کل پیرا وار دیون پکھدی ہو جاسے  
 کتون نچ اس کل دوزی تہ ساد  
 نندل اوسون ہا یا ایکر بہن سہاے  
 سائین جیدا میہ ہر کبہ ہرنا دکھلاے  
 شہر دینا جین چہا تہی گہری کھنڈ  
 قوتہ تو بندھی کلن می جی یون ہی ہنڈ  
 کون ستم دی پیہ جی جہر دوسے ہو

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

بادشاہ تہا کنگن تیرے سکھ کر نے کو مائے  
 کہا میں جانے تھی ہو یوں بچھری گلی ساتھ  
 دشمن سے نہ بدی کی ہر جن جن کی مجھ کو  
 چاؤ میں شاؤ کی میں ہی تو کو ہر زندہ سوئی  
 بیاہ کی شب سارا کٹھن سر پر ڈال دھول  
 دولہا کی چوتھی کے دن تیج کی ہوں بھول  
 ایسی زبہن دیکھی ہو کنبو کی خوشہ کرات  
 آہی صحت بھی نہ کہیں کنبو کی فکرت  
 دولہا کی قسمت میں مرزا بیاہ کے روز  
 جیوے دولہن جب ملک دولہا کا مہسوز  
 کوئی بچی دیکھی ہو اسی لٹی کو جو بیاہ جو  
 کہا ناجا سناہ میں چاؤن جگر وہ کہہ  
 یہ شادی دیکھی نہیں کہتے ہوں گے لوگ  
 جس شادی کی رسم میں ہو ہو سو رہی ہو  
 جو جو ادھس لکھا سہا کون جفا یہ سہا ہو  
 آتش غم شادی میں اسکی دل عالم کا دہتا ہو  
 بیٹا تہا یہ حسن کا قاسم سکا نانو  
 بن میں جو نے سرٹا چوڑی میں گانو  
 دولہن تیری کہتی ہو جگو دولہا ہو پیر اکیس  
 دولہا اور دولہن کا جگمگایا کہے سن جو



ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ  
 ازبھو اس کا سر تباہ کر کے  
 ال تری اسی نے سر تباہ کر کے  
 عین لطف سے اس کا سر تباہ کر کے  
 ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ  
 ازبھو اس کا سر تباہ کر کے  
 ال تری اسی نے سر تباہ کر کے  
 عین لطف سے اس کا سر تباہ کر کے

سب سے پہلے بندہ چلا سکا کر گھر	ازبھو اس کا سر تباہ کر کے
میرے ہی ہونے کی خبر جب تک سن کر	در گداز خط لکھنے سے کچھ
بھول جاتا تیرے دور افتادہ ان کو	پراوٹھا کر جب قلم لکھنے لگو
یہ کہ آہ سرد دیکھ دیکھ کہو	بشنواز نے چون حکایت میکند
عبد کی جامہ تیرے پہ لولا پیرامام	دلین تہا زیر قدم ہو نہیں نام
وہ نے چائے نہ یہاں میرا قیام	شکون ہر چند اس سے کہنا ہے حرام
پر یہ دل لرزہ اسی میرا نام	ازبھو اس کا سر تباہ کر کے
اس سلف کا کہہ کر دین میں کیا بیان	ساتھ ہو عابد میرے وہ ناتوان
تن پر جس کے نہیں مل دیتی نشان	رہی تو تاپا ہو یک خشک استخوان
بات کرتا ہے تو کہتا ہے کھان	بشنواز نے چون حکایت میکند
صنعت کو مار سکا ہو سکا ہو خیال	آہٹ پہ او سکھو پڑا ہنا ڈال
اس مصیبت کو میری کچھ خیال	ساتھ لے جاتا تو ہو او سکا دال
رہی تو کہتا ہوں تو میرا وہ لال	ازبھو اس کا سر تباہ کر کے
میں تو ہوں سب سے راضی برہنا	پڑتا صفت ہی تو اتنی بات کا

ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ  
 ازبھو اس کا سر تباہ کر کے  
 ال تری اسی نے سر تباہ کر کے  
 عین لطف سے اس کا سر تباہ کر کے  
 ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ  
 ازبھو اس کا سر تباہ کر کے  
 ال تری اسی نے سر تباہ کر کے  
 عین لطف سے اس کا سر تباہ کر کے  
 ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ  
 ازبھو اس کا سر تباہ کر کے  
 ال تری اسی نے سر تباہ کر کے  
 عین لطف سے اس کا سر تباہ کر کے

ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ  
 ازبھو اس کا سر تباہ کر کے  
 ال تری اسی نے سر تباہ کر کے  
 عین لطف سے اس کا سر تباہ کر کے  
 ابھی ہم پر ایک شکایت ہوئی ہے کہ  
 ازبھو اس کا سر تباہ کر کے  
 ال تری اسی نے سر تباہ کر کے  
 عین لطف سے اس کا سر تباہ کر کے



شہنواز نے چون حکایت میکند	
ظالموں نے کر کے قتل در سبب	شاہ دین کا سر گھیا نیری چپ
دیکھہ مشغول تلاوت اوسکی لب	ہو رہی اکثر توحیران کر عجب
بول اوسنے بعضو لعین نے ادب	
از جدا یہاں شکایت میکند	
لیکنے سر کو تو دین کے راہزن	تلہا کر رہ گیا لو ہو میں تن
دور از تابوت و محرم انکفن	شکوہ تھا جس ماہر امین ہ دن
خامہ یون کرتا ہر تفصیل سخن	
شہنواز نے چون حکایت میکند	
نصف شب گدزی کہ از سوچو فلک	وارد اک محل ہوا وہاں بیک یک
صاحب محل نے سراپا تنک	بولی اسی فرزند سینو سوسنک
او بٹھے لگ میر کہ یہ دل آج تک	
از جدا یہاں شکایت میکند	
کہہ تو اب اسی سبط ختم المرسلین	کیا ہوا سچہ سہ گناہ اہل کین
فرج نافع کیون کیا تیر کو تین	سرواوسن مظلوم تن پرتھانین
نرحسہ لولا با و از خرین	
شہنواز نے چون حکایت میکند	
اسی کہ ستر پامین تجویر چون پسند	غم نکرا اس امر میں دل کی پسند
سرمواز دیک حق سیرا پسند	شکوہ تجویر دل ہی کو ہی جی دہند

چنانکه ایستادگیست بیایان در نادانی  
 غریب دل جوان بنشیند بهار باری  
 جلوه مانی در خوشه سبزی و بانی  
 کنی بر بادوی بون سامه بانی  
 نادونش بجان مبارک بانی  
 بتوان رخ زدن شکران مبارک بانی  
 از کجا گهون در این نیست گهون  
 و یکم دوس در هر دو بودیم گهون  
 چنگیزی چرخ ابد تو ز کجا سهر بون  
 ز شیطانی کنی و دل صبح بون

سالق و شیشه و چینه مبارک باشد  
 بتو خلیفان ستانه مبارک باشد  
 لا که اسی بالیان ان کو حین چیلو  
 اما کتبی کار و سه تو کی بود کی  
 لونه سه نوشته که لیه آج کل خمر که بار  
 کاوه و دانه و چه تم بانه که به بند  
 مسلم نیان به خانه مبارک باشد  
 در و کما نشانه بجا شانه مبارک باشد  
 در شب چرخ و صبح بویه سبایت  
 غم خا اهوریه شمن اشک بطنو  
 سینیه به ایک که کوفه سوز که دستو  
 ابل نفس مین طاقی بویه نوشته که خضو  
 غم جان تو بجان مبارک باشد  
 چه خوش و چه به بجان مبارک باشد  
 کبر و هر چه به کبر و باده کی رت  
 یون بداتاک سیر جانین کفر و کوا  
 دیاکه سی تپی و یک نوشته که بر قطع صیات  
 شنه فی پیری نو که موت کر تسلیمات  
 بقدر خلعت شاهانه مبارک باشد  
 جامه بر خون شهساده مبارک باشد  
 ریت اورسم مین جان نبی از کوا  
 ننگ مین جاکر و بنگ جانکی دیان سهر  
 دیکهنا او سکو نوکانه ملا بهر که نظر  
 لیس و دالون در کما خورم شادان بوکر  
 بتو این همت مردانه مبارک باشد  
 بکفایت جود که مانه مبارک باشد  
 پاس و این که بهایا تها او سکو لاک جهان  
 دیکه خلعت دوران و تزیین مکان

چنانکه ایستادگیست بیایان در نادانی  
 غریب دل جوان بنشیند بهار باری  
 جلوه مانی در خوشه سبزی و بانی  
 کنی بر بادوی بون سامه بانی  
 نادونش بجان مبارک بانی  
 بتوان رخ زدن شکران مبارک بانی  
 از کجا گهون در این نیست گهون  
 و یکم دوس در هر دو بودیم گهون  
 چنگیزی چرخ ابد تو ز کجا سهر بون  
 ز شیطانی کنی و دل صبح بون

چنانکه ایستادگیست بیایان در نادانی  
 غریب دل جوان بنشیند بهار باری  
 جلوه مانی در خوشه سبزی و بانی  
 کنی بر بادوی بون سامه بانی  
 نادونش بجان مبارک بانی  
 بتوان رخ زدن شکران مبارک بانی  
 از کجا گهون در این نیست گهون  
 و یکم دوس در هر دو بودیم گهون  
 چنگیزی چرخ ابد تو ز کجا سهر بون  
 ز شیطانی کنی و دل صبح بون

<p>او مچی ہی نہیں تنہا تیری ہاتھوں غناک * جن اور حورو ملک ڈالتی ہیں سر پر خاک</p>	
<p>یہ وہ فرزند علی تھا کہ جسے صبح و شام اور کبھی تیرے ہی خور و کلان ملتا تھا</p>	<p>اگے روح الامین کرتا تھا مدینہ میں سلام جن انسان ملک حور کا بیشک ہوا تھا</p>
<p>اسکو کربل میں کس فوج پیا سا بیہات کیا دکھا دیکھا تجھ کو تو اب رو بد ذات</p>	
<p>خویش و غم نہ دے غم نہ دے غم نہ دے غم نہ دے اہلیت اسکو جو باقی میں سے ہیں ادھر</p>	<p>دشمن و تیغ سے تیرے بطن میں لگا ہوا ہے قید میں کون فون کی جاتی ہیں وہ بچا ہے</p>
<p>نہ اوہیں چین ہے نہ دیکھو نہ اوہیں رات آرام اس مصیبت میں چل جاتے ہیں کربل سے شام</p>	
<p>لیے جاتی ہیں جس سے ہر خاں پا برہنہ چلو دیاں زمین عبا نشہ ہا</p>	<p>نہیں تالاب و کوئین کا کسی شہنشاہ سر کھلا اور وہ اشخاص بہشت نشین</p>
<p>جنگی محل کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک * ہر وہ کی نہ پڑھی جن پہ نظر آج تلک *</p>	
<p>اس طرح جاتی ہیں گرد آؤں کے چلو کھٹا ست و شرار ہر اک کیف میں کھٹا</p>	<p>کسیکے ہاتھ میں ہے دف کیسیکے ہاتھ عابدین کو تین جاتی تھی وہ ہاتھ</p>
<p>کیا کرے ہاں وہ اسکا کوئی عینا نہیں اب سواروں کے کچھ اسکو سوار نہیں</p>	
<p>یہ جاتے ہیں جو اسکو سپہ ظلم کی صف کوئی اوہیں نہیں ایسا جو کہ کوئی صف</p>	

طوق در نجیب میں رہتا ہوں وہ اب صبح شام  
 سو وہ اس حال میں البتہ نہیں جیوگا  
 کہاں مقدور ہو اب اسکو وہ ہے کا  
 جیو دیتا ہو کوئی داغ اوس کی سیو کا  
 کیا ہی وسواس تجھو ایسے کا اب کیو کا  
 وہ بھی حاضر ہو جوق او کی میں جا ہو سو کر  
 جس طرح جانے ہمیں مزدومین نے خلعت نذر  
 سن اسو ماہیا کو بائیل حرم  
 لیا کہوں بیسی نصیبت سو وہ ادا  
 سر سو وہ پاؤ تلک ضعف سو وہ لڑان تھا  
 ایکہ نیرنگیہ گردن کہ تین حیران تھا  
 اوس ادب کیا دیکھا عابد کو خطا  
 رو بیت سو کہ کو کھیا اپنی خراب  
 کیوں تراباپ لڑا اگر تھی لڑکی تاب  
 آپ تو جیسو گئی تجھ یہ ڈالا سو خدا  
 سو گلو طوق تری پاؤ میں تیرے زنجیر  
 دیکھتے ہیں تجھے اس حال سے برباد پیر  
 سستی ہی سکودہ در یہ زبان پر لایا  
 جو کیا باب در میر جو خدا کو بھایا  
 کیا ہوا گردش دور اسو جو دیکھ پیا  
 مفت اپنا تو جہنم میں مکان بنوایا  
 راہ میں حق کو مرو باپ زباند ہی تھی مکر  
 گو کہ کا ناگھیا اس راہ میں اب اسکا سر  
 اس سخن کو جو آشفٹ ہوا وہ شدا  
 دیکھ اس حال کو زینب لکی گئی فریاد  
 قتل عابد یہ کیا امر بلا کر جلا د  
 اسی نہایتی نرسیم تو آگ بیداد



[illegible]







[illegible]

*[A large section of handwritten Persian script, likely from the same manuscript as the previous page.]*

ہو بخاویں وہ دھرم و محرم و گرفتار غنیمت  
 یونہی اس شخص کی خاک بستر سجائیں  
 رو کو لولا دو کہ اس غم پہ اول سودہ غم  
 کہ وہ طفل آج بہ ظلم سوزن کر رہا  
 ابن مہربان کا تما بادل اون کی بزم  
 روانہ چھو وہ حصہ ہم علم انہی پر راہ  
 بیچہ بوس شکل کی ایک آج جنتہ نہایت  
 اوس کی بی بی ہادی آل مجتہ کو سزا  
 آتی وہاں اوس کو خط مل نہایت  
 ہو کر نہ کون نشان آہ انیکا دو  
 کہ انسی تپہ کہو استی ضایت عظیم  
 با پکو فی من سوا اگر تیغ ستم  
 آہ اہلو گسیکا نہایت بربکرم  
 ایک بی بی ہادی تم بہ فدا ازل  
 را کہی کہ نہایت ہوا انہی مکریم  
 گویا انی تھی قصدا انہی صورت ان  
 کہ انہی سے پیغریں کر انکی تنظیم  
 تب کیا ہمارے صدیت احوال میان  
 پاس سے پیشوا نہین کر کے سلام و تسلیم

میں اپنے دل میں نہ تھی یہی ہوں تاکہ جو بنا  
 ہم سخن کرتے تھے اس کے کہ اس شام میں  
 اوسکی حالت کا سب سے پہلے جان  
 لیا تر تو زمین لہا کر زانہ نہ نہ  
 سہی تہہ کہ نہ سہاں قافلہ میں نہ شام  
 قافلہ سمین جلاجل قسار نامہ  
 جو کئی صبح تو اکی تھل میں لاؤ پناہ  
 وار او استیجاہ اگر زانہ عیش کی تہہ  
 پانچین کہوہ اجو عیش کے اوس تہہ  
 نہ کہوہ کہ اوس کو کہا اوس کہ صاحب زادو  
 کہلے ان کے اس نعل کو بیٹھو ہو  
 سکتے ہو کہ وہ فرزند ہیں سکر کہ ہم  
 نہ کوئی دست جو اسکا نہ کوئی پیر  
 تب کہا اوس کہ تہہ سو میں جاؤں با  
 چلے تم تہہ میں ہو اوس کو کوئی نہ مانا  
 غرض اوسا میں جو بد و خاد میں تھی  
 کیسی بی بی کہو کہو میرے اس  
 پیر یا خاتون یہ میں کوں جاؤں میں  
 سستی ہی بی بی قائم پر کسی ہو کر ان

[illegible]

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note.

[illegible]





اوپر یاد اس کے کہ اس کے دل میں ہر لمحہ  
 کوئی درد نہ ہو کہ اس کے دل میں ہر لمحہ  
 کوئی درد نہ ہو کہ اس کے دل میں ہر لمحہ  
 کوئی درد نہ ہو کہ اس کے دل میں ہر لمحہ

چکیاں لے لے اشارا یا بنے  
 ملکیا مانی میں دولہن کا سہاگ  
 غس اتنا بھی ستارا یا بنے  
 لگ گئی کسکی خجانی مجھ کو تو ک  
 لون میں جا کس کا سہارا یا بنے  
 لیجی ہر مظلوم کی ظالم سے داد  
 بیکسوں کا تم ہو جا را یا بنے  
 ہر طے خوشاں لے لے تہن  
 آب تھا ہر سنگ خارا یا بنے  
 رو نہیں ہو حشر میں جسکا تین  
 آریہ اور دامن تہسارا یا بنے

پانیکا کرے تہو وہاں دشتہ خلق  
 دس گیا داد کو نیزہ ہونا گ  
 اقربا میں میں عجب سیر بھی گ  
 سخت بد کی کیا کہوں میں لوگ چو  
 گہر کا گہر میرا دیا آفت میں جو ک  
 جتھی جسدن عرصہ یوم استنا  
 حال فرزند کا اپنی رکسیریا  
 الغرض با تو یہ جب کرتی تھی میں  
 اکیل کو وہاں تھا اک لطف میں  
 سودا مجرم ہو بڑا اشیاء دین  
 اور کسی جاگہ مفسد اسکو نہیں

اس کی یاد میں ہر لمحہ  
 کوئی درد نہ ہو کہ اس کے دل میں ہر لمحہ  
 کوئی درد نہ ہو کہ اس کے دل میں ہر لمحہ  
 کوئی درد نہ ہو کہ اس کے دل میں ہر لمحہ

کہ جن نے آج یہ شادی ملی  
 کہ بڑی ہو ہنسی کی جدائی  
 وہ بڑا تھے ملائک جسکی خادم  
 سراوسکا کاٹ لین یہ بھی خدائی  
 مری قاسم سا بیٹا او جیون میں  
 عجب ساعت ہو یہ شادی ملی  
 کہیں یہ رسم دیکھی تم نے حجاب

کہوں کس سے ملک کی بیوفانی  
 کہیں یہی تخت کی رات لپٹی  
 وہ بڑا جسکو سب لکھتے تھے قائم  
 سودشت کر بلا میں مل کے ظالم  
 کہو مان او سکی اباد کہہ سہو نہیں  
 کہو تو یہ کہ جی کر کیا کروں میں  
 نہو ہم کس طرح اس شادی ملی باب

ان سون کر وہ بڑا تھے ملائک  
 کہ بڑی ہو ہنسی کی جدائی  
 وہ بڑا تھے ملائک جسکی خادم  
 سراوسکا کاٹ لین یہ بھی خدائی

کہ جن نے آج یہ شادی ملی  
 کہ بڑی ہو ہنسی کی جدائی  
 وہ بڑا تھے ملائک جسکی خادم  
 سراوسکا کاٹ لین یہ بھی خدائی







مہربان کرتی تھی جب یا نوین  
پیٹ سرگاہی کہی تھی وا حسین

اے تعجب ارض و سما میں جو زمین  
گاہ روز و کر بکاری یا رسول

مرشد و پیر

غم سے مجنون حسین رسول عالم دادی  
 خاک نے پیر بن خلق کے ہو کر داری  
 غم ہو سینیو میں تو کیونکر نہ کرے شک جہم  
 ملک کا ہم یہ محرم میں مجاز دین مہم  
 پھر یہی زسر لوجب سن بھر کا سال  
 دیکھ کر اسکو یہ ہو جا سہ اسکا حال  
 آہ سہ اسکا علم اور شرک اسکی فوج  
 گرہ کو عشرت کے معاسی اسکا اوج  
 ایک دن غم خوشی پر یہ کہا اس کے غم  
 کام دنیا کا نہ رہے رہے ہی درہم  
 تنکے بولا جاذبیت میں من محسوس  
 اذکر احوال کو ملک دیکھو تو روج حساب  
 وہ مسلمان ہیں کریں لاج گریبا جاک  
 وہ مسلمان ہیں نہ پیٹیں ہو کر غنا  
 وہ ہی دیندار حیران بنی کا ہودہ  
 وہ ہی دیندار ملی چری کی اینٹ چودہ

اشک کی فوج ہو زنجیر بہ از فلولادی  
چشم سے مابعدم راہ او سے بتلا دی  
طفل و دیوانہ جل کر آئین لازم ملزوم  
جسکو دیکھوں شہ ماتہ انکری سے فیروادی  
شعلہ کردی ہو اوسے ماہ محرم کا طلال  
کہ نہ دیرانہ ہی چوڑی ہو پیر آبادی  
آؤ ہو سینی سے و چشم تلک کی موج  
تاب کیا رہو کی دلچیں سرور و شادی  
تجسس نے چین ہو باحور ملک آدم  
دلکو افاق کو تین کسے یہ ایدادی  
حق اینکا اس لذت کو سمجھیں صواب  
تیرے سکھ نہی نہی شخص کو دل میں دی  
وہ مسلمان ہیں ڈالین سپر بیخدا  
وہ مسلمان ہیں تھی دلچیں جانی  
وہ ہو دیندار بہر آج کو دن دم سرد  
وہ ہو دیندار ہم اندون میں اندادی

ہر بان کرتی تھی جب یا نوین  
 بیٹ سرگاہی کو تھی وحسین  
 ہر شہ ویکر  
 غم ہی مجنون حسین دول عالم دوسی  
 خاک نے پیر بن خلق کے ہو کر دوسی  
 غم ہو سینہ میں تو کیونکر نہ کرے شک ہجوم  
 ملک و باہم یہ محرم میں مجازی ہن ہوم  
 پھر یہی زسر لوجب سن بحر کا سال  
 دیکھ کر اوسکو یہ ہو جا سکا اوسکا حال  
 آہ ہو اوسکا علم اور سرشاک سکی فوج  
 گرہ کو عشرت کے معا سکی اوسکا اوج  
 ایک دن غم خوشی زیہ کہا سکی غم  
 کام دنیا کا زہی مائے رہی ہو درہم  
 تنکے بولا جلا زیت میں من مجھ جاب  
 از کہ احوال کو ملک دیکھو تو روجا ب  
 وہ مسلمان میں کہین لک گیا بچا  
 وہ مسلمان میں نہ پینین ہو کر غنا  
 وہ ہی دیندار جسواں نبی کا ہودہ  
 وہ ہی دیندار ملو چہری سے اپنی چوڑا  
 اشک کی فوج ہو زنجیر بہ از فولا دی  
 چشم سے تا بقدم راہ اوسو سبلا دی  
 طفل و دیوانہ جلہ اگر ہیں لازم ملزوم  
 جسکو دیکھوں میں مائے انگریسی ہو را دی  
 شعلہ کردی ہو اوسو ماہ محرم کا ہلال  
 کہ نہ دیرانہ ہی چوڑی ہو پیر آبادی  
 آئی ہو سینہ سے دہ چشم تلک کی موج  
 تاب کیا رہے دلینچ سرور و شادی  
 تجھ سے چین ہو تا حور و ملک آدم  
 دلو افاق کو تین کس لیے ایذا دی  
 حق میں لکرا اس ذلت کو سمجھ جیو اب  
 تیرے سکھ دیں سچ شخص کو دل میں دی  
 وہ مسلمان میں ڈالین سیر زخا  
 وہ مسلمان میں تھو دلیچن جی  
 وہ ہی دیندار بھرک آج کو دن دم سرد  
 وہ ہی دیندار جسواں اندون میں ایذا دی



دین حسین و خطیرین جهان  
 زبان پر سبکی است الامان  
 یه او سدن کردند و جبران  
 که اس عاصی کو تو بخشای  
 مریه حضرت

دین حسین و خطیرین جهان  
 زبان پر سبکی است الامان  
 یه او سدن کردند و جبران  
 که اس عاصی کو تو بخشای

مریہ حضرت

<p>                             مقبول حق پر جسکو کچھ غم حسین کا                              جن بشر میں شیون با ہم حسین کا                              یہ غم ہی قیامت ہر دم ہو ہی ہو یا                              آواز صور جیسے ہر ایک کا ہو نغرا                              پوچھو جو کوئی مجھ سے کیا دون آج سکو                              ہر گز بشر جان میں بدلتا ہو آج سکو                              پانی سے اسی غریزہ سبکی ہو زندگانی                              دیو بگا کون او سکو دیاں جام ہر گز پانی                              سب غمیش اقر باتوا سکو کچھ میں                              سیراب جس جگہ میں بدن خوش طیرا                              سب یار و یار و اسکا ماری پڑیں مریز                              اندیشہ ملک کو تو یار ملک چکدن میں                              جان بلب آ رہا ہو دل زندگی سے دور                              کوئی نہ پاس اور نہ تہا وہ چہو نہ پاس                              فی دوست پاس و سکو کوئی نہ تھا                              اکہ نہیں ہو اس کو کوئی مگر خدا                         </p>	<p>                             لازم جان میں ماتم ہر دم حسین کا                              یہ غم حسین کا ہی ماتم حسین کا                              ہر غریب ہو دین افلاک جاسی بجا                              شیون ز شور محشر کیا کم حسین کا                              کب اس تم کی آوی سبکی نال و سکو                              خنجر سے حلق پیاسا تو ام حسین کا                              پوچھا نہ جسکو اون مرگ پوچھیں شانی                              جسکو میں سوچتا ہوں جم حسین کا                              پانی لا انکودہ کسکو تبین بکار                              ہونٹو نہ تشنگی سے وہاں دم حسین کا                              کوئی نہیں ہو اسکا اب بیکسی میں                              غربت سوا کوئی ہی ہمد حسین کا                              اندیشہ آبرو کا اور فکر پاس نہیں                              میں کیا کہوں کہ یہ کچھ عالم حسین کا                              ڈال دین دشمن پر ایسی خاک تباہی                              اس حالی میں مجھو محرم حسین کا                         </p>
---	--

دین حسین و خطیرین جهان  
 زبان پر سبکی است الامان  
 یه او سدن کردند و جبران  
 کہ اس عاصی کو تو بخشای  
 مریہ حضرت  
 لازم جان میں ماتم ہر دم حسین کا  
 یہ غم حسین کا ہی ماتم حسین کا  
 ہر غریب ہو دین افلاک جاسی بجا  
 شیون ز شور محشر کیا کم حسین کا  
 کب اس تم کی آوی سبکی نال و سکو  
 خنجر سے حلق پیاسا تو ام حسین کا  
 پوچھا نہ جسکو اون مرگ پوچھیں شانی  
 جسکو میں سوچتا ہوں جم حسین کا  
 پانی لا انکودہ کسکو تبین بکار  
 ہونٹو نہ تشنگی سے وہاں دم حسین کا  
 کوئی نہیں ہو اسکا اب بیکسی میں  
 غربت سوا کوئی ہی ہمد حسین کا  
 اندیشہ آبرو کا اور فکر پاس نہیں  
 میں کیا کہوں کہ یہ کچھ عالم حسین کا  
 ڈال دین دشمن پر ایسی خاک تباہی  
 اس حالی میں مجھو محرم حسین کا

دین حسین و خطیرین جهان  
 زبان پر سبکی است الامان  
 یه او سدن کردند و جبران  
 کہ اس عاصی کو تو بخشای  
 مریہ حضرت



نہی کر دینا کہ اگر تو مومن ہو تو  
میں نے بھی یہ سب کچھ مومن ہو تو  
سب کچھ مومن ہو تو

سو مری انگھونکو تار کی کیا ہے  
 شست و شو کرتی تھی جنگو سر کو بال  
 تشناب دریا کنار کی کیا ہے  
 روئی روتی غم سزیہ آنکھیں بین  
 بیوٹن بکلیں بچار کی کیا ہے  
 گدگدین جاتی تو مین نکلتی تھی ۱۵  
 وہی پیپر کے دولا کی کیا ہے  
 دیکھو سداونکر ہوتی تھی نہ سیر  
 ہامی ہیرے ماہ پار کی کیا ہے  
 دیکھو سداونکر تھا مجھ دلو سکھ  
 مجھی دکھایکے دکھیا کی کیا ہے  
 سر شاہک پیغمبران مرسلین  
 عرش کی وہی گوشوار کی کیا ہے  
 لے زمین تا آسمان سب ہی سیاہ  
 دین دنیا کے ستار کی کیا ہے  
 خالی آہ وہ جا جان کرتے تھی سیر  
 تھی جو بخت دل تمہار کی کیا ہے  
 ناتی پیغمبر کے زہر اس کے پیر  
 وہ جو ہر اک کو دوار کی کیا ہے

دہوتی تھی ہر دم میں جگر پیر میں  
جنگو میں آنا کیا تھا بر میں پال  
دیکھ نہیں سکتی تھی ہو کا سُوہ ظلال  
گہر میں آب جھگو نظر آتے نہیں  
کوئی تو دھونڈ ہو پہلا جا کر کہیں  
صدقہ میں جاتی تھی جن پر کر نگاہ  
تماکھا جھکا بنی کی بوسہ گاہ  
گر نظر آتے وہ جھگو لاکھہ پیر  
میرے آنکھو میں ہی بن اونکو اندیر  
صبح اور شہ کو دیکھتی تھی اونکی مکہ  
گی کہ ہر کیا جانیو وہ پا کر دکھ  
اونکو غم میں روتی ہیں روح الامین  
پوچھتی ہیں یا امیر المومنین  
حال دنیا کا جو کرتے ہیں نگاہ  
کہتی ہیں جن ملک پیر پر کے آہ  
آج سونا ہی دینے اون بغیر  
دھونڈتے پیرتے ہیں آنکھو جس وطر  
وہ جو تہی دونوں ترے نور بصر  
کہہ سکتے پیرتے تیرے شام و صبح

چون دست مبارک بفرموده که این را در میان  
حسین بن علی علیه السلام و اهل بیت او  
و انان کما سالار حسن و حسین  
ادب الکریم چون فرمود که این را  
بنویسند از آنکه در میان  
نویسند از آنکه در میان  
نویسند از آنکه در میان

دانی انوشیروان کی پادشاهی میں  
 ایک سال کا عہد تھا کہ ایک روز  
 ایک شخص نے ایک کھجور کے پتے پر  
 ایک خط لکھا اور اسے ایک کھجور  
 کے پتے پر لٹکا دیا۔ اس شخص نے  
 کہا کہ میں نے ایک کھجور کے پتے  
 پر ایک خط لکھا ہے اور اسے ایک  
 کھجور کے پتے پر لٹکا دیا ہے۔

دایا اسد کو فی نے مرگیا  
 نہوتا یہ جو وہ طعون نہوتا  
 سخا تا تنگ کو قاسم دولارا  
 جو فوج شام کے مقدون نہوتا  
 جہان میں اور غم کو فی کم ایسا  
 نہوتا کو فی جو یہ مضمون نہوتا  
 خجل ہوتا نہ نہتہ مسطفا سر  
 تراکسا آروا نہوتا نہوتا  
 نہوتا شاعر می بین کر مستر  
 او فی مدح کہی نہوتا نہوتا  
 لہو کیا تم سرگشتہ ہست خان  
 تو کو فی دنیا میں یوں محزون نہوتا

کہو میں شہر بلخ آؤ بہر کر  
 ہوا جو کچھ کہوں کیا یہ سہ پر  
 نہوتا اکبر و اسخو سجارا  
 نہ لٹکا ہست یوں خیر ہمارا  
 تھیں بن ملی کا غم ہو ایسا  
 بنا ہی کر کا تب م ہو ایسا  
 نہوتا اتنا کتاب جو وہ بجات  
 نہوتا یہ دسی آل عباس  
 جو ذکر یا تم شبیر و شب  
 اسی سو تا بر روز مشہر میر  
 سخا احوال منہو اسی عزیزان  
 نہوتا ماتم شاہ شہیدان

ایک سال کا عہد تھا کہ ایک روز  
 ایک شخص نے ایک کھجور کے پتے پر  
 ایک خط لکھا اور اسے ایک کھجور  
 کے پتے پر لٹکا دیا۔ اس شخص نے  
 کہا کہ میں نے ایک کھجور کے پتے  
 پر ایک خط لکھا ہے اور اسے ایک  
 کھجور کے پتے پر لٹکا دیا ہے۔

مرثیہ مرثیہ

چشم کرمان دل بریان جگر آگاہ  
 مرینکو تو تپتے کیوں ہمیں بار چلے  
 خنجر و تیغ و تبر کا تو تھا کھ توڑا  
 اس طرح لیکن ہمیں تو تم تھکا رہے  
 ہمیں نزدیک اجل اور سفر دور دراز  
 کہیں تو اوکلی جہاں گروہ بیابا رہے

شام جب اہل حرم ہو کر گرفتار رہے  
 دیکھتے تھیں کیوں کرتے یہ گفتار رہے  
 کس شب کر زنجیر ہو ہمیں تم رہے  
 مگر اس نگر کیوں تم ہمیں جینا چھوڑا  
 ہم سو اور اونٹوں نے ایسے کہ نہیں جگر حجاز  
 نا تو ان زمین عباس جس کو نہ نکلا آواز

ایک سال کا عہد تھا کہ ایک روز  
 ایک شخص نے ایک کھجور کے پتے پر  
 ایک خط لکھا اور اسے ایک کھجور  
 کے پتے پر لٹکا دیا۔ اس شخص نے  
 کہا کہ میں نے ایک کھجور کے پتے  
 پر ایک خط لکھا ہے اور اسے ایک  
 کھجور کے پتے پر لٹکا دیا ہے۔

ایک سال کا عہد تھا کہ ایک روز  
 ایک شخص نے ایک کھجور کے پتے پر  
 ایک خط لکھا اور اسے ایک کھجور  
 کے پتے پر لٹکا دیا۔ اس شخص نے  
 کہا کہ میں نے ایک کھجور کے پتے  
 پر ایک خط لکھا ہے اور اسے ایک  
 کھجور کے پتے پر لٹکا دیا ہے۔



Handwritten text in the top margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

آئینہ پر آتش غم کو سگلتی ہے پس  
 ماتہ سحر انگور لب سینہ سوزان میں ہم  
 کہہ رہی ہیں کی انی کو بتلاؤ میں  
 ہیبت و خوف سحاب غالب بجان میں  
 لیکر عابد کو ہون مقفل پہ شہ دین کی گم  
 یوں کہیں سنگت گور غریبان میں ہم  
 برین آیا تو ہماری بھی ترس صد سیر  
 سب ملال و تیر کر نیکی زبان میں ہم  
 آواز میں گوارا سکون کی دل لعل  
 عشق کہیں میں لعین صاحب ان میں ہم  
 جلدی سرکات لو اسکا یہ لگو کہ میں  
 ہو تو نہ سنٹ خدا سے کہ سلمان میں ہم  
 ماتہ سر وقت ماڑا سے نہ دیو میں ہم  
 کفر کہتا ہے کہ اس میں چرچاں میں ہم  
 سودا یہاں بھی خاموش مارا تو ہم  
 یوں وہ فرات میں جتا رہا اب میں ہم

زندگانی سو کیا شہوت و ہر دم کی سر  
 آہ و زین تو آتی ہے جلی شہوت کی اس  
 اس مصیبت سے ہمیں شام تو جا رہی ہیں  
 کہیں کچھ تیغ کہہ سانسو آجاتا ہیں  
 قید سے گرہیں آزاد کر میں اب یہ ہم  
 بوجہ جو کوئی کہہ کہوں یہ کسا شہم  
 بیٹا اسکا یہ ہے سو اتنی سوال شغل  
 کہیں ہے کہہ اسی فاطمہ کو نور  
 سہوہ ان ظالموں ماتہ سب سے تیر  
 چلو پانی بھی ملا اسکی نہ کالی کارب  
 خیر موجب اگر انہو سے یہ دور  
 نیک کا وقت اگر ماتہ سے مل جاؤ کہ میں  
 سر نواسی کا بنی اسکو کہیں تن سے تو  
 زہر اسلام و زہر دین و زہر یہ دنیا  
 کہہ کہ قطع سخن اسکو کہ اب اہل حرم  
 باز پرس انکو محشر میں شریک جدم

Handwritten text in the right margin, continuing the poetic or philosophical discourse.

مرتبہ حضرت

یا رسول تو خالق اگر کیوں اسطے	الصفات سے جواب دہ کیوں اسطے
وہ ہوسہ گدہ بنی تھی اگر کیوں اسطے	یا ظالموں کی برش خنجر کیوں اسطے

Handwritten text in the bottom margin, possibly a signature or additional commentary.



کیا دیکھو ہم نہیں کہ نہیں سہا ہوں  
 غربت کو نہیں دیکھ سہا ہوں کچھ دیا  
 ارٹھ تمہاری اوکا دلان یہ لیا دیا  
 اگر قیل ہی انہو کا تمہارا ہی دعا  
 چاہو جو زر تو دیکھ لو ہر جس جگہ ہر  
 یہ سکو وہ بعد لگے کیسے ٹوٹنے  
 باہر لگو قسوت قلبی سہا ہوں  
 سب کی غرض کہ چین لیا سکو مارا  
 جوڑین کی خیر سہا ہوں کچھ نا بکا  
 مقبوضات آتش کین سہا ہوں  
 سر پر کیسے تھا تو نہ تھا تن کر کچھ لیے  
 القصہ کام اوکو زیا یا جب نہ صرام  
 پونچھ جو حرب کا ملک مان کیا قیام  
 میں گئی کہ ہوں نظر آئی جو کچھ وہ تھا تو  
 گر ماتہ تھا درت کیسا جدا تھا پائو  
 تو تھون پہ چاڑھی نظر اٹکی جو مان  
 زینب بکارتی سہا تو ان تھو نہ چا  
 آئی بیگناہ کشتہ مذبح و سبب  
 میں کیونکہ اتنی تو تھو نہیں پاؤں تھو نہ

داغ جگر رسول کی زخموں کے  
 جس سے کہ شکر چمنی بد گاہ حق کیا  
 سبکو جہان بلایں گرجہ کھوا سطر  
 حاضر تمہاری سامنے سب میں لگ کر  
 قفل و کلیہ کچھ نہیں بیان کر سکو سطر  
 ہر اک مکان کہو دہرا اور بچ کر کہو سطر  
 کٹر اسکو کر کہیونہ چادر کیوا سطر  
 خلخال تک تو دفتر سہا سہا لی اوار  
 گوش سلیمہ چرین جو گوہر کیوا سطر  
 کٹر و خور تن کر سہا و ان سہا  
 تن پر کیسے تھا تو نہ تھا سہا سہا سطر  
 لیکر حرم روانہ ہو کر تب سہا شام  
 دکھلا سکو وہ عورت اکل کھو سطر  
 جس جا کٹا ہوا تھا رسول خدا کا کا  
 یہ شکل اور آل پیمبر کیوا سطر  
 تاریک تیرہ ہو گیا اکلہو نہ و جہان  
 بہائی جگہ پر اپنی ہی خواہر کیوا سطر  
 پونچھی ہوں تھو تک ان کر میں جہا  
 پچا تھو کو سہا نہ ہو سکر کیوا سطر

۳۹  
 حیات شہا





[illegible]

۱۰ قصہ سنے شاہ کو کلو دیا پڑھا  
 آخر زید لعنتی خلق کر کے  
 اپنے پہرین یہ ظلم و ستم سے  
 سہوا تو اپنے دل کو کہ اس غم پر ناگ  
 یوں سر پہ اپنے سجے اس غم پر دامن

دیگر مرتبہ مفروضہ بر زبان لکھنی امیر

کا قرآن ال محمد پرستم کیا کیٹا  
 شو کو بلواسی بدینر سیتی کلمہ تباری  
 جس مگر کا سدا بے لگتے تھے پیر و سر  
 طالعان ڈیادی تمنا زاماتے ستون  
 سب دریا پہ کیا اوسکا جگر سیا سادج  
 شیخ فخر سیتی طلعان کے متن شل خیار  
 ن دیو خاکین ڈال ایو ناکی دیو فخر  
 ہو دیا ماسی رتن تمنا نبی کے من کا  
 جہو موتی سو پیر کے نین فی بیٹی  
 نہاد نیا کو لیکو سیس شہوین کا متن  
 ریس کے اہل حرم کرہ سینین تم چدر  
 بد میں شام کو اوشان پھر کا کر ظالم  
 س خوشی سیتی کہو اکر محمد کو منہ

ماسی تمنا زامان او پر ظلم کیا کیٹا  
 متن اپنا کہو وہ قول وستم کیا کیٹا  
 اوس مگر کو کیا لو ہو سیتی تم کیا کیٹا  
 گھر پیر کا کیا تم ہو مہ کیا کیٹا  
 بنی اپنی سونہ کی متن شرم کیا کیٹا  
 عضو عضو اوسکی گویا سی قلم کیا کیٹا  
 سیل و شاکی کیو تیران پہ علم کیا کیٹا  
 کیا کہو حق جو یہ پوچھو وہ رقم کیا کیٹا  
 نعل و خا طلع کا مگر بسم کیا کیٹا  
 جیفت تمنا فی دایم و درم کیا کیٹا  
 اوسکارون لوٹ لیا مال و ختم کیا کیٹا  
 لئے آج کو دن اہل حرم کیا کیٹا  
 خاطر کے یہ دیا جان کو غم کیا کیٹا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ای قوم ملک سوزنده باغی و مای  
کس که در این عالم می آید  
چون بوی گلستان را شنود  
که کجاست آن گلستان  
بخت خفته بر سر کاروانیان  
خون حسین نه بر سر طاعنان  
مهر کاس بود ز خون جگر  
دل فانیست از دل امان

دیلمر حیدر محمد

امروز شوق تو ای گلستان  
در میان کوهستان

گلستان

[illegible]

جنگل میں انگوروں پُورے سیا پڑا ہے آج  
یہ ابن بو تراب سے جکا بیغہ  
نویا تانا مالیت بہان شتم سہ ام  
پانی جینین دیا ہے سنی ز آب تیغ  
در آب و زانہ تھی جو کئی روزہ و حیم  
رستے تھے رُل محل پہ کچھ جو پانود  
پوچھو تو آرسینا فلک سو کوئی کہ تین  
کسکا ہو یہ عیال کہ نہ محل و حجاز  
ز شیر اسکا پانوتہ اسکی گھٹ سے طوق  
یہ طفل بگنہ تہا کسکا کہ کسکیر  
و نہ تہہ سمجھ کہ جو کچھ تہا حسین کا  
ایسوی نہی کہ تخت جگر قتل یوں کھے  
جو سرنی کی دوش پہ تہا سو ہریر  
کینو کہ رو دہو کہ نہ انجھوں سے وہ بان

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

یا درویشا خلق پرآب و گهر پیو بجاری  
جسکو دیکھو ن بہر نظر سور و ناسور  
اہل زمین و آسمان سبھاگ بسیر ہین  
کیون نہیر حالت خلق کی آج ہو گیا

[illegible]

دروغہ داروں کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر انسان کی طبیعت پاک ہو جائے گی اور وہ اللہ کی رضا حاصل کرے گا۔

<p>دیکھو کہ یہ ستم پر یہ ستم جو اہل حرم تھی اگر کیا دم ماری جو اون پر گزرا</p>	<p>سنگ کہا یزید نے سراوس کو پید کا اوس ملعون کو امر سے طشت میں کر</p>
<p>پوچھیں کہ نوزمین تہلادی محکو آہ ایسے مطلب بہر یہ اون کہہ کر</p>	<p>لیجا کرب رکھ دیا وہ اگر حرم کے کہو لاجب اوس قبا کو ستر کا پکھا</p>
<p>دیکھ یہ ستم پر یہ ستم جو اہل حرم تھی اگر کیا دم ماری جو اون پر گزرا</p>	<p>چپاتی سہ سر لگا بولی یہ سکینہ جھکوا پنی زینت اب درکار نہیں ہے</p>
<p>پوچھیں کہ نوزمین تہلادی محکو آہ ایسے مطلب بہر یہ اون کہہ کر</p>	<p>تیرا تیرا اوس دشت میں گونگے نیارا تیری صورت یوں ہو شیش ستم سے</p>
<p>دیکھ یہ ستم پر یہ ستم جو اہل حرم تھی اگر کیا دم ماری جو اون پر گزرا</p>	<p>کید ہر ادنیٰ طرہ جو حال یہ دیکھیں پوچھیں کہ نوزمین تہلادی محکو</p>
<p>دیکھ یہ ستم پر یہ ستم جو اہل حرم تھی اگر کیا دم ماری جو اون پر گزرا</p>	<p>آہ ایسے مطلب بہر یہ اون کہہ کر دیکھ یہ ستم پر یہ ستم جو اہل حرم تھی</p>

مرثیہ مفرد مستزاد

<p>بانویوں کہتی ہیں سرور کیا ہوا تھا میرے دکھوں میں روشن جس سرور</p>	<p>دھونڈتے تھے جاوے نہیں کید کھیلو کہہ میرا وہ اندر کیسا ہوا</p>
<p>مل گئیں میں سخت سیر خان میں لٹ گیا میرا حسن امید کا</p>	<p>میرے طالع کا وہ اختر کیا ہوا وہ مرا سرور و صنوبر کیا ہوا</p>
<p>پالتی تھی جسکو میں جسکی طرح میرا میرا ناز پرور کیا ہوا</p>	<p>میرے صبر و تحمل کا وہ اختر کیا ہوا میرے صبر و تحمل کا وہ اختر کیا ہوا</p>

مرثیہ مفرد دو منظوم

ایسی ہی بنت میری کہ جس کی ہر بات  
میرے دل میں گونجے گی اور ہر بات

کونسا



<p>دو چیلن هو سی هر ترا می سرور می های</p> <p>هک کمالو موجو چی هر زخر می بهال</p> <p>دو گلا هو زرخه می سرور می های</p> <p>لیسا هی مخلوق کو بزا بنا و ی رب</p> <p>بجو کو مو کما سی لکها سو مست تبا کب</p> <p>مان تیری هین فاطمه بنت رسول شمی</p> <p>من گها مل هو تیخ سی سید اقا مارا جادی</p> <p>پوت ایسی کاسو کی سا سا مارا جادی</p> <p>سکو بون کر کی لیکه اشتیاق تیری بیکه</p> <p>چون زلفو کمال هین لو ماشا فو یات</p> <p>لیکو اوون سو یاندیکه سنه هر که سات</p> <p>خولیش و فرزندکو تری هین تیخ و ترکا</p> <p>جدی هو سی سکه یی کمدن یات کهین یات</p> <p>قل کیا یون گهر ترا کتا تر چن کال</p> <p>کهر کا گهر دو با سی تیر آب تیخ ظلم سی</p> <p>ما نه دمار بین آن کرامی صحرای محبوب</p> <p>کشتی تیری بک بک گهر لهر وین بوب</p> <p>یا اجمینی کاستم نه یکه دیا که قریب</p> <p>نیرین دوبا ترا گهر می سرور می های</p>	<p>سو جفا کیشو کو تیر ظلم سی کبل بین آج</p> <p>هک کمالو موجو چی هر زخر می بهال</p> <p>دو گلا هو زرخه می سرور می های</p> <p>لیسا هی مخلوق کو بزا بنا و ی رب</p> <p>بجو کو مو کما سی لکها سو مست تبا کب</p> <p>مان تیری هین فاطمه بنت رسول شمی</p> <p>من گها مل هو تیخ سی سید اقا مارا جادی</p> <p>پوت ایسی کاسو کی سا سا مارا جادی</p> <p>سکو بون کر کی لیکه اشتیاق تیری بیکه</p> <p>چون زلفو کمال هین لو ماشا فو یات</p> <p>لیکو اوون سو یاندیکه سنه هر که سات</p> <p>خولیش و فرزندکو تری هین تیخ و ترکا</p> <p>جدی هو سی سکه یی کمدن یات کهین یات</p> <p>قل کیا یون گهر ترا کتا تر چن کال</p> <p>کهر کا گهر دو با سی تیر آب تیخ ظلم سی</p> <p>ما نه دمار بین آن کرامی صحرای محبوب</p> <p>کشتی تیری بک بک گهر لهر وین بوب</p> <p>یا اجمینی کاستم نه یکه دیا که قریب</p> <p>نیرین دوبا ترا گهر می سرور می های</p>
---	--

دو چیلن هو سی هر ترا می سرور می های  
 هک کمالو موجو چی هر زخر می بهال  
 دو گلا هو زرخه می سرور می های  
 لیسا هی مخلوق کو بزا بنا و ی رب  
 بجو کو مو کما سی لکها سو مست تبا کب  
 مان تیری هین فاطمه بنت رسول شمی  
 من گها مل هو تیخ سی سید اقا مارا جادی  
 پوت ایسی کاسو کی سا سا مارا جادی  
 سکو بون کر کی لیکه اشتیاق تیری بیکه  
 چون زلفو کمال هین لو ماشا فو یات  
 لیکو اوون سو یاندیکه سنه هر که سات  
 خولیش و فرزندکو تری هین تیخ و ترکا  
 جدی هو سی سکه یی کمدن یات کهین یات  
 قل کیا یون گهر ترا کتا تر چن کال  
 کهر کا گهر دو با سی تیر آب تیخ ظلم سی  
 ما نه دمار بین آن کرامی صحرای محبوب  
 کشتی تیری بک بک گهر لهر وین بوب  
 یا اجمینی کاستم نه یکه دیا که قریب  
 نیرین دوبا ترا گهر می سرور می های

دو چیلن هو سی هر ترا می سرور می های  
 هک کمالو موجو چی هر زخر می بهال  
 دو گلا هو زرخه می سرور می های  
 لیسا هی مخلوق کو بزا بنا و ی رب  
 بجو کو مو کما سی لکها سو مست تبا کب  
 مان تیری هین فاطمه بنت رسول شمی  
 من گها مل هو تیخ سی سید اقا مارا جادی  
 پوت ایسی کاسو کی سا سا مارا جادی  
 سکو بون کر کی لیکه اشتیاق تیری بیکه  
 چون زلفو کمال هین لو ماشا فو یات  
 لیکو اوون سو یاندیکه سنه هر که سات  
 خولیش و فرزندکو تری هین تیخ و ترکا  
 جدی هو سی سکه یی کمدن یات کهین یات  
 قل کیا یون گهر ترا کتا تر چن کال  
 کهر کا گهر دو با سی تیر آب تیخ ظلم سی  
 ما نه دمار بین آن کرامی صحرای محبوب  
 کشتی تیری بک بک گهر لهر وین بوب  
 یا اجمینی کاستم نه یکه دیا که قریب  
 نیرین دوبا ترا گهر می سرور می های

دو چیلن هو سی هر ترا می سرور می های  
 هک کمالو موجو چی هر زخر می بهال  
 دو گلا هو زرخه می سرور می های  
 لیسا هی مخلوق کو بزا بنا و ی رب  
 بجو کو مو کما سی لکها سو مست تبا کب  
 مان تیری هین فاطمه بنت رسول شمی  
 من گها مل هو تیخ سی سید اقا مارا جادی  
 پوت ایسی کاسو کی سا سا مارا جادی  
 سکو بون کر کی لیکه اشتیاق تیری بیکه  
 چون زلفو کمال هین لو ماشا فو یات  
 لیکو اوون سو یاندیکه سنه هر که سات  
 خولیش و فرزندکو تری هین تیخ و ترکا  
 جدی هو سی سکه یی کمدن یات کهین یات  
 قل کیا یون گهر ترا کتا تر چن کال  
 کهر کا گهر دو با سی تیر آب تیخ ظلم سی  
 ما نه دمار بین آن کرامی صحرای محبوب  
 کشتی تیری بک بک گهر لهر وین بوب  
 یا اجمینی کاستم نه یکه دیا که قریب  
 نیرین دوبا ترا گهر می سرور می های



[illegible]

[illegible]



[illegible]

Handwritten Persian text in a rectangular box, likely a continuation of the manuscript's main body.

جب خاکین مجبورہ طفل ہو کر سون  
کسکا پدر ہی یارو ساقی حوض کوثر  
ہر اہر میں جو کوئی ایسوں کو ہو برابر  
شیخ ستم سے کسا ہر اک کٹا ہی شاننا  
اچھ ہی کو ہو گھر میں اس ظلم کا ٹھکانا  
ایسوں کو قتل سرگرمی خوشین و تبار ہون  
سینے سے تر و تیز و از نکر دوسا ہوو  
جانی پیچیدگی داما دم میں کس  
صابر ہوں اس ستم کو اہل و عیال  
تم میں ہی کیسا شش ماہ طفل با  
جیتو نکلے نہ نہ کہا پانی چوانی مارا  
سندھی گدی لہن سے لو ہو کر کنگان  
یون ہی کہی ہوئی ہی نہ یارین خاں  
یہ ظلم جو کہ کس ناموس پر ہوا  
کب عورتوں کا عیان اس طرح ہوا  
زن ہو کوئی جسکا واسطہ نہ ہو  
ظلم ستم لسنی یہ اب ملک کی  
ناموس کی کیا احوال تہا یہ طبا  
تھی تشنگی ہو گئی ہوں کو پیارا



[illegible]

ساتھ سبکے تیری دلہن کے تین  
دینگ اور سکا ماتہ اونٹوں کی مہار  
جانیٹلی کرتی ہوئیں سب چٹاک  
سیس دن دلا کا تیر سو ریسوار  
سامعہ نگر و سدھم بہر تہی تین  
نالہ و فریاد میں سننے کو ہمار  
دیکر بھیج ال محمد پر سلام  
سب طرح بخشش کا تم کو کر دگار

اس طرح لیجائیں گے اب اہل کین  
وہ جو بہانی پر دولہن کا عاہدین  
اشتہ دن پر سہنیں اندوہناک  
عاہدین پیادہ جلو میں سہنے چاک  
ان عرض غشہ کی کرتی تھی یثین  
از زمین سے فطک تہا شو شوین  
سودا اس مرثیہ کو اب ختم  
ہو کہ محشہ میں ترے حامی نام

مرتبہ

نیر بن جہڑے میں بسا نکو شہر حدید کے  
خشف لب یکبارہ و نہیں چشم میں حدید کے  
گاہ تو کوہ پہ برس رہی گہر شہر آ پر  
بوند پانکوی لے لخت جگر حدید کے  
یوسف تھک کر دستہ چشم آ پر تر  
سوج خون پوچھی ہر آتا کمر حدید کے  
سبر و شاداب رہی شگ ہوا ایسا  
آب بن ہو تو میں را آب گہر حدید کے  
ظلم کی تیغ سے مار رہی گہر وہ شہر  
پہرے میں اہل حرم خاک بس حدید کے

یونہی ای بار کہ مر جانا سحر سید نے  
سائنس و ترقی میں شریک و نو صحر حیدر  
گذرا سی بار تیرا کہ تو نند کین بار  
حیف صد حیف کہ ترسی میں لب دریا  
دو دو جو آب بغیر ال محمد کا کہ  
اشک کریں گو غافل کہ سر گند  
قیض و غم کو زمین پر تیرا زہر  
دای حمت کہ جہان میں بلب و فز  
خوش و غم و وطن کو ہو سداوار  
چین و گلو نہیں باقی جو رہی کہ کیا

۲۵۲

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

در این کتاب که در هر یک از این اقسام است و در هر یک از این اقسام است و در هر یک از این اقسام است







بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد  
 انما جاء هذا الكتاب  
 ليذكركم بالله  
 وتذكروا ان الله  
 هو الغني عن العالمين  
 والحمد لله رب العالمين

دہوپ میں سوکھتا ہو سکتے تھیں کہوں  
 کہوں تنہائی کی اداسی کیا بات  
 کوچ کر شام چلا سر پہیہات  
 زخم اوس تن کی کروں کیا میں شہار  
 ظالموں نے نہ کہی وہ تلوار  
 اس غریبی سے کٹ یا حلقوم  
 اوس جگر خستہ کا اداسی معصوم  
 جان بلب آب بغیر از اطفال  
 دم بدم دیکھ لو ہنوں کا احوال  
 پیاس کے مارے میں مڑتا ہوں ہا  
 پیر کس کام کا اسی جد جو نہ آئے  
 جاری دریا میں بہرے میں تاب  
 بند یہ آل بنی پر ہے آب  
 جس خدا کوئی مٹو نہکا نہیں  
 سیاہ پاقد میں کر سب کے تین  
 نہ کوئی دوست نہ کوئی ہدم  
 کون اوسوقت اد نہیں پونچھو ہم  
 اس مصیبت کو کہیں سوکس سو  
 ہم نفس کون کریں چہ جس سو

ہوئی ہو صبح سو شام آج کروں  
 پاس کوئی کہیں خبر حق کی ذات  
 رن میں تن کا ہو مقام آج کروں  
 کون سی جانہ لکا وار پہ وار  
 جو نہ کہیں زنیام آج کے دن  
 رن میں تین مای حسین مظلوم  
 پیٹیں یوں لیکو نام آج کروں  
 جو کوئی ہے سو عطر سے نہ ہال  
 ہو یہ عابد کا کلام آج کے دن  
 باقی ماندوں سو نہ کوئی مر جائے  
 کام میں کوثر و جام آج کے دن  
 مرغ سو مور تلک سب سیراب  
 قطرہ ہو اون پہ حرام آج کروں  
 دھونڈ ہو رو سی زمین کو تو کہیں  
 لیلیاں شکر شام آج کے دن  
 کہ کہیں جس سو سیم اپنا غم  
 دبو بنی کو جو پیام آج کے دن  
 غم الم دل پہ ہے دونا اس سے  
 درواپہ سو کلام آج کے دن

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد  
 انما جاء هذا الكتاب  
 ليذكركم بالله  
 وتذكروا ان الله  
 هو الغني عن العالمين  
 والحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد  
 انما جاء هذا الكتاب  
 ليذكركم بالله  
 وتذكروا ان الله  
 هو الغني عن العالمين  
 والحمد لله رب العالمين

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





کیا بساط اوسکی وہ طفل شیرخوار  
 غرق لہو ہو میں پڑی ہین یک قلم  
 کشتی آل بنی آما بچہ دہار  
 آب کی خاطر کیا قطع حیات  
 پانی کی تو بھی نہ ہو سچی منہ دین  
 دیکھتے تہ نہ زیر آسمان  
 جس جگہ کوئی نہ یاد ہو نہ یاد  
 دیکھتا کئے جو بابا کا گلا  
 جالیٹ جاتا گلے سے آہ مار  
 ساتھ میرے باپ کے شمعین  
 جس مصیبت میں ہو نین لیل و نہا  
 دکھ مرعو کو کس کے دل میں آہ ہو  
 گو کیسے سامنے کیے ہزار  
 رہ گیا ہوا قربا کوٹا کے فرد  
 نے دوا اوسکی ہونے تیمار  
 ماتہ سے تھا ہنر سبز بخر باے  
 راہ چلاو اتے ہوا اوسکو مار مار  
 اوٹون پر ناموس پیچو سینہ ریش  
 کہنچتا جاتا ہودہ اوسکے محار

[illegible]

*[Faint handwritten Persian or Urdu script at the bottom of the page.]*

سیدیں کہ تو باطرح نیز و نسب بہر ویا  
 او تر پتا ہوا تن کے ہونے میں ال  
 اس تن تیاں پہ تیغ ہونے کی  
 مہر چا جو شک ہو آج مٹی کی آل  
 لگو دے اسکا شام بارہ فرزند خوش  
 برچی کا چہتا ہوس کیسو نکلا و سکر بار  
 ایک گم ظلم اور خون بہری ہرین  
 آج وہ کا اڑی ہو باغ بڑی کمال  
 ہاتھ میں چھوڑی قسم سے ہی نہ ہو دیا  
 کر نیکو پاک اشک کی ایک چھوڑا دلا  
 زار می احاح براؤ کو نہ کی غم شتا  
 آگ دسی جو کو یہ لوٹ کو مال و مال  
 کہہو یہ ایک یون جون مہر آفتاب  
 سکو بر نہ تھا او شون پت زوال  
 قتل شہ سے ہوا او کا قصدا را گذر  
 بولا سلام علیک ظلم کو اسی با خیال  
 منہ سے ہا او کا خون ڈال یہ سیر و خاک  
 سینکے جسکے ہر سنگ کو ہر گز خیال  
 کہ تو پہلا جہ سے یہ ستر تاب ہو کہاں

شیخ سہ تو غصہ غصہ او سکا جہ اگر نہ یا  
 کھاٹ کی خنجر سہ سر سبز کی پٹے و ہر دیا  
 سست تیلین کات کر لیچے تیشاں  
 لہو ناز نہ سہ پیٹ پیٹ میں راغ غبار  
 آلتی کیا یک بیابانہ جہ او سہ ہر  
 شہانہ صفت غم میں لہو ناز نہ سہ  
 یہ نور لایک نثار لاشو غم و دہ کفر  
 سو کو تیر میں محبوب سہ خاک عیان  
 اہل حرم کو تین آگ یہ غارت کیا  
 بندس سہ پوشاک کی کیا کہوں یہ لایا  
 گوش ملک تک لہو جنگی پو سجد  
 برد سہ باہر آسمی او کجا تید شفق  
 ایک بھی چادر ندی جس سہ کر زمین  
 لیچے اسطرح سہ شام کو اہل عذاب  
 راوی جاسنور ذی ذریہ اگر خبر  
 عابد بجا سہ دیکھ کر لاش پیر  
 لیکے پیر آغوش میں وہ جہ جاک جا  
 لہو لگا لاش سہ وہ سخن دردناک  
 میں نہ کر قرآن تنہا ہی چہ مہزون

[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱







اگر یہ لکھی ہیں کہ جو خیمہ ہوا بر پا  
 متواہل حرم جنتی اور نہیں سامنے بلوا  
 اس پشت میں اپنا میں دن بند خدا  
 ہی دوست مرادہ جو اس امر میں صابر  
 رور و کی یہ سن کہ گن لگین زینت کلمہ  
 جس روز سے ہوں ہم تر ہی دیدار محرم  
 گر تو ہندو دنیا میں تو گیا جی کو کرین گے  
 ہر آن تر ہی یاد میں رور و کی مرین گے  
 بو کو شہ دین اس میں کچھ اپنا نہ چلیکا  
 سر دہر سے مری کا شہ ذرہ نہ ہلکا  
 غارت کے سر سے گنہ کی بعد اترتیں ہونا  
 ست روم اس کی کہ تہیں اگر ہو دونا  
 جیو لگا سو دیکھ جا جو کچھ رووگی باہم  
 بہا بیکو رووگی کہ بہتچہ کو ہر اک دم  
 اک کے لگی جسکے ہی شہر رووگی  
 عابد کو لکھ کر تہنہ رووگی  
 جب کہ چکر سرور یہ سخن بادل غمنا  
 راوسی لکھا کر کے گریبان ظلم چاک  
 پانی شب ہستم جو غریبوں نہ پایا

اور خیمہ میں داخل ہو کر شہ جگہ اچھا  
 ہو کہ خدا کا محو آیا ہو یہ منشور  
 جانوں میں نہ کی طرف لیکر تہیں ہر  
 تم رہو رضا او سکی میں سب طرح محرم  
 وہ روز ہو فہرست شب روزی محرم  
 او طفل تر ہی نام تہی ہی ہوں شہر  
 ہم در جداتی کا تر ہی کوئی بہر شہر  
 پڑ جائینگے پیر آنکھوں میں ہر ایک کو  
 یہ امر کس طرح سے ٹالنا نہ ملے  
 کیسا ہی جو کا لگا رگڑ کر کوئی ہتھوڑ  
 بہر نیت تہیں شہر کو نا تہوں نہ سونا  
 کر یا مصیبت کو مری تا لب  
 روئیک سبب میں بہت اوجھٹ جگم  
 وہ وقت قریب آن کر پونچا ہی نہیں  
 اصغر کے لگا جبکہ گلہ تیر رووگی  
 اسو اسط کہتا ہوں رور و کو بہر  
 نم زینت کلمہ کی آنکھوں میں کیا پاک  
 ہی ساتوین تاریخ محرم کا یہ مذکور  
 ناچار ہو تب چشمہ شہ دین سے کہلایا

پانی وہ آیا ہے جس اور سب کو لایا  
 اور شہر میں شہر میں شہر میں شہر میں  
 اور شہر میں شہر میں شہر میں شہر میں  
 اور شہر میں شہر میں شہر میں شہر میں

کلیاں یہ تات اس کو ہی کہہ دینا  
 نہ طاقت ہو کہ حرف دشت اب سب کو  
 جو اس کی سالن سے دشت اب سب کو  
 خد کا امرو جو ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 کہ دنگا کی جو ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 چور حضرت کہ جلی ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 کہ باب سنا یہ سو دینا ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 جو دن ہوتا تو نہ کہہ دینا ہی تات اس کو ہی کہہ دینا

کلیاں یہ تات اس کو ہی کہہ دینا  
 نہ طاقت ہو کہ حرف دشت اب سب کو  
 جو اس کی سالن سے دشت اب سب کو  
 خد کا امرو جو ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 کہ دنگا کی جو ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 چور حضرت کہ جلی ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 کہ باب سنا یہ سو دینا ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 جو دن ہوتا تو نہ کہہ دینا ہی تات اس کو ہی کہہ دینا

کلیاں یہ تات اس کو ہی کہہ دینا  
 نہ طاقت ہو کہ حرف دشت اب سب کو  
 جو اس کی سالن سے دشت اب سب کو  
 خد کا امرو جو ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 کہ دنگا کی جو ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 چور حضرت کہ جلی ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 کہ باب سنا یہ سو دینا ہی تات اس کو ہی کہہ دینا  
 جو دن ہوتا تو نہ کہہ دینا ہی تات اس کو ہی کہہ دینا



45

میں تیرے سامنے کرتی ہوں اس لیے فرما  
 کہ گھر علی لاکھیا تنہو کس لیے یہاں  
 ہو عابدین سوا سو ملتا تو ان نہیں  
 کہ بیوہ و نکلی خبر گیری کا ہو کچھ خیار  
 کھڑی میں فی ہوں اب سکی ہو جو  
 لیا ہوا آج مرا اپنی گردنوں پر مال  
 دغا سہ شایسوں قتل کو ملا دی تھی  
 وگرنہ یہاں تین لانا وہ نہیں کسے جلا  
 بنی کی آل کو دی تیغ ظلم کو ٹاٹے  
 جواہر بدرسی غم سہ آسمان پر لال  
 خطاب اوس تن نازک کو یوں ہوا  
 یہ کیو شکر کون ہنس میں دیکھا وصال  
 دینی سو قدم آگودہ کس لیے دہرے  
 ہر ایک چاہتی کیوں پنج بڑا نکو  
 گل سہ تیر کی صخر کی بہاں پار ہوئی  
 پر شمع میں دو مری فرزند یوں ٹھکرتی  
 کہین جو روئے گئے ہوں تو میں ملاؤں  
 کہ ہر گز وہ مرنہ نہی نہیں اطفال  
 اگر ہزار تسلی دی کوئی مجھ کو پر

چندین سال پہلے میں ایک شخص نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام "The History of the English Language" تھا۔ اس کتاب میں انگریزی زبان کی تاریخ اور اس کے ارتقاء کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔

[illegible][illegible]

پیشانی از بزمِ ابرو  
چرخِ طوطی در کفِ دست  
گلستانِ لعل در کفِ دست  
گلستانِ لعل در کفِ دست











فک ہسی چنکار جی غم مرسا ہا کر  
 سوسو سوسو تو سار جی سہی نی اوی  
 غرض بیدار کون سوسو ایس الم کا اگر تیرے  
 پیر اگر فاطمہ حسین کہیں تیرے بیٹے کا  
 پس مرگ و پھر واکری او کی کل سوسو  
 مرئی او دیو نہ ناخدا کہوں دون تم کا کرو  
 کہ میں تو تباہ نہ اس سہی تیرے اندر جا  
 مرئی دیو نہ ناخدا کہوں دون تو کوئی کر  
 مریہ مخمس ترکیب بند  
 گیا میں صبر جو ہشتم اشکبار فوس  
 میں بولا اس کی کہ تباہوں کے فوس  
 اگر بگریہ شد سبز صد ہزار فوس  
 وہ بولا تخم عمل سطح سو چاہیو  
 میں ایکباتک تیاؤں کہ سہی ہو  
 سحر سو شام فلک کر لا کہی بار فوس  
 اگر چہ خانہ دنیا میں ہو سر ایا غم  
 عزیز کیا کہوں تجس میں کی کیا غم  
 جہنم کی غم سر ایدین و لو ساسیوں  
 کہوں زر و کتب تجھ جاگند از جن  
 بسوی شام چلاک لٹا غم عریان  
 امید تجس میں یہ تہی روزگار فوس  
 ہمارے سطر خدمت کر تو بوا تھا حلقہ  
 ہمارے تین پہ نہ غارت گراں چو اول  
 دیا حق اور دن تو ہمارا کا کھر حلقہ  
 نبی کی آل کو دیکھا خوش آیا تجھ کو خلق



کھیا کر وغینہ اون لعینوں کی قساوت کبابیان  
 اگر گھر میں گر جاتا تیغ ستم سہ شامیان  
 اعضا عضو ایک ایک کا اسی در در پہا  
 جون در خشک کونجا کاٹین ڈالیاں  
 ال کو تیری مگر سمجھو یہ اشجار اون کے بیچ  
 آرمانی آل پر تیری برش شمشیر کی  
 طفل شش ماہہ یہ ثابت کو نسی تقصیر کی  
 گئیے نا اوسکو بھی تیغ جور کو مار دنگر بیچ  
 رو وغینہ اچھو کو یا کبر کو پیٹون یاد کر  
 اپنی آنکھوں سے اہو کو نکالیں پونچھن اچھی  
 جسم رہا ہر خون ناحق اون کی ملوار دنگر بیچ  
 بیوہ زن کتنی جو باقی ہن سوا نہیر یہ غذا  
 بی حجاز اونٹون پہ جاتی مین سائن آ  
 فی ہوا دروغین ہر کوئی نہ غمخوار دنگر بیچ  
 میں بیان کیا کیا کروں اس وقت ناگاہ  
 رات پابندی کی خاطر میر پر دلچاہ کے  
 ایک ہی زنجیر ہر اس گنہگاروں کے بیچ  
 صبح ہوتی ہی تو پہر اونٹون پر کر اڈکھو  
 راہ چلو اتی مین پہر اوس ملوان کو مار  
 کھینچے کی تاب کب ہوتی ہر چار دنگر بیچ  
 کر دیا ہر ایک تو بیارسی فی اوسکو مل  
 قطع نثرل سے نہیں مچھین اوسکو ایک مل

دل خیر النساء جس دم کرا ہا	نبی سے یوں علی بو لڑکشا ہا
طریق دین جو امت نے بنا ہا	اوس سے میں کیا کہوں عالم بنا ہا
فاما ثم اما ثم اما	فاما ثم اما ثم اما
ہمارے واسطی یہ علم سجد	بباطن نیک ہو ظاہر میں ہو بد
وے گزری ہو اتنا دلیں جدید	عمل ایسا ہو اہل دین سے سرزد
فاما ثم اما ثم اما	فاما ثم اما ثم اما
حسینا تھا جو سب کے دل کا ارم	پلے ہو اوس پہ تیغ خون شام
پہ یغنم ہو کہ بنیو بنین سو یون نام	محمد سے کی امت اور یہ کام
فاما ثم اما ثم اما	فاما ثم اما ثم اما
سراوسکا خنجر کین سے جدا کر	وہ ظلم لگئے نیر جیڑا کر
لہو میں رہ گیا تن تلملا کر	کربن یہ کچھ تری امت کھا کر
فاما ثم اما ثم اما	فاما ثم اما ثم اما
نہ تھا عالم میں کچھ پائے کا توڑا	پراوسکو نے بہت پوہنجانہ توڑا
نقطہ حلق میں اوسکے نچوڑا	یہ دنیا کے لیے منہ دین سے موڑا
فاما ثم اما ثم اما	فاما ثم اما ثم اما
شہا اذ نکو حدیث من آئی	ہوئی کیا خواب غفلت کی کہانی
نہ آیا رسم دیکھ اوسکے جوانی	دیا زرہ نہ وقت ذبح یا نی
فاما ثم اما ثم اما	فاما ثم اما ثم اما

[illegible]





پہرین سیراب حیوانات شہر میں چھوڑے	دہن سے پیاس کے مارے زبان کی شکل لی
خلف ساتی کوثر کا محمد کا نواسا ہے	
جو ماگیا پانی اون تو گلی کنیز رہ گیا ہو	جہاں آب ہو قنبر میں تو قطرہ ندین کلو
خلف ساتی کوثر کا محمد کا نواسا ہے	
یہ کہتے ہیں کوئی جلد ہی سو اسکو سر حالاد	نہو ایسا کہیں وقت نماز اب ہاتھ سے جاو
خلف ساتی کوثر کا محمد کا نواسا ہے	
خبر کر حیران آتا بہت دیتی جنگی گھر	سو اوٹھو نہ سوار اوس گھر کے ساکن آج
خلف ساتی کوثر کا محمد کا نواسا ہے	
نبی زادوں پہ جو ریت ہو یا یہ تارے کسی کو	جو وہ سالہ ہی لڑکا سی غل فرم بھر دی لکے
خلف ساتی کوثر کا محمد کا نواسا ہے	
عجب اسلام کو انکا عجب ایمان عجیب ہے	عجب نکاح تیرا ہی عجب رسم و آئین ہے
خلف ساتی کوثر کا محمد کا نواسا ہے	
ہو می بالغ فرض ہم کافر تو بین وہ مرد کا	نہ جانا جن آدمیوں خدا کو حاضر و ناظر
خلف ساتی کوثر کا محمد کا نواسا ہے	



بیان کشت و قاسم کی کرد کا کہ خدا نیکیا	اجل نو سر لیا نیکیا آنکی سہرا بند نیکیا
شہادت کو دیا دستور جی شربت پلا نیکیا	مر جی سطر شاد کی خون زہر نیکیا
خدا کیو اسطر نرب مرا جینا سخا ہو تم	
جگر گوشہ کی صورت دیکھتا ہوں نین دینی	جوانی میں کہوں اگر کی یا صغریٰ کی مونی
دو لہن کو نہ سرفاسم کی چہرہ سخت چونی	کرد انصاف ہر سطر حکم جہنم کی مونی
خدا کیو اسطر نرب مرا جینا سخا ہو تم	
میرے ہرک جگر گوشہ کا استن در جہاں	پڑا ہر دست اس جا کہ کشتا تو پاؤں اور
کن اعلو سر میں نہ ہوں آید جی جی نہ تر	بجہر تو مت ایسی زندگی سے دو بہر
خدا کیو اسطر نرب مرا جینا سخا ہو تم	
ستم اس سے زیادہ چھوٹا کیا نہیں جاتا	تہار اچھوٹا یہ سچ و تعب کیا نہیں جاتا
کر تو راج گھر سے زیادہ دیکھا نہیں جاتا	یہ دیکھ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
خدا کیو اسطر نرب مرا جینا سخا ہو تم	
یو ہنچتے ہیں کوئی دم میں جین جیہ جیہ نیکیا	یو ہنچتے ہیں کوئی دم میں جین جیہ جیہ نیکیا
نہ چادر چھوڑینگے سر ہر تہار سے نہ جیہ نیکیا	مر جی مایع جو ہوتی ہو مگر دین لکھا نیکیا
خدا کیو اسطر نرب مرا جینا سخا ہو تم	
یقین کر جانا خراج ہر سطر لکھیں اسرار	تہمین بیٹھا شتر کی پشت پر کھینچ جیہ
سیادہ اگر عابد کو کرین نظار ہر شتر	جہل پر موت ایسی سے جو نہ ہو شتر
خدا کیو اسطر نرب مرا جینا سخا ہو تم	
جنوں کے دیکھو سہرا ایک پل جگہ تھی جی	سوا اس شیت بلایں ہو وہ گے چاک کی گئی



بادشاہ عجیبی بود و سپاہی بے  
 آخر الامر اس سوال کو اونٹوں پر لاد  
 باسیران طرف شام حمل اہل عباد  
 شہر شیراز پہنچا تھا سب سے نوکریں نہاد  
 جہان جاتا تھا وہ سہ سوتی تہی جان یہ  
 بادشاہ سے بے نیکی بود و سپاہی سے عجیبی  
 سرشتہ آگ سے نوکری جو سر شام چلا  
 تن رہا سبکا پڑا خاک میں اور خونین لا  
 لرزی اس آن زمین اتنی کہ تاعثر مل  
 ماتہ سہ ماتہ ملا کہنے یہ کہہ کہہ ملا  
 بادشاہ سے بے نیکی بود و سپاہی سے عجیبی  
 آیا اس قافہ کے جسکے ہی مقفل سر راہ  
 میٹر سب اہل خرم رو و بانالہ و آہ  
 اشتیاق کتنے چلو قافا کو ہے ہمراہ  
 وہ بھی کہنہ لگو تو تہو کی طرف رک کو نکلا  
 بادشاہ سے بے نیکی بود و سپاہی سے عجیبی  
 لاش پر بہائی کی ترتیب کو کہاں قرار  
 کل ملک تھا کہہ دہندگی ز بانسہ طہار  
 کایم تک ہر سمیت رتقا وہ سالار  
 آج یوں کہتی ہیں بیان کہہ تہو کہنگار  
 بادشاہ سے بے نیکی بود و سپاہی سے عجیبی  
 شہر لبس پہ کیا جھگو چھوڑا کر وطن  
 نہ تہو گور ملی بہانہ دیا جھگو کھن  
 سانسو تیرے موئی کیوں یہ مان جانہیں  
 کہ نہو جھگوین تو او جھگوین تری ہو یہ سخن  
 بادشاہ سے بے نیکی بود و سپاہی سے عجیبی  
 رہا کرو مری ای بھوک پیاسہ مہان  
 جاؤں میری تن صند چاک کی ہر دم با  
 پیٹھ مٹی جب تین چینی مٹی سے اریجا  
 جھگو اور تیرے رفیقو نکلو میری کر کی بیان  
 بادشاہ سے بے نیکی بود و سپاہی سے عجیبی  
 بادشاہ سے بے نیکی بود و سپاہی سے عجیبی

جی ہاں اس لئے کہ تو دن رات  
 کھینچ رہا ہے میری دلچسپی  
 کیونکہ میں نے تو دن رات  
 کھینچ رہا ہے میری دلچسپی  
 جی ہاں اس لئے کہ تو دن رات  
 کھینچ رہا ہے میری دلچسپی  
 کیونکہ میں نے تو دن رات  
 کھینچ رہا ہے میری دلچسپی

[illegible]

کیونکر ہوا اس دل کو چین	
بیٹا بڑا جو سر کھوئے	چھوٹے سے مان جی پہلا
وہ یہی جب کو دی سر جانے	کیونکر جینا او سکے ہوائے
تجہ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
طلم یہ ٹوٹا میرے پر	بیٹہ کیا ہے کہ گھر گھر
تو بے رہتا پاس اگر	صبر بچے ہوتا اصغر
تجہ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
اسی میرے امرا دیر	کن سے تیرے سے فقیر
حلق کے اندر مارا تیر	اب کس بہانت دہر و نین میر
تجہ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
نعل و گہر سے سوی مدام	گو کہ یہ گہر کا ہر مدام
تو ہی نہ تو پیر کس کام	کہہ کہہ بیٹوں صبح و شام
تجہ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
دین جو تجھے مائے دین اب	خاک پڑو یہ خور اور خواب
سخت ہے مجھ پر زیت غلاب	مجھ کو بھی موت آرتا تاب

[illegible]



[illegible]

اب کون چوت نامہ دیدہ سہی سگریانی  
 شام کو دس تہہ چلی سوت بھین  
 پانہ نہیں کاسی چھیدیں راہ میں بات  
 سہری بن ہوئی پیشی گرا آوار بات  
 تیرے پیرے زبانی ہم کہہ رہے  
 کہہ میں سہری میں اوتار سکھوں  
 ایک سہری لوٹ کر لہو مال وصال  
 دیکھ کھان سب کفن کی نہ جا دو مال  
 کہیں کھینچو تروار زبانی ہمیں راویں  
 جب دیکھو اوت دیت کہا لسی جو کوئی  
 بسو کہ اوچھڑ موسیٰ آج تھاری جہان  
 ابتوا آئی کر بلا چوڑ دے ب کا نو  
 اماں کا پینٹ بابا کے ساری  
 بر تھاری سہری ہتہ گھر سہری  
 ساتہ تھاری جو تہی مری سہری  
 شہرہ زبانی ہمیں کوں ب سوچا  
 اپنو کو و ہونہ بکسین لگا کو تیرن  
 سہری سہری سہری سہری  
 اتھی جو سب کر سہری سہری



کتابخانه عمومی  
مکتبہ اسلامیہ  
لاہور

ایسا ہی کون ہے جو  
لوگوں کو رام بنی مومن  
حلق کرے میرے گریز  
دودھ کی خانہ گریز

اور علی کا مین کر رہا ہے  
جانا ہوں اس لئے یہاں  
میں نے خود کو جکڑ دیا  
میں نے اپنی زندگی بھر

جانی بین بیرون  
کلیات

ایں گونہ میں سے ایک  
سور کو یہ خبر پہنچا  
جس کو یہ خبر پہنچا  
اوس کا بیٹا

کافر سے جا میں برکت  
اب میں کہ کفر سے

بہارِ حیات میں جو گدھے تک پہنچا

<p>عابد کہتے ہیں یہ سب سے          جب سے آیا چوڑ مدینا          میں دکھایا اکو اب رویا          اکبر اور اصغر سا بیانی          کیسا ساتھ ہمارا چوٹا</p>	<p>روٹا ہون میں جگ میں تب سو          پہر سخا ا اپنا جیسا          بات چچا کر بل میں سویا          تنگی ملک ہی خبر نیانی          بری نے گھر لٹس پر ٹوٹا</p>
--	--

	لکھی جاتی جو کرم میں مسیٹر مٹی نہ مول ہوئی جاتی سو ہو چکی کا سین کہوں رسول	
--	---	--

<p>             اہل حرم سب ہو کر پیاسو              مجھ سے اکون بیٹ کا مارا              مین تنہا اونٹون کر اگر              طوق پڑا گردن مین بیماری              راہ چلی جاتی نہیں غم مین           </p>	<p>             اونٹون پر اسوار نرا سے              قتل ہوا گھر جس کا سارا              پر سادہ می کانٹے لاگے              نش اور پش کی بیماری              طاقت نہیں اب فرا دم مین           </p>
---	--

جو میں ملک بھی پہرہ روئی ہوں مار  
یا سہری کی لون کہوں ماری آتلوار

<p>اپنا کوئی یار نہ یا ور          سے جو سکنہ بہن ہماری          کوٹ کوٹ وہ اپنا سینا          بھائی بہائے کس کو کہو گلی          ایسی بہائے جا میں مارے</p>	<p>ورد ہمارا کس کو باور          روتی ہو بابا کے پیاری          کہتی ہو یون اب کیا ہو چنیا          کیونکہ جیتی اب میں ہو گلی          کید ہر جا کر بہن پکارے</p>
--	---

سر بر جی بر در بر یکجاوین  
باب لافغا و خلق سخاوت  
کون پیاده راه چلا نه  
ایسا رنگی نهون نه  
چهار دوسر معنی یادگار  
نیکی چار نهون در اندک  
جانب یاد چلاوین  
شام چلاوین

بابا سر پر رمانہ حبستا  
 کیا میں کہوں جو مجھ پر بیستا  
 شقیوں نے ملکر بن پانی  
 کیسا ہم پر آج غضب ہو  
 بابا جسکا پیاس سے رہیں کہو یا کیا  
 سو کیونکر اختیار ہو محکوم و محکوم  
 کیونکو شہر مدنی ہوا دین  
 انکو سر پر رکھی نہ چادر  
 قید ہوئے سب جب گھر لوٹا  
 فرج کیا وہ باب کی صورت  
 قاسم دولہا کو یوں مارا  
 آئی جو تہی بیاہ میں اس فتنہ کرتا  
 مانی پر تر میں پڑ کر کٹ کی پانوں پر تہ  
 کون گہری دہ بیاہ رچا یا  
 دولہا اسکی رووی گہر میں  
 کہتی ہے اسی دولہا میرے  
 کید ہر جا کے لیا سے لیرا  
 رونی ہوں میں تھکوں بن  
 محکوم قاسم بیاہ کر کے ہر گھیا ہو وہ  
 لوگ کہیں مارا گیا میں جانوں جون چوہا  
 بابا سر پر رمانہ حبستا  
 کیا میں کہوں جو مجھ پر بیستا  
 شقیوں نے ملکر بن پانی  
 کیسا ہم پر آج غضب ہو  
 بابا جسکا پیاس سے رہیں کہو یا کیا  
 سو کیونکر اختیار ہو محکوم و محکوم  
 کیونکو شہر مدنی ہوا دین  
 انکو سر پر رکھی نہ چادر  
 قید ہوئے سب جب گھر لوٹا  
 فرج کیا وہ باب کی صورت  
 قاسم دولہا کو یوں مارا  
 آئی جو تہی بیاہ میں اس فتنہ کرتا  
 مانی پر تر میں پڑ کر کٹ کی پانوں پر تہ  
 کون گہری دہ بیاہ رچا یا  
 دولہا اسکی رووی گہر میں  
 کہتی ہے اسی دولہا میرے  
 کید ہر جا کے لیا سے لیرا  
 رونی ہوں میں تھکوں بن  
 محکوم قاسم بیاہ کر کے ہر گھیا ہو وہ  
 لوگ کہیں مارا گیا میں جانوں جون چوہا

خاتمه محفوظ

خاتمہ مصنفہ مولف  
بجود ازاد باب العیلتا و عشق و محبت  
نیز غلام احمد مولف کلمات عشق و محبت  
عقود و دیوانہای افضل الشیخ مولف  
مجمع التخلیص و عشق و دیان مولف  
بالا غلام احمد کائنات مولف  
از خلیفہ جمیع کائنات مولف  
عشق این کلمات جامع تر از دیگر کلمات  
نقشبست کلام و عشق و محبت مولف  
لیکن در دوران قبول طاعت و طهارت  
خداوند را شاهد این مقال است  
طبع

خانمہ الطبع

خانمہ الطبع  
 ریزہ فطرت زلف زلف عالمی طبع  
 سحر آلود خالق عالم که دست  
 فخر که عطف است سرچ و سحر  
 ماوانی و جلال حسین و سحر  
 خود و بزرگ و سحر و سحر  
 سخن می آید بدین آواز  
 سخن است تمام که در  
 زبان است و ابر و سحر  
 شگفتی از دایره و سحر  
 مستطاب و دعا و اجابت  
 ۶۴  
 حیات سحر

۶۸۹

پیشینان محمودیه را پیش پیدان جنگ و  
نارنگی را شاعر معنی بردی ادا بنده  
ایضاً البغایم را زار و فاجعه ای  
موجوده از مطبوعات ایران است  
روزگار است چون نام نیکو  
چنان خفاش و دود و...

<p>میرے چپ کی تہی چوستانی برہنہ سے لگے ہی تیرہم</p>	<p>نام دولہ کی وہ جوانی آداتے سے چھو ہر دم</p>
<p>جب پونچھو نکاشاں خط الم کے دربار یہ کہو نکاشاں قتل کر رہی سے اکبار</p>	<p>ردون کو اب یہ خوش آیا لہ نہی کیا اس لائق ہے</p>
<p>مک ہے آج نہ وہ شرمایا سب عالم سے وہ فائق ہے لٹوا کر وہ ہر پٹوایا سب ساجد تہی جس کی در کو خواہش دل کی اس سے کہو</p>	<p>بس کو اون نے یوں کٹوایا لہ لائی ویسے گہر کو قتل سے بہرہ جسکو ہو دے</p>
<p>کیا کہے اس چرخ کو ایسا بہنے پر ہمسون کو یہی بیت کی ذرہ بخانی پر</p>	<p>و جو محب ہمارا ہے ال ہمارے پر غم کھائے رو ہمارے میں جو بیوے طرہ آنسو کا جو ڈالے روے یا خلقت کو رو لاؤ</p>
<p>حق میں اوس کی ہر نیکی کو تی جنت میں وہ بیشک جاوے کوڑ کا پائے وہ پیوے بخشائیں کا تخم وہ پائے دورخ کی آنچ اوڑھ آوے</p>	<p>عالم جسکو امی سودا ہے چمک میں تو یہی رویو لے لے ادس کا نام</p>

[illegible]

